فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور (اوکاڑہ)

دلائل الخیرات کی سند نعیمی

تالیف

عبدالحق انصاری

فقیہ اعظم پبلی کیشنز

دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)

نام کتاب: دلائل الخیرات کی سند نعیمی
تالیف: عبدالحق انصاری
کمپیوٹر کوڈ: NASEER/DALAEL.INP
کمپوزنگ: نوری کمپوزنگ سنٹر، بصیر پور شریف ضلع اوکاڑا
صفحات: 96
طبع اوّل: ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء
مطبع: شرکت پرنٹنگ پریس، چوک نسبت روڈ لاہور
اسلامی جمہوریہ پاکستان

ملنے کے پتے

① فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور شریف ضلع اوکاڑا
② ضیاء القرآن پبلی کیشنز، داتا گنج بخش روڈ لاہور
③ فرید بک سٹال، 38-اردو بازار لاہور
④ شبیر برادر، زبیدہ سنٹر، 40-اردو بازار لاہور
⑤ بہاء الدین زکریا لائبریری، چھونبی (CHHUNBI)
تحصیل چوآسیدن شاہ، ضلع چکوال، پوسٹ کوڈ ۴۸۳۲۱

ISBN 969-9079-16-0

ھــــــدیــــہ

علماء مصر کے سرتاج، فقیہ مالکی، مسند،
شاذلی صوفی، صاحب تصانیف کثیرہ،
شیخ ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن احمد سنباوی ازہری
المعروف بہ امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ
۱۱۵۴ھ---۱۲۳۲ھ/۱۷۴۲ء---۱۸۱۷ء
کی نذر

فہرست عنوانات

❀❀❀❀

کچھ بیاں اپنا

حضرت سیدی فقیہ اعظم مولانا ابوالخیر محمد نوراللہ نعیمی قدس سرہ العزیز کے شیخ و مرشد، مجمع علم و عرفان، مفسر قرآن حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کا سلسلہ سند، ان کے شیخ طریقت شیخ الکل حضرت شاہ محمد گل قادری کابلی (۱۲۵۸ھ--۱۳۳۰ھ) کی وساطت سے حرمین شریفین اور دیگر بلاد عرب کے جید اور ممتاز ترین علماء و مشائخ سے مربوط ہے---

حضرت صدرالافاضل نے اپنے شیخ شاہ محمد گل علیہ الرحمۃ کی ان جید اسانید کو "الکتاب المستطاب المحتوی علی الاسانید الصحیحۃ" کے عنوان سے مرتب کیا، جو "ثبت نعیمی" کے نام سے معروف ہے---حضرت صدرالافاضل علیہ الرحمۃ کی یہ کاوش لائق صد ہزار تحسین ہے---آپ نے ان نادر علمی اسانید سے برصغیر کے علمی حلقوں کو متعارف کرایا---

حضرت صدرالافاضل علیہ الرحمۃ نے اپنے تلمیذ و خلیفہ سیدی و الی حضرت فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ کو ثبت نعیمی کے مطبوعہ نسخہ پر اپنے دستخط و مہر کے ساتھ حدیث، تفسیر، فقہ، دیگر علوم متداولہ، مسلسلات اور اوراد و وظائف کی اسناد و اجازت عطا فرمائی---بعد ازاں حضرت سیدی فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ نے یہی "ثبت" اپنے دستخط اور اجازت خاص سے احقر کو عنایت فرمایا---

ثبت نعیمی میں درج اجازات و اسناد میں فنافی المصطفیٰ، سند الاصفیاء امام ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی السملالی علیہ الرحمۃ کے شہرۂ آفاق مجموعہ درود و سلام "دلائل الخیرات" کی سند بھی شامل ہے---

ثبت نعیمی کے حوالے سے محترم عبدالحق انصاری کے تین تحقیقی کتابچے "فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیرپور" کی طرف سے شائع ہو چکے ہیں:

① ......مکہ مکرمہ کے کتنی علماء، ۲۰۰۳ء ② ......شیخ الازہر عبداللہ شرقاوی، ۲۰۰۴ء

③ ......مفتیٔ اعظم مصر علامہ سید احمد طحطاوی حنفی علیہ الرحمۃ، ۲۰۰۵ء

ان تینوں کتابچوں کو علمی حلقوں میں بہت پذیرائی ملی، اب انہی فاضل مصنف نے پیش نظر کتابچے میں ثبت نعیمی میں درج دلائل الخیرات کی سند کا بڑے علمی و تحقیقی انداز میں تعارف پیش کیا ہے---

ان شاء اللہ تعالیٰ اہل علم و تحقیق اسے قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور مصنف کی کاوشوں کو داد دیے بغیر نہیں رہ سکیں گے---

(صاحبزادہ) محمد محب اللہ نوری
دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیرپور شریف ضلع اوکاڑا، پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاتم الانبیاء والمرسلین سیدنا محمد بن عبداللہ ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا حکم قرآن مجید میں اور پڑھنے کے فضائل وافضل مواقع نیز درود شریف کے متن کتب احادیث میں دست یاب ہیں۔ اس عمل کے فروغ وترغیب کے لیے اہلِ ذوق نے ہر دَور میں فضائل کے بیان اور مختلف صیغوں کے درود شریف موزوں کر کے اہم اسلامی زبانوں میں لاتعداد مستقل کتب لکھیں، جن کی وسیع اشاعت کا اہتمام کیا جاتا رہا۔

صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بعض اسانید ومرویات کی تفصیلات پر عربی زبان میں مستقل کتاب تالیف وشائع کی، جو ''ثبت نعیمی'' کے نام سے معروف ہے۔ اس میں دیگر علوم اور کتب کی اسناد کے علاوہ درود شریف کے مشہور مجموعہ ''دلائل الخیرات'' کے مصنف تک اپنی ایک سند بھی درج کی، آئندہ سطور میں دلائل الخیرات بارے معلومات اور اس سے متصل سند مراد آبادی کے جملہ راویان کا کسی قدر تعارف پیش ہے۔

دلائل الخیرات کی مقبولیت

تازہ تحقیق ومعلومات کے مطابق درود شریف پر اوّلین کتب بصرہ کے دو معاصر علماء قاضی شیخ اسماعیل بن اسحاق ازدی بصری بغدادی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۸۲ھ/ ۸۹۶ء) اور قاضی شیخ ابوبکر احمد بن عمرو ابن ابی عاصم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۸۷ھ/ ۹۰۰ء) نے لکھیں اور ان دونوں کتب کے اردو تراجم ہو چکے ہیں۔ تب سے اب تک مختلف اسلامی زبانوں میں مستقل کتب کی تالیف و اشاعت جاری ہے۔

اگر مراکش واندلس کی بات کی جائے تو اس خطہ پر درود شریف پر لکھی گئی کتب کے تعارف پر مشتمل پروفیسر شیخ سید محمد بن عبدالہادی منونی مکناسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء) کا مضمون ''مؤلفات مغربیۃ فی الصلوٰۃ و التسلیم علی خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وسلم ''عنوان سے شائع ہوا، جس میں تریسٹھ سے زائد کتب بارے معلومات دی گئی ہیں۔ ان کے مطابق وہاں اس موضوع پر اوّلین کتاب شیخ محمد بن عبدالرحمٰن غرناطی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۴۴ھ/ ۱۱۴۹ء) کی ''کتاب الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام'' ہے، جس کے وجود کی خبر نہیں۔[۱]

مراکش میں تالیف کی گئی دو کتب بطور خاص قابل ذکر ہیں، ایک شیخ محمد جزولی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۷۰ھ/ ۱۴۶۵ء) کی ''دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلاۃ علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم''، دوسری شیخ عبدالجلیل بن محمد مرادی ابن عظوم قیروانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۹۶۰ھ/ ۱۵۵۳ء) کی ''تنبیہ الانام فی بیان علو مقام نبینا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ و ازکی السلام''۔[۲]

پھر ان میں بھی دلائل الخیرات اہم ٹھہری، جو مقبولیت ورواج میں نہ صرف مراکش بلکہ عرب وعجم میں سب سے بڑھ گئی۔ یہ نویں صدی ہجری کو فاس شہر میں تالیف کی گئی اور جلد ہی پوری دنیا میں پھیل گئی۔ آج پانچ صدیاں گزرنے کے بعد بھی اس کی مقبولیت نہ صرف برقرار بلکہ ذرائع ابلاغ کی جدت وفراوانی کے باعث آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔ مصر کے شہر دسوق میں واقع امام الصوفیہ شیخ سید ابراہیم بن ابی المجد دسوقی حسینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۷۶ھ/ ۱۲۷۷ء) کا عرس شعبان کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوتا ہے[۳] ۲۴/ اکتوبر ۲۰۰۳ء، مطابق شعبان ۱۴۲۴ھ کو عرس کے موقع پر مزار سے ملحق عظیم مسجد سے نماز جمعہ کی ادائیگی المصریۃ ٹیلی ویژن چینل نے براہ راست نشر کی، جس میں خطیب صاحب نے درود شریف کی فضیلت، آمد رمضان مبارک اور فضائل سیدی ابراہیم دسوقی پر خطاب کیا۔ جس دوران فرمایا:

''اے حبیب محمد ﷺ سے محبت کرنے والو! اگر کسی پریشانی وغم میں مبتلا ہو تو درود شریف بکثرت پڑھیں، اسی میں مداوا ہے اور اس کے لیے دلائل الخیرات کی قراءت بہترین ہوگی''---

شیخ محمود سعید ممدوح مصر کے مشہور شافعی عالم اور ان دنوں متحدہ عرب امارات کی اہم ریاست دبئی میں مقیم اور محکمہ اوقاف کے اہم خطباء میں سے ہیں[۴] انہوں نے دبئی کی مرکزی مسجد میں خطبہ دیا، جس کا موضوع فضائل درود شریف تھا، جو ریاست کے ٹیلی ویژن چینل نے براہ راست نشر کیا۔ جس دوران فرمایا:

''درود شریف بکثرت پڑھا کریں اور اس کے لیے کوئی سا بھی درود شریف انتخاب کرلیں، لیکن میں تجویز کروں گا کہ دلائل الخیرات پڑھیں، اس لیے کہ یہ اولیاء وصالحین کے ہاں مقبول ورائج ہے اور مزید یہ کہ اس کی ترتیب انتہائی آسان رکھی گئی ہے''---

پھر فرمایا:

''قرآن مجید کے بعد یہ سب سے اہم ونمایاں کتاب ہے جو بکثرت سونے کے پانی سے لکھی ومزین کی گئی''---

دمشق کے معاصر شافعی عالم وشاذلی سلسلہ سے وابستہ صاحب تصانیف کثیرہ وجامع مسجد درویشیہ کے امام وخطیب ڈاکٹر شیخ سید عبدالعزیز بن محمد سہیل الخطیب جیلانی ﷾ (پیدائش ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۸ء) نے مذکورہ مسجد میں اکابر علماء کرام واولیاء اللہ کی سیرت وسوانح پر خطبہ دینے کا سلسلہ شروع کیا اور سو کے قریب خطبات میں مختلف ادوار کی ۹۴ شخصیات کے احوال بیان کیے، پھر انہیں ''نفحات منبرية في الشخصيات الاسلامية'' نام سے کتابی صورت میں ۷۶۰ صفحات پر شائع کیا۔ ایک خطبہ مؤلف دلائل الخیرات کے لیے مختص کیا، جس میں فرمایا:

''اے ایمان والے بھائیو! آج ہم جس اسلامی شخصیت کی یاد تازہ کریں گے، ان کی وجہ شہرت ایک کتاب ہے۔ ایسی کتاب جو مقبولیت میں دیگر مصنفین کی کتب اور شروح وحواشی پر سبقت لے گئی اور اس نے مشرق ومغرب کی اسلامی دنیا کے عام وخاص کے دلوں کو جلا بخشی۔ بلکہ بعض اہل اللہ کو خود رسول اللہ ﷺ نے خواب میں عطا کی۔ اس کتاب کو اہل اللہ نے زبانی یاد کیا اور علماء واخیار نے اسے چھونا بھی بابرکت قرار دیا۔ کیوں؟ اس لیے کہ یہ نبی مختار ﷺ پر بکثرت صلوٰۃ وسلام پر مبنی ہے۔ ہماری مراد

درود شریف کا عظیم مجموعہ ''دلائل الخیرات'' ہے'' ---[۵]

دنیا بھر کے کتب خانوں اور عجائب گھروں میں اس کے لاتعداد قلمی نسخے آج بھی محفوظ ہیں، جن میں متعدد سونے کے پانی سے لکھے گئے نیز خطاطی کے اعلیٰ و نادر نمونے ہیں۔ جیسا کہ مکہ مکرمہ میں ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کے مقام پر قائم مکتبہ مکہ مکرمہ میں قلمی نسخہ زیر نمبر ۱۴/ادعیة ہے، جو بارہویں صدی ہجری میں لکھا گیا، جس کا حاشیہ سونے کے پانی سے مزین و مرصع ہے[۶] اور مسجد حرم مکہ مکرمہ کے زیر اہتمام مکتبہ حرم مکی میں اسی نوع کا قلمی نسخہ زیر نمبر ۲۵۵۹/ادعیة ہے[۷] ادھر قاہرہ میں واقع اسلامی دنیا کے عظیم الشان کتب خانہ دار الکتب المصریة میں سونے کے پانی سے مزین نسخہ زیر نمبر ۲۲۷۵۶/ب موجود ہے[۸] جب کہ دیگر اوصاف سے متصف دلائل الخیرات کے جو اہم قلمی نسخے مختلف مقامات پر محفوظ ہیں، ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

مراکش شہر کے مکتبہ ابن یوسف میں زیر نمبر ۳۷۷ کی اہمیت یہ ہے کہ مصنف دلائل الخیرات کے شاگرد و خلیفہ شیخ ابو عبد اللہ محمد صُغَیر بن محمد عمری سہلی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۹۱۸ھ/۱۵۱۲ء) نے مصنف کی زندگی میں چھ ربیع الاوّل ۸۶۲ھ کو کتابت مکمل کی نیز اس پر کچھ عبارت خود مصنف کے قلم سے ہے۔ علمی دنیا میں یہ نسخہ ''سہلیہ'' کے نام سے مشہور اور محققین کے بقول دلائل الخیرات کا صحیح و اعلیٰ ترین نسخہ ہے۔[۹]

دلائل الخیرات کے شارحین میں انتہائی اہم نام شیخ محمد مہدی بن احمد فاسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۸ء) کا ہے، ان کی تحریر کردہ دلائل الخیرات بھی مراکش میں محفوظ ہے، جو اوائل شعبان ۱۰۶۷ھ کو مکمل کی گئی۔[۱۰]

عرب دنیا میں بالعموم اور افریقی ممالک میں بالخصوص صوفیہ اسلام کے مقبول سلاسل میں نمایاں تیجانیہ سلسلہ عارف باللہ غوث الاکبر شیخ ابو العباس احمد بن تیجانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۳۰ھ/ ۱۸۱۵ء) سے جاری ہوا[۱۱] ان کی قلم بند کردہ دلائل الخیرات مراکش کے شہر فاس میں واقع شیخ عبد الکریم بن احمد سکیرج کے ذخیرہ میں ہے۔[۱۲]

فاس کے ہی عالم جلیل و صوفیٔ کامل صاحب تصانیف و ماہر خطاط نیز صاحب فہرس الفہارس و الاثبات کے دادا کے استاذ شیخ محمد بن قاسم قندوسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء) کی کتابت کردہ زیر نمبر ۳۹۹ موجود ہے، جو نسخہ قندوسی کے نام سے مشہور زمانہ ہے۔ اس کی اہمیت یہ ہے کہ دلائل الخیرات کے بائیس قلمی نسخوں کی مدد سے تصحیح انجام دی گئی۔[۱۳]

امت مسلمہ میں قرآن مجید حفظ کرنے کے علاوہ صحیح بخاری و مسلم وغیرہ کتب احادیث، کتب فقہ، نظم ونثر پر مشتمل نصابی کتب نیز ادعیہ واذکار پر مشتمل کتب، جزوی ومکمل حفظ کرنے کا سلسلہ قدیم سے چلا آرہا ہے، دلائل الخیرات بھی اہلِ ذوق حفظ کر کے اذکار و معمولات میں شامل کرتے ہیں، یہاں اولیاء اللہ وعلماء اسلام کے تعامل کی چند مثالیں پیش ہیں:

● قاہرہ کے عارف کامل شافعی عالم صاحب کرامات وشاعر، صوفیہ کے سلسلہ ختمیہ کے مرشد کبیر شیخ احمد بن سلیمان حربیہ شنتناوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۶۸ھ/۱۸۵۲ء) کا کچھ عرصہ معمول رہا کہ روزانہ ظہر سے قبل دلائل الخیرات دس بار پڑھا کرتے، پھر اس کی کتابت میں مشغول ہو جاتے۔ ان کے مریدین میں شیخ الازہر ابراہیم بن محمد باجوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء) جیسے اکابرین شامل تھے۔[۱۴]

● مدینہ منورہ کے عالم جلیل ومصنف، صاحب کرامات ومجذوب، شیخ زین باعبود علوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۸ء) جبل احد کے پہلو میں واقع سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ (وفات ۳ھ/ ۶۲۵ء) کے مزار اقدس پر حاضری کے لیے شہر مقدس سے پیدل جایا کرتے، جس دوران دلائل الخیرات زبان پر ہوتی، ایک گھنٹہ سے بھی کم عرصہ میں واپس اپنی قیام گاہ پر آجاتے، مصنف نزھۃ الفکر سے ملاقات تھی۔[۱۵]

● شاہ مراکش سید عبد الرحمٰن بن ہشام حسنی سجلماسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۷۶ھ/ ۱۸۵۹ء) کے دور میں[۱۶] شیخ ابو العباس احمد بن عمر بوستہ رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء) کو ۱۲۵۸ھ میں مراکش شہر کے گورنر تعینات کیا گیا، جو عالم دین، زاہد وعابد، دانش ور اور ماہر خطاط تھے، انہوں نے قرآن مجید نیز متعدد کتب خود کتابت کیں۔ یہ گورنر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مستغرق تھے اور زر کثیر خرچ کر کے دلائل الخیرات کے متعدد نسخے خود خطاطی سے مزین کر کے اعلیٰ جلد بندی کرائی، پھر یہ حفظ کرنے والے ہر فرد کو ایک نسخہ بطور انعام پیش کرتے نیز جو کوئی سفر حج وزیارت کے موقع پر اسے مدینہ منورہ میں روضہ اقدس کے سامنے پڑھنے کا اہتمام کرتا، اسے دیگر بھاری انعام عطا کرتے۔ علاوہ ازیں دلائل الخیرات کی کتابت وجلد بندی کے لیے طلباء کی ایک جماعت مامور کی اور نابینا افراد کے حفظ کرانے کا انتظام کیا۔[۱۷]

● شام کے سب سے بڑے شہر حلب کے مفتئ اعظم وصدر مدرس شیخ احمد بن عقیل عمری زویتینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء) حافظ قرآن مجید تھے اور تراویح کے دوران معتدبہ حصہ

روزانہ تلاوت کرنا معمول تھا۔ نیز دلائل الخیرات حفظ تھی، جسے سال بھر روزانہ ایک بار یا اس سے بھی زائد پڑھا کرتے۔[۱۸]

● مراکش شہر کی تاریخی مسجد ابن یوسف میں مؤقت، مالکی عالم و عارف باللہ شیخ ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ المبارک رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء) کے بارے میں ان کے بیٹے نے لکھا کہ وہ تہجد گزار، بکثرت تلاوت اور درود شریف پڑھا کرتے۔ قرآن مجید کا دن بھر میں ایک اور پھر رات کو ایک بار ختم کیا کرتے۔ دلائل الخیرات ہر وقت زبان پر ہوتی، جیسا کہ میں نے ان کے بعض احباب سے سنا کہ ان کی زندگی میں ایسا دور آیا کہ دن بھر میں دلائل الخیرات اٹھائیس بار پڑھ لیتے۔ پہلے بیس منٹ میں اور پھر محض پندرہ منٹ میں پوری دلائل الخیرات ختم کرتے۔ خواب میں بارہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے اور متعدد بشارتیں پائیں۔[۱۹]

● حلب کے ہی شافعی عالم جلیل وحافظ قرآن مجید نیز قادری سلسلہ کے مرشد کبیر ومصنف شیخ مصطفیٰ بن ابراہیم ہلالی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء) کو بھی حفظ تھی، ہمیشہ روزہ سے رہتے اور تلاوت قرآن مجید، تہجد اور دلائل الخیرات پڑھنے میں مگن رہتے۔[۲۰]

● دمشق کے عالم جلیل وفقیہ حنفی، مدرس، خطیب، نقشبندی مجددی خالدی سلسلہ سے وابستہ، شیخ عبدالرحمٰن بن محمد سعید برہانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) کو ربع قرآن مجید کے علاوہ دلائل الخیرات حفظ تھی[۲۱] معلوم رہے ان کے پوتا پروفیسر شیخ ہشام بن محمد سعید بن عبدالرحمٰن برہانی حفظہ اللہ (پیدائش ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) شاذلی سلسلہ کے مرشد، عالم جلیل، فقہ اکیڈمی جدہ کے رکن، مصنف ہیں، جو برکاتی فاؤنڈیشن کی دعوت پر تحفیظ قرآن کریم کی تقریب تقسیم اسناد میں شرکت کے لیے ۲۰۰۸ء کو کراچی آئے۔

● خطہ داغستان کے مشائخ میں دیگر کتب کے علاوہ دلائل الخیرات حفظ کرنے کا رواج و اہتمام ہے، جیسا کہ نقشبندی مجددی خالدی سلسلہ کے مرشد کبیر ومجاہد نیز مشہور مبلغ اسلام شیخ عبداللہ فائز بن محمد علی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء) جو وطن عزیز پر روسی قبضہ کے بعد دمشق ہجرت کر آئے اور وہیں وفات پائی، انہیں زبانی یاد تھی۔[۲۲]

● فلسطین کے فقیہ شافعی، محدث، قادری مرشد، شیخ شرف الدین محمد بن محمد خلیلی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۴۷ھ/۱۷۳۴ء) عمر بھر القدس الشریف مقیم رہے، ان کا معمول تھا کہ کوئی اہم کتاب ساتھ لیے مشرقی القدس میں واقع کلیم اللہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے مزار پر حاضر ہوتے

اور اس کے جوار میں پڑھا کرتے اور صحیح بخاری شریف وہاں بارہا ختم کی۔ کبھی کبھی دلائل الخیرات ایک سے زائد بار مکمل پڑھ کر لوٹتے۔[۲۳]

● مراکش میں امام جزولی کے مزار پر ہر جمعرات کو نماز عصر سے عشاء تک دلائل الخیرات اجتماعی طور پر بیک آواز پڑھی جاتی ہے، ان دنوں شیخ الحاج باکرو نیز شیخ الحاج محمد، اس مجلس کی قیادت کرتے ہیں۔ مجلس کے اکثر افراد دلائل الخیرات کے حفاظ ہوتے ہیں اور ''التعریف الشمولی بالامام الجزولی'' کے مؤلف کو اس مجلس میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل ہوئی[۲۴] علاوہ ازیں وہاں ایک تنظیم ''الجماعة الجزولية لاهل دلائل الخيرات'' فعال ہے۔

دلائل الخیرات کو اجتماعی طور پر ایک ہی آواز میں پڑھنے کا سلسلہ دیگر مقامات بالخصوص مدینہ منورہ و مصر میں بھی قائم ہے۔[۲۵]

● شارح دلائل الخیرات شیخ حسن عدوی حمزاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۸۱ھ کے بعد قاہرہ میں صلحاء و فضلاء پر مشتمل بارہ افراد کی جماعت تشکیل دی، جو ہر پیر اور جمعہ کو دلائل الخیرات پڑھنے کی مجلس منعقد کرتے، آپ انہیں وظیفہ پیش کیا کرتے۔[۲۶]

متعدد شعراء نے دلائل الخیرات کی مدح میں اشعار موزوں کیے، جن کے نمونے شیخ عباس بن محمد بن محمد بن ابراہیم سملالی مراکشی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء) نے ''الاعلام بمن حل مراكش و اغمات من الاعلام'' میں پیش کیے ہیں[۲۷] مزید برآں دمشق کے چار اکابرین کے کلام کا نمونہ یہ ہے:

● عالم و صوفی شاعر مصطفیٰ بن احمد پاشا ترزی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۶۰ھ/۱۷۴۷ء) نے ۱۱۳۴ء کو قصیدہ موزوں کیا، جس کے دو اشعار یہ ہیں:

دلائل خیراتٍ اذا ما تلوتها　　　　أفدت بها اجراً لكم لم يفارقِ

فهٰذا دليلُ الرشد و الخير و الهدىٰ　　　　تشيد به ذكراً كمسكٍ لناشق [۲۸]

● صاحب دیوان شاعر و شافعی عالم شیخ ابراہیم بن محمد سفرجلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۱۷ھ/۱۷۰۵ء):

يتلقّون مَن يؤمُّ حماهم　　　　بوجوهٍ من التُّقى نيّراتِ

يا لها اوجهاً يلوحُ عليها　　　　كلَّ وقت دلائلُ الخيراتِ

● شارح دلائل الخیرات واستاذ العلماء شیخ احمد بن علی منینی رحمۃ اللہ علیہ:

إنَّ حبَّ الرسولِ في الحشرِ ذخري و اعتصامي به دليلُ نجاتي

و صلاتي عليهِ في كل وقتٍ هي أرجى دلائلِ الخيراتِ

● تاریخی مسجد اموی کے مدرس و شافعی عالم، حافظ و ادیب، شیخ سعید بن محمد جعفری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۸۳ھ/۱۷۶۹ء):

إنَّ اولى الأنامِ في وُدِّ طه مَن عليهِ غدا كثيرَ الصلاةِ

و بها للهدى دلائلُ خير يا لها من دلائلِ الخيراتِ [۲۹]

● علاوہ ازیں فاس شہر کے مالکی عالم وصوفیٔ کامل، مشہور سیاح شیخ ابو سالم عبداللہ بن محمد عیاشی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۰۹۰ھ/ ۱۶۷۹ء) نے گیارہ اشعار موزوں کیے، جن میں سے دو یہ ہیں:

دلائل خيرات فوائد نعمة شوارق أنوار بها تتشرف

ينابيع رحمة موارد حكمة حدائق جنات من الله تزلف [۳۰]

اسلامی موضوعات کی دیگر اہم کتب کی طرح دلائل الخیرات پر بھی مختلف ادوار اور علاقوں کے علماء نے قلم اٹھایا اور شروح، حواشی، تعلیقات لکھیں، نیز انتخاب تیار کیا اور تخریج انجام دی۔ یہاں اس پر ہونے والے کام کا احاطہ مقصود نہیں، چند کا ذکر پیش ہے:

● صوفیہ کے سلسلہ شاذلیہ زروقیہ کے سرتاج صاحب تصانیف کثیرہ محتسب العلماء والاولیاء شیخ ابوالفضل شہاب الدین ابوالعباس احمد بن احمد برنسی فاسی زروق رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۹۹ھ/۱۴۹۳ء) نے شرح لکھی، جو ہم تک نہیں پہنچی اور صاحب دلائل الخیرات وشارح کے درمیان فاس میں ملاقات ہوئی[۳۱] پیش نظر معلومات کے مطابق یہ دلائل الخیرات کی اوّلین شرح ہے۔

● مراکش کے شیخ سید احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر سکونی فجیجی رحمۃ اللہ علیہ نے مختصر مگر جامع ولطیف شرح "اتمام النعمة و سبب نيل الشفاعة و النجاة بكشف القناع عن الفاظ دلائل الخيرات"، لکھی، جس کا قلمی نسخہ مکتبہ ابن یوسف مراکش میں زیر نمبر ۳۲۹۰ موجود ہے۔ بعض نے شارح کا نام شیخ سید ابراہیم بن احمد فجیجی رحمۃ اللہ علیہ (۹۰۰ھ/۱۴۹۵ء میں زندہ) لکھا ہے۔[۳۲]

● مکہ مکرمہ کے فقیہ حنفی، محدث و مفسر، سیرت نگار و صوفی، صاحب تصانیف کثیرہ ملا علی بن سلطان محمد قاری ہراتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء) کی "مطالع النيرات بشرح دلائل الخيرات" کا خوش خط و بہترین قلمی نسخہ مکتبہ اسد دمشق میں ۱۸۷ اوراق پر مشتمل، زیر نمبر م ش/م/۱۲۰۸۵ محفوظ ہے[۳۳] جب کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار پر کام کرنے والے محققین نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

● فاس کے مالکی عالم جلیل محدث و مفسر شیخ ابو محمد عبد الرحمٰن بن محمد بن یوسف قصری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۰۳۶ھ/۱۶۲۶ء) نے شرح ''الانوار اللامعات فی الکلام علی دلائل الخیرات'' لکھی، جس کا قلمی نسخہ مکتبہ عامہ رباط میں زیر نمبر ۱۱۸۱/ ۹۳۷ د محفوظ ہے، نیز مراکش کی وادی درعہ کے شہر تمکروت میں واقع خانقاہ ناصریہ کے کتب خانہ میں دو قلمی نسخے زیر نمبر ۲۷۲، ۱۵۸۸ موجود تھے [۳۴] بعض نے اسے فاس کے ہی فقیہ مالکی شیخ ابو زید عبد الرحمٰن بن محمد تمنارتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء) کی تالیف قرار دیا ہے [۳۵] جو درست نہیں۔

● شہر فاس کے ہی شیخ ابی المحاسن محمد عربی بن یوسف قصری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء) نے دو ضخیم جلدوں میں شرح لکھی جو نامکمل رہی اور مکتبہ حسنیہ رباط میں قلمی نسخہ زیر نمبر ۳۹۹۴ ہے۔[۳۶]

● فاس کے محدث و مؤرخ، صوفی کامل شیخ ابو عیسیٰ محمد مہدی بن احمد فہری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۸ء) نے تین شروح، مفصل، متوسط، مختصر لکھیں۔ مفصل شرح کا نام ''تحفة الاحیاء و معونة الابرار العاکفین علی دلائل الخیرات و شوارق الانوار'' جب کہ متوسط ''التجرید لما فی الشرح الکبیر علی الصغیر من المزید'' ہے اور دونوں کے دو دو قلمی نسخے مراکش میں ہیں۔ تیسری مختصر شرح ''مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات'' ہے [۳۷] جو مصر سے ۱۲۸۹ھ/ ۱۲۹۹ھ/ ۱۳۰۹ھ میں چھپی اور ان دنوں دار الکتب العلمیة بیروت کی شائع کردہ دست یاب ہے [۳۸] نیز مکتبہ عصریہ بیروت نے شائع کی۔

● مصر کے شافعی عالم صاحب تصانیف کثیرہ شیخ عبد المعطی بن سالم سملاوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۲۷ھ/ ۱۷۱۵ء) نے ''تفریج الکرب و المهمات شرح دلائل الخیرات'' لکھی جس کا قلمی نسخہ محفوظ ہے۔[۳۹]

● دمشق کے حنفی عالم ترکمانی الاصل صوفی کامل، قاری، ادیب و شاعر، ماہر خطاط نیز شیخ عبد الغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد خاص و کاتب، شیخ محمد بن ابراہیم دکدکجی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۳۱ھ/ ۱۷۱۹ء) نے شرح دلائل الخیرات لکھی۔[۴۰]

● الجزائر کے مالکی عالم و صوفی شیخ محمد بن احمد شریف الجزائری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۳۹ھ/ ۱۷۲۷ء) نے ''استجلاب المسرات فی شرح دلائل الخیرات'' تالیف کی۔[۴۱]

● حلب کے حنفی عالم و قادری مرشد کبیر شیخ صالح مواہبی رحمۃ اللہ علیہ

(وفات ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء) نے "الجواھر النیرات فی شرح دلائل الخیرات" لکھی، جس کا بارہ اوراق کے قریب ناقص قلمی نسخہ مکتبہ اسد دمشق میں زیر نمبر ش/م/۱۴۱۴۷ ہے اور شارح نے خود ہی اختصار تیار کیا، جس کا ایک سو اوراق پر مشتمل قلمی نسخہ بخط مؤلف مکتبہ اسد میں ہی بنام "مختصر الجواھر النیرات فی شرح دلائل الخیرات" موجود ہے۔[۴۲]

● استاذ العلماء دمشق، حنفی عالم، مفسر و محدث، مسند، ادیب و نعت گو شاعر، نقشبندی مجددی صوفی، شارح صحیح بخاری شیخ احمد بن علی منینی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۷۲ھ/۱۷۵۸ء) نے شرح لکھی۔[۴۳]

● بغداد کے شافعی عالم، ادیب و شاعر، امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نیز سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر مدرس، شیخ ابو البرکات جمال الدین عبد اللہ بن حسین سویدی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۷۴ھ/۱۷۶۱ء) نے "انفع الوسائل فی شرح الدلائل" تالیف کی۔[۴۴]

● بارہویں صدی ہجری کے فقیہ مالکی شیخ محمد بن محمد سالک جرنی مراکشی رحمۃ اللہ علیہ نے "الانھار المنیرات فی شرح دلائل الخیرات" لکھی، جس کا قلمی نسخہ مکتبہ ابن یوسف مراکش میں زیر نمبر ۶۴۹۴ ہے۔[۴۵]

● مصر کے مشہور مفسر و صوفی کامل، تفسیر جلالین کے محشی، شیخ ابو داؤد سلیمان بن عمر جمل عجیلی ازہری شافعی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۰۴ھ/۱۷۹۰ء) کی شرح "المنح الالھیات بشرح دلائل الخیرات" کا قلمی نسخہ دار الکتب المصریۃ قاہرہ میں زیر نمبر ۲۲۹۴۹/ب، نیز مکتبہ عامہ رباط میں زیر نمبر ۱۳۰۰/۸۷۵ د اور نیشنل لائبریری الجزائر میں زیر نمبر ۸۰۶ موجود ہیں۔[۴۶]

● فقیہ جلیل شیخ عثمان علی اکینی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۱۰ھ/۱۷۹۵ء) نے بھی شرح دلائل الخیرات لکھی۔[۴۷]

● ترکی کے حنفی عالم و نقشبندی صوفی و مفسر، ادیب و خطاط شیخ اسماعیل مفید بن علی عطار رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۱۷ھ/۱۸۰۳ء) جو حرمین شریفین مقیم رہے، انہوں نے شرح لکھی۔[۴۸]

● قاہرہ کے عالم جلیل، حافظ، عارف کامل، مدرس جامعہ ازہر شیخ حسن عدوی حمزاوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۰۳ھ/۱۸۸۵ء) کی شرح "بلوغ المسرات علی دلائل الخیرات" قاہرہ سے ۱۲۸۹ھ کو چھپی۔[۴۹]

● حلب کے حنفی عالم و صوفی کامل شیخ احمد بن عقیل زویتینی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۶ھ/۱۸۹۸ء)

کی شرح کا قلمی نسخہ ۱۷۹ اوراق پر مشتمل مکتبہ اسد دمشق میں زیر نمبر م ف/م/۱۸۷۷ موجود ہے۔[۵۰]

● مصر کے فقیہ مالکی، محدث، مدرس جامعہ ازہر قاہرہ، شیخ ابو محمد عبدالمجید بن ابراہیم شرنوبی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۴۸ھ/۱۹۹۴ء) کی شرح ''مناهج السعادات على دلائل الخيرات'' مطبع بولاق قاہرہ سے چھپی، اب مکتبہ آداب قاہرہ نے ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء میں شائع کی، جو ۱۶۲ رصفحات پر مشتمل ان دنوں حسب ذیل ویب سائٹ پر بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں اپنے استاذ شیخ حسن عدوی حمزاوی کی شرح دلائل الخیرات پر تقریظ لکھی۔[۵۱]

● مراکش کے شیخ محمد بن عبدالسلام بن احمد بوستہ رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء میں زندہ) کی ''اتحاف السائل فی تنبیه اهل الدلائل'' کا قلمی نسخہ مراکش میں ہے۔[۵۲]

● الجزائر کے شیخ محمد بن محمد فراشہ الجزائری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شرح لکھی[۵۳] لیکن شارح وکتاب بارے راقم کو مزید معلومات نہیں مل سکیں۔

دلائل الخیرات پر مذکورہ بالا شروح کے علاوہ مختلف ادوار میں متعدد اکابرین نے حواشی قلم بند کیے:

● مفتی اعظم شام وصوفیٔ کامل، صاحب تصانیف کثیرہ، شیخ حامد بن علی عمادی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۷۱ھ/۱۷۵۸ء) نے حاشیہ تحریر کیا۔[۵۴]

● حلب کے شافعی عالم، محدث، ادیب ونعت گوشاعر شیخ ابی الفتوح علی بن مصطفیٰ دباغ میقاتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۷۴ھ/۱۷۶۰ء) نے شیخ محمد مہدی فہری فاسی کی شرح دلائل الخیرات پر حاشیہ لکھا۔[۵۵]

● مصر کے فقیہ شافعی شیخ احمد بن احمد سجاعی راوی ازہری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۹۷ھ/۱۷۸۳ء) نے حاشیہ ''بدء الوسائل فی حل الفاظ الدلائل'' لکھا، جس کا قلمی نسخہ دار الکتب المصریۃ قاہرہ میں زیر نمبر ۲۳۱۲۳/ب موجود ہے، سنہ تالیف ۱۱۷۹ھ، سنہ کتابت ۱۱۸۰ھ۔[۵۶]

● فلسطین کے مشہور عالم وصوفیٔ کامل، صاحب تصانیف کثیرہ، نعت گوشاعر، شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء) کا حاشیہ ''الدلالات الواضحات على دلائل الخيرات'' قاہرہ سے ۱۳۲۸ھ میں چھپا۔ بعدازاں بارہا شائع ہوئی اور دمشق کے شیخ بسام عبدالوہاب جابی حفظہ اللہ کے اہتمام سے ۲۰۰۱ء کو قاہرہ سے چھپی۔ اب کسی نے اس پر مکہ مکرمہ میں تصحیح انجام دی، جسے کعبہ مشرفہ کے سائے میں ۲ر رجب ۱۴۲۸ھ/۱۶ر جولائی ۲۰۰۷ء، بروز سوموار کو مکمل کیا اور اس نسبت سے ''نسخہ مکہ مکرمہ'' نام دیا اور یہ اسی برس ۴۲۶ صفحات پر شائع ہوئی،

جس پر مصحح وناشر کے نام مذکور نہیں۔ نیز ان دنوں حسب ذیل ویب سائٹ پر موجود ہے۔[۵۷]

- حلب کے حنفی عالم، مدرس جامعہ ازہر قاہرہ وطنطا شہر کے مفتی شیخ بکری بن احمد بابلی زبری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۵ء) نے تعلیقات لکھیں، جو شرح کا درجہ رکھتی ہیں اور متن کے ساتھ ۱۲۷۷ھ کو مصر سے شائع ہوئی۔[۵۸]
- مراکش کے شیخ طاہر بن محمد بن ابراہیم تادلی مساری بجعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی تعلیقات درج کیں، جس کا قلمی نسخہ مکتبہ ابن یوسف مراکش میں زیر نمبر ۶۶۵۷ محفوظ ہے۔[۵۹]
- ترکی کے محدث کبیر و نقشبندی مجددی خالدی سلسلہ کے مرشد شیخ ضیاء الدین احمد بن مصطفی کمشخانوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۳ء) نے دلائل الخیرات کو دیگر اوراد کے ساتھ احسن و سہل انداز میں مرتب کیا۔[۶۰]
- مراکش شہر کے مؤرخ و صاحب تصانیف کثیرہ شیخ محمد بن محمد بن عبداللہ مسفیوی ابن مؤقت (وفات ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء) نے اپنی تصنیف "بغیة الثقلین فی فضل الصلاۃ علی سید الکونین" میں ایک باب دلائل الخیرات کے فضائل کے بیان پر مختص کیا۔[۶۱]
- مراکش کے شیخ محمد بن عبدالعزیز جزولی رسموکی یعقوبی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۵۲ھ/ ۱۷۳۹ء میں زندہ) نے دلائل الخیرات کے متن کا انتخاب "وسادۃ المحبوب فی الصلاۃ علی الحبیب المحبوب" تیار کیا، جس کے قلمی نسخے مراکش وغیرہ میں ہیں۔[۶۲]
- "مختصر دلائل الخیرات و الصلوات المدنیة" نام سے ۱۵ صفحات پر ایک مطبوعہ ایڈیشن پیش نظر ہے، جس پر اختصار و مرتب کرنے والے کا نام وسنہ اشاعت نیز مطبع و ناشر کا پتا درج نہیں۔ جب کہ یہ ایک جدید طباعت ہے، جس کے سرورق پر مواجہہ شریف کی رنگین تصویر ہے۔ ابتدائی تیس صفحات پر دلائل الخیرات کی تلخیص، پھر الصلوات المدنیة نام سے مختلف درود شریف و دعا شامل ہے۔ مرتب و مؤلف غالباً مدینہ منورہ کے معاصر باشندہ ہیں۔
- ایک اور اختصار کا قلمی نسخہ مکتبہ اسد دمشق میں زیر نمبر م ش/م/ ۱۲۷۸۷ محفوظ ہے، اس پر بھی مؤلف کا نام مذکور نہیں۔ ابتدائی عبارت یہ ہے:

الحمد للہ الذی سھل دلائل الخیرات للسالکین ....۔۔۔۔۔

- اور اسی مکتبہ میں شیخ محمد مہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ کی مطبوعہ شرح سے ماخوذ ایک قلمی نسخہ زیر نمبر م ش/م/ ۱۱۹۲۲ بعنوان "اسماء اللہ الحسنی من مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات"

موجود ہے، جس پر مؤلف کا نام درج نہیں۔ آغاز اس عبارت سے ہوتا ہے:

اسألك باسمائك جمع اسم، و هو اللفظ الدال علی ذات المسمی ....[۶۳]

● الجزائر کے مسند مفسر شیخ محمد ابو رائس بن احمد جلیلی معسکری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۳۹ھ/۱۸۲۴ء) نے اس میں مذکور احادیث بارے "تخریج احادیث دلائل الخیرات" تالیف کی۔[۶۴]

● شمالی یمن کے اہم عالم و تفسیر جلالین کے محشی شیخ محمد بن عبداللہ رواک رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء) نے بھی "تخریج احادیث الدلائل" تالیف کی۔[۶۵]

● فلسطین کے شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس میں مذکور احادیث کی تخریج انجام دی، جو "الدلالات الواضحات علی دلائل الخیرات" کی پیش نظر اشاعت کے صفحہ ۹۶ تا ۱۰۳ پر درج ہیں۔

● قاہرہ شہر میں خانقاہ شیخ یوسف کردی کے سجادہ نشین شیخ ابو عبدالوہاب عثمان بن علی قادری خالصی رحمۃ اللہ علیہ جو ۱۲۷۴ھ/ ۱۸۵۷ء کو کردستان کے شہر اورفہ میں پیدا ہوئے، نے اپنی سند کے بیان پر ۱۳۲۷ھ کو کتاب "مزید المسرات بسند دلائل الخیرات" لکھی، جو ۱۳۲۹ھ میں قاہرہ سے ۲۵ صفحات پر چھپی۔[۶۶]

● مراکش کے محدث کبیر، مسند العصر، صاحب تصانیف کثیرہ جن میں فہرس الفھارس و الاثبات جیسی شہرۂ آفاق تصنیف شامل ہے، شیخ سید محمد عبدالحی بن عبدالکبیر کتانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) نے متعدد اکابرین سے اجازت پائی، پھر اس بارے مستقل کتاب "سلاسل البرکات الموصولۃ بدلائل الخیرات" تالیف کی[۶۷] معلوم رہے آپ نے فقیہ ہند مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف علوم کی اجازت عامہ حاصل کی۔

● دسویں صدی ہجری کے مالکی عالم شیخ ابی حفص عمر بن محمد مجاصی مکناسی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل الخیرات کو منظوم کیا، جس کا قلمی نسخہ "ترجیز دلائل الخیرات" مکتبہ ابن یوسف مراکش میں زیر نمبر ۸۸۴ ہے۔[۶۸]

● شیخ الدلائل مدینہ منورہ شیخ سید علی حریری رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل الخیرات پڑھنے والوں کے لیے افتتاحی دعا تالیف و تجویز کی، جو اس کے مدینہ بک ڈپو دہلی ایڈیشن میں تقریباً دو ابتدائی

صفحات پر دی گئی ہے۔ تسمیہ کے بعد دعا کا آغاز یوں ہوتا ہے:

اِلٰهِيْ بِجَاهِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ عِنْدَكَ وَ مَكَانَتِهِ لَدَيْكَ وَ مَحَبَّتِكَ لَهُ وَ مَحَبَّتِهِ لَكَ ---

یہ تاج کمپنی کے شائع کردہ پیش نظر ایڈیشن کے صفحہ ۹ تا ۱۲ پر بھی درج، لیکن وہاں شیخ حریری کا نام نہیں دیا گیا۔

اسی طرح دلائل الخیرات مکمل پڑھ لینے کے مرحلہ پر ایک اختتامی دعا مکہ مکرمہ کے مشہور نقشبندی مرشد محدث وفقیہ، مدرس مسجد حرم شیخ احمد بن محمد نخلی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۳۰ھ/ ۱۷۱۷ء) نے تالیف کی، جو مدینہ بک ڈپو دہلی ایڈیشن میں پانچ کے قریب صفحات پر مطبوع ہے، جس کی ابتدا یوں ہوتی ہے:

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ صُدُوْرَنَا وَ يَسِّرْ بِهَا اُمُوْرَنَا ---

یہ دعا ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کی شائع کردہ دلائل الخیرات میں شامل اور اس پر بطور مؤلف شیخ احمد نخلی کا نام موجود ہے۔ جب کہ تاج کمپنی ایڈیشن کے صفحہ ۲۸۲ تا ۲۸۸ پر اور حزب القادریہ لاہور اشاعت کے صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۵ پر دعا تو درج ہے لیکن ان دونوں اشاعتوں میں شیخ احمد نخلی کا نام مذکور نہیں۔

معلوم رہے محدث ہند شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۷۶ھ/ ۱۷۶۲ء) حج وزیارت کے لیے ۱۱۴۳ھ کو حجاز مقدس پہنچے تو آپ کے اہم شاگرد محدث وقادری مرشد، صاحب تصانیف کثیرہ، شیخ جمال الدین محمد بن احمد عقیلہ حنفی مکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۵۰ھ/ ۱۷۳۷ء) کی شاگردی اختیار کی۔

دلائل الخیرات پر دیگر زبانوں میں ہونے والے کام میں ترکی کے شیخ محمد قرہ داؤد رومی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۷۰ھ/ ۱۷۵۷ء) کی کتاب "توفیق موفق الخیرات لنیل البرکات فی خدمة منبع السعادات فی شرح دلائل الخیرات" اہم، جو ۷۴۳ صفحات پر ہے۔[۲۹]

معاصر شیخ سید عبدالمغیث بن محمد مصطفیٰ بصیر حفظہ اللہ کے دلائل الخیرات پر کام کا ذکر آگے آرہا ہے۔

اوپر آچکا کہ دلائل الخیرات نویں صدی ہجری کو فاس میں تالیف کی گئی، جس کے کچھ ہی سال بعد اسی صدی میں خلافت عثمانیہ قائم ہوئی، جو ایک عظیم الشان اسلامی سلطنت تھی۔ اس کا دارالخلافہ استنبول، جب کہ حدود تین براعظم ایشیا، افریقہ، یورپ تک پھیلی ہوئی تھیں۔ عثمانی خلفاء نے پانچ صدیوں تک حکمرانی کی اور چودھویں ہجری کے وسط میں اس کا خاتمہ ہوا۔ آج اس کے شاندار کارنامے تاریخ کے صفحات اور آثار کی صورت میں موجود ہیں۔

عثمانی خلفاء دلائل الخیرات کے قدرداں تھے اور اشاعت و فروغ میں فعال رہے۔ اس دو
حجاز مقدس سلطنت عثمانیہ میں شامل رہا اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں ایک ایک جلیل القدر عا
عارفِ کامل ''شیخ الدلائل'' تعینات رہے، جنہیں حکومت وظائف پیش کرتی تھی۔ ان کے زیر اہ
مدینہ منورہ شہر کے مختلف مقامات پر نیز مسجد نبوی میں اور مکہ مکرمہ شہر نیز مسجد حرم کے ا
دلائل الخیرات پڑھنے کی مجالس منعقد ہوا کرتیں، نیز اسلامی دنیا سے وارد ہونے والے اہلِ ذ
ان سے سند اجازت و روایت حاصل کرتے۔ عثمانی عہد کے خاتمہ تک حرمین شریفین میں دلائل الخیرات با
یہ اہتمام سرکاری سطح پر جاری رہا، پھر یہ مقدس خطہ ہاشمی سلطنت کے جغرافیہ میں بدلا، جس
چند سالہ دور میں مذکورہ اہتمام قائم رہا، تا آں کہ خطہ نجد کے ال سعود خاندان نے حجاز مقد
اپنی مملکت میں بزور قوت شامل کر لیا۔ نجدی حکومت وہابی فکر کی داعی ہونے کے باع
دلائل الخیرات کی مخالفت میں سرگرم ہوئی اور نہ صرف سرپرستی و خدمت کا نظام موقوف کر دیا،
نجی سطح پر بھی ملک میں ترویج و اشاعت پر پابندی عائد کر دی، جو آج تک برقرار ہے۔ لیکن
ان حکومتی افعال کے باوجود آج بھی حجاز مقدس میں دلائل الخیرات رائج اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ
''شیخ الدلائل'' موجود ہیں۔

اولیاء کرام و علماء عظام کا اکابرین سے دلائل الخیرات کی قراءت و روایت کی اجاز
سیر و سوانح کی کتب میں بکثرت ذکر ملتا ہے، یہاں چند ثبوت پیش ہیں:

- مکہ مکرمہ کے محدث، مسند، فقیہ شافعی، نقشبندی مرشد، مدرس مسجد حرم، صاحبِ تصانیف
معمر شیخ احمد بن محمد نخلی رحمۃ اللہ علیہ نے قطب زماں شیخ سید عبدالرحمٰن بن احمد محجوب ادریسی مکناسی مہاجر مکی
(وفات ۱۰۸۵ھ/ ۱۶۷۵ء) وغیرہ اکابرین سے دلائل الخیرات کی اجازت پائی۔ [۷۰]
- شیخ داؤد پاشا کرجی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۶۷ھ/ ۱۸۵۱ء) مختلف اوقات میں الاح
بغداد، مدینہ منورہ کے گورنر رہے، وہ علم سے لگاؤ رکھتے اور مسجد نبوی میں درس دیا کرتے۔ انہوں
مدینہ منورہ کے محدث العصر و مسند، نقیب الاشراف مفتی سید زین العابدین بن علوی جمل اللیل شافعی
(وفات ۱۲۳۵ھ/ ۱۸۲۰ء تقریباً) سے دلائل الخیرات کی اجازت پائی۔ [۷۱]
- حضرموت کے شافعی عالم و عارف کامل صاحب ''عقد الیواقیت الجوہر
بذکر طریق السادة العلویة'' شیخ سید عیدروس بن عمر حبشی علوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۴ھ/ ۱۸۹۶ء)
زیارت کے لیے ۱۲۷۶ھ کو حجاز مقدس حاضر ہوئے تو مدینہ منورہ میں شیخ عبداللہ بن عبد البا

شعاب انصاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۷۶ھ/۱۸۶۰ء) سے دلائل الخیرات پڑھ کر اجازت پائی۔[۷۲]

● بتیسویں عثمانی خلیفہ سلطان عبد العزیز بن سلطان محمود دوم رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء) کے نواسہ حسین خیر الدین عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، قاہرہ میں فقیہ حنفی ونقشبندی مجددی خالدی سلسلہ کے مرشد، خلافتِ عثمانیہ کے سابق نائب شیخ الاسلام شیخ محمد زاہد بن حسن کوثری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء) کے گھر حاضر ہوئے اور دلائل الخیرات پڑھ کر اجازت حاصل کی۔[۷۳]

● بغداد کے حنفی عالم جلیل، صوفی کامل، مبلغ اسلام، ارجنٹائن میں اوّلین مسجد و مدرسہ کے بانی، شیخ ساطع بن احمد جُمَیلی مدظلہ (پیدائش ۱۳۴۴ھ/۱۹۲۵ء) دیگر اوقات میں شیخ محمد زاہد کوثری کے گھر قاہرہ حاضر ہوئے اور دلائل الخیرات وغیرہ کتب کی اجازت پائی۔ معلوم رہے شیخ ساطع جمیلی بارہا خانقاہ چشتیہ، گولڑا ضلع اسلام آباد پاکستان آچکے ہیں۔

"فهرس الفهارس و الاثبات" میں مزید متعدد علماء ومشائخ کا ذکر ملتا ہے، جنہوں نے اکابرین سے مختلف علوم کی دیگر اہم کتب کے ساتھ دلائل الخیرات کی اجازت پائی۔[۷۴]

دلائل الخیرات یا کسی بھی کتاب وعلم کی اجازت کے کئی طریقے اہلِ علم میں رائج ہیں۔ اوّل طلب گار کو زبانی اجازت عطا کرنا، دوم تحریری اجازت، لیکن اس میں متصل سند درج نہیں کی جاتی، سوم تحریری اجازت، جس میں مکمل سند کا اندراج ہو۔

دنیا کے اہم کتب خانوں میں آج بھی قدماء کی جاری کردہ اس نوع کی اسناد اجازت محفوظ ہیں۔ علاوہ ازیں یہ کسی اور یا خاص اس موضوع پر لکھی گئی کتب میں بھی بتمام وکمال درج ہیں۔ یہاں مختلف ادوار میں سند دلائل الخیرات کے اندراج ومحفوظ کرنے کے چند شواہد ملاحظہ ہوں:

● عالم جلیل وعارف کامل، صاحب کرامات شیخ سید عبد الرحمٰن بن احمد محجوب مکناسی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۰۸۵ھ/۱۶۷۴ء) کی سند، ان کے شاگرد وخلیفہ، مسند حجاز، صاحب تصانیف کثیرہ، شیخ حسن بن علی عُجیمی حنفی مکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۱۳ھ/۱۷۰۲ء) نے "خبایا الزوایا" میں درج کی۔[۷۵]

● مسند حجاز، محدث کبیر، فقیہ شافعی، صوفی کامل، مدرس مسجد حرم مکی، شیخ جمال الدین عبد اللہ بن سالم بصری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۳۴ھ/۱۷۲۲ء) نے اپنی سند دلائل الخیرات خود "الامداد فی معرفة عُلُوّ الاسناد" میں درج کی[۷۶] معلوم رہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے

آپ کے فرزند محدث شیخ سالم بن عبداللہ بن سالم بصری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۶۰ھ/ ۱۷۴۷ء) کی شاگردی اختیار کی۔

● مراکش کے بادشاہ سید ابوربیع سلیمان بن محمد علوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء) جو عالم دین و مصنف تھے، ان کی سند فهرس الفهارس میں مذکور ہے۔[۷۷]

● فاس کے محدث ومسند اور "امداد ذوی الاستعداد الی معالم الروایة و الاسناد" جیسی اہم کتاب کے مصنف شیخ عبدالقادر بن احمد کوہن مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۵۴ھ/ ۱۸۳۸ء) کی سند پیش نظر ہے، جس کے بارے میں کہا گیا کہ غریب سلسلہ اسانید میں سے ہے۔[۷۸]

● شیخ العلماء مکہ مکرمہ، محدث، مفسر، فقیہ حنفی، مدرس مسجد حرم، صاحب تصانیف شیخ جمال بن عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء) کی سند کے قلمی نسخے کا عکس "الاعلام" میں مذکور ہے[۷۹] معلوم رہے مولانا عبدالقادر بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء) حج و زیارت کے لیے ۱۲۷۹ھ کو حجاز مقدس پہنچے تو آپ سے سند روایت حدیث حاصل کی۔

● شاہ مراکش کے فرزند و عالم، فقیہ مالکی، مصنف شہزادہ سید عباس بن عبدالرحمٰن بن ہشام حسنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء) کی سند "اتحاف اعلام الناس" میں درج ہے۔[۸۰]

● حضرموت جنوبی یمن کے شافعی عالم، عارف کامل، مبلغ اسلام، شاعر و مصنف، شیخ سید علوی بن عبدالرحمٰن المشہور رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء) نے مدینہ منورہ میں صاحب المولد شیخ محمد بن محمد عزب شافعی دمیاطی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء) سے ۱۲۸۰ھ کو دلائل الخیرات کی اجازت پائی۔ ان کی سند شیخ الازہر عبداللہ بن حجازی شرقاوی رحمۃ اللہ علیہ کی طریق پر[۸۱] اور "لوامع النوما" میں درج ہے۔[۸۲]

● فلسطین کے شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے امام و شیخ الدلائل شیخ سید محمد سعید بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن مغربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء) سے تین مجالس میں پوری دلائل الخیرات پڑھ کر ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ کو تحریری اجازت پائی، جس میں سند بھی درج اور "الدلالات الواضحات علی دلائل الخیرات" کے پیش نظر ایڈیشن کے آغاز میں شامل ہے۔[۸۳]

● شیخ الدلائل مکہ مکرمہ شیخ سید محمد عبدالحسن بن شیخ الدلائل سید محمد امین رضوان مدنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء) کی سند دلائل الخیرات "الدلیل المشیر" میں درج ہے۔[۸۴]

● محدث اعظم حجاز، شیخ العلماء مکہ مکرمہ، صاحب تصانیف جلیلہ، شیخ سید محمد بن علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء) نے اپنی سند ''الطالع السعید'' میں نیز ان کے شاگرو نے ''المحفوظ المروی'' میں شامل کی ہے[۸۵] پاک وہند کے علمی حلقوں میں آپ کا نام اورکام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

● بیروت کے معمر شافعی عالم ونقشبندی صوفی شیخ حسین بن احمد عُسَیران رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء) نے خود ''منۃ الرحمٰن فی اسانید حسین عسیران'' میں درج کی[۸۶] جن سے ادارہ منہاج القرآن لاہور کے بانی پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ (پیدائش ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء) نے مختلف علوم وکتب میں روایت کی اجازت پائی۔

● جنوبی یمن کے علمی و روحانی شہر تریم کے شافعی عالم، مبلغ اسلام، شاعر، تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام کی جامع مسجد کے امام وخطیب، نیز اسی شہر میں مدرسہ جنید اسلامیہ کے بانی ومدرس شیخ سید عبدالقادر بن عبدالرحمٰن بن عمر الجنید رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء) نے اپنی سند دلائل الخیرات ''العقود الجاھزۃ'' میں درج کی۔[۸۷]

● شیخ الدلائل مکہ مکرمہ، بلبل حجاز شیخ سید عباس بن علوی مالکی مدظلہ کی سند ''المحفوظ المروی'' میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔[۸۸]

دلائل الخیرات سے خواتین کی وابستگی بھی قابل ذکر ہے:

● لیبیا کے حکمران شیخ سید محمد ادریس بن محمد مہدی سنوسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء) عالم جلیل وصوفیٔ کامل تھے، ان کی اہلیہ سیدہ فاطمہ بنت سید احمد شریف سنوسی (پیدائش ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء سے قبل) بھی عالمہ فاضلہ، عارفہ کاملہ اور مدینہ منورہ میں مقیم ہیں، جہاں عرب وعجم کے علماء و طلباء ان سے مختلف اسلامی علوم کی سند روایت کے حصول کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ سیدہ فاطمہ کی سند دلائل الخیرات، اس کے تازہ اردن ایڈیشن کے آخر میں دی گئی ہے، جس کا مزید ذکر آگے آرہا ہے۔

مختلف ادوار کے علماء ومشائخ کی جاری کردہ ''اجازۃ الدلائل الخیرات'' کے جو قلمی نسخے محفوظ ہیں، ان میں سے چار ابن سعود یونی ورسٹی ریاض کے مرکزی کتب خانہ میں ہیں، جن کے مندرجات کا تعارف ڈاکٹر قاسم سامرائی نے پیش نظر فہرست میں دیا ہے[۸۹] اور شیخ عثمان قادری خالصی نیز مسند العصر علامہ سید محمد عبدالحی کتانی بارے گزشتہ صفحات پر آچکا کہ انہوں نے دلائل الخیرات سے متعلق اپنی اسناد پر مستقل کتب لکھیں۔

دلائل الخیرات کا تعارف

"دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلاۃ علی النبی المختار ﷺ" مکمل نام ہے اور پیش نظر معلومات کے مطابق مطبع کی مدد سے پہلا ایڈیشن ۱۲۵۶ھ/۱۸۴۰ء کو مطبع مدارس ازبکیہ میں چھپا۔ سان پیٹرگ یورپ سے ۱۲۵۸ھ کو چھپی اور دار الخلافہ استنبول سے ۱۲۶۴ھ میں، مصنف کے وطن مراکش سے پہلی بار ۱۲۸۹ھ کے قریب فاس سے طبع ہوئی اور قاہرہ مصر سے مطبع طوخی میں ۱۲۸۹ھ کو ہی چھپی۔ جب کہ ہندوستان سے ۱۲۸۰ء کو شائع ہوئی[۹۰] ان ابتدائی اشاعتوں سے آج تک عرب و عجم سے ان گنت ایڈیشن سامنے آئے اور یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ ان دنوں لبنان کے فقط ایک مشہور اشاعتی ادارہ دار الکتب العلمیہ بیروت نے مختلف اقسام کے کاغذ اور رنگوں وجلد سے آراستہ بیک وقت دس مختلف ایڈیشن شائع کر رکھے ہیں۔[۹۱]

۱۲۵۶ھ سے آج ۱۴۲۹ھ تک مطبع کی مدد سے جو اشاعت ہوئی، ان میں بطور خاص تین قابل ذکر واہم ہیں: عثمانی ایڈیشن، دبئی ایڈیشن اور اردنی ایڈیشن۔

یہ درود شریف کی کتاب ہے، جسے اوراد و اذکار کے ساتھ ہفتہ بھر پڑھنے کے لیے حزب و

ابواب کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے، بعض ایڈیشن سات جب کہ دیگر آٹھ احزاب پر مشتمل ہیں اور پہلی حزب یا منزل پیر کے روز پڑھنے کے لیے تجویز کی گئی ہے اور اس کے متعدد ایڈیشن مجموعہ اوراد کی صورت میں طبع ہوئے، جس میں دلائل الخیرات کے علاوہ دیگر متداول اوراد واذکار نیز دعائیں وقصیدہ بردہ شامل ہیں۔

چونتیسویں عثمانی خلیفہ سلطان عبدالحمید بن سلطان عبدالمجید خان رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۸ء) کی سرپرستی میں اعلیٰ ایڈیشن استنبول سے ان کے دورِ خلافت میں شائع ہوا، بعد ازاں مختلف مقامات سے اس کے عکس شائع ہوئے، جیسا کہ حزب القادریہ لاہور نے طبع کرا کے دنیا بھر میں شائقین کو بطور تحفہ پیش کی۔ یہ ۱۹۹۶ء کو ۴۷۱ صفحات پر طبع کرائی گئی، جو اسماء اللہ الحسنیٰ، مقدمہ، اسماء النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم، دعائے نیت، آٹھ احزاب وابواب، دعا عقب دلائل الخیرات پر مشتمل ہے۔ دیگر صفحات پر مواجہہ شریف، مدینہ منورہ شہر، گنبد خضرا، خانہ کعبہ ومسجد حرم کی رنگین تصاویر وغیرہ اضافات شامل ہیں۔ عثمانی ایڈیشن اعلیٰ کاغذ وتزئین وآرائش سے آراستہ اور آسان و دلآویز کتابت کے ساتھ طبع کرایا گیا، اس کے رسم الخط کی خوبی واہمیت یہ ہے کہ عربی و عجمی کو پڑھنے میں کوئی دقت نہیں۔

متحدہ عرب امارات کی اہم ریاست دبئی کے نائب حاکم ووزیر خزانہ وصنعت شیخ حمدان بن راشد آل مکتوم کے مصارف پر دبئی ایڈیشن ۲۰۰۲ء کو ۱۵۲ صفحات پر چھپا، جو اعلیٰ کتابت، اعلیٰ کاغذ، رنگین حاشیہ، متعدد رنگوں، اعراب سے مزین، عصر حاضر کا ایک اہم وخوب صورت ایڈیشن ہے۔ محکمہ اوقاف دبئی کے مدیر اعلیٰ بدرجہ وزیر ومشہور عالم ومصنف، نعت گو شاعر ڈاکٹر شیخ عیسیٰ بن عبداللہ بن مانع حمیری [۹۲] نے سات صفحات کا مقدمہ لکھا اور شیخ سید مہدی احمد و ڈاکٹر شیخ محمد عبدالرب نظاری [۹۳] نے طباعتی عمل کی نگرانی کی، بخط جمال بوستان۔

یہ تعارف مؤلف، مقدمہ، اسماء اللہ الحسنیٰ، اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، دعا آغاز دلائل الخیرات اور سات احزاب کے عنوانات پر مشتمل ہے۔ آغاز میں بتایا کہ مؤلف کے مقام ومرتبہ کا اندازہ اس کتاب کی اسلامی دنیا میں بھرپور شہرت ومقبولیت سے لگایا جا سکتا ہے، مسلمان اسے پڑھنے و حصول برکت کے لیے خصوصی مجالس منعقد کرتے ہیں اور یہ سلسلہ نسل در نسل جاری ہے۔ حکام بھی اس کے قدرداں ہوئے اور اس کے نسخے تیار کروا کے دور دراز تک پہنچائے اور اس عمل پر زر کثیر خرچ کیا۔ ان میں آخری اہم نام سلطان عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

اردن کے دارالحکومت عمان میں واقع اہم تحقیقی واشاعتی ادارہ مؤسسة آل البیت للفکر الاسلامی کے تعاون سے ۲۰۰۵ء کو یہ ۱۸۲ صفحات پر شائع ہوئی۔ عالم جلیل وصوفی کامل شیخ نوح حامیم کلر حفظہ اللہ [۹۴] نے سرپرستی واہتمام کیا۔ مصنف کی زندگی میں تصحیح کیے گئے نسخوں بالخصوص نسخہ سہلیہ کو پیش نظر رکھا گیا اور ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء کو عثمان طٰہ نے مدینہ منورہ میں کتابت کی۔ اعلیٰ خطاطی، اعلیٰ کاغذ، بہترین جلد، آٹھ رنگوں سے مزین، طلائی حاشیہ سے آراستہ ہے۔ صفحات کے نمبر درج کرنے کی بجائے قدیم طریقہ کار کے مطابق ہر صفحہ کے خاتمہ پر اگلے صفحہ کا پہلا لفظ الگ سطر میں دیا گیا ہے۔ مختلف معیار و تقطیع کے کاغذ پر بیک وقت ایک سے زائد ایڈیشن شائع کیے گئے ہیں۔ مقدمہ، فضیلت درود شریف، اسماء النبی ﷺ، روضہ مبارکہ، درود شریف پڑھنے کے آداب، آٹھ احزاب کے عنوانات دیے گئے ہیں۔ آخر میں شیخ نوح حامیم کلر کی سند ہے اور کتاب میں وارد احادیث کی تخریج دی گئی ہے۔ شیخ ایاد احمد الغوج کی سرپرستی میں فعال، عمان کا اشاعتی ادارہ دار الفتح للدراسات و النشر، مشرق وسطٰی میں جب کہ دار الوکیل عمان، دنیا بھر میں اس کے تقسیم کار مقرر ہیں۔ راقم کی رائے میں دور حاضر میں عرب وعجم سے شائع ہونے والا یہ دلائل الخیرات کا سب سے اہم ایڈیشن ہے، جو عجمی قارئین کے لیے از سر نو کتابت کے ساتھ لاہور میں بھی اشاعتی مراحل میں ہے۔

جیسا کہ اوپر واضح کیا گیا کہ مصنف دلائل الخیرات نے اسے ہفتہ بھر پڑھنے کے لیے مرتب و مختص کیا، لیکن علماء و مشائخ نے رعایت دی کہ جب ممکن ہو جس قدر پڑھ سکیں، درست ومفید ہے، بالخصوص جمعہ کے روز ضرور مکمل پڑھیں [۹۵] صوفیہ کے سلسلہ شاذلیہ جزولیہ کے ہاں تو یہ اوراد میں شامل ہے۔

عالمی زبان میں دلائل الخیرات کے تراجم کا سلسلہ صدیوں سے جاری ہے، ان دنوں فرانسیسی زبان میں ترجمہ مع عربی متن نیز رومن الفاظ میں متن یک جا دار الکتب العلمیة بیروت نے مختلف نوع کے کاغذ و تقطیع پر بیک وقت شائع کی ہے۔ [۹۶]

دلائل الخیرات پاک و ہند میں

برصغیر پاک و ہند میں دلائل الخیرات سے وابستگی صدیوں سے جاری ہے۔ یہاں اس کی کتابت کا عمل جاری، متعدد قلمی نسخے محفوظ، شروح وحواشی کی تالیف، اجازات وروایت کے سلاسل قائم، سند محفوظ کرنے کا اہتمام، مطبع آنے کے بعد طباعت واشاعت، دیگر زبانوں میں تراجم، قراءت کی مجالس جاری اور مصنف کے حالات تحریر کرنے کے اعمال بخوبی ہورہے ہیں۔

اسلامیہ کالج پشاور کے مرکزی کتب خانہ کے ذخیرہ مولانا غلام جیلانی بن غلام حبیب رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء تقریباً) میں جو قلمی نسخہ زیر نمبر ۱۹۳۱/ب موجود ہے، یہ حافظ غلام محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۸۶ھ میں نقل کیا۔ اس مکتبہ کے فہرست نویس کے بقول یہ ایک انتہائی خوش خط وخوب صورت نسخہ ہے، جس میں کتابت وحاشیہ میں سونے کا پانی استعمال کیا گیا۔ نیز اس کی ''جلد بندی'' اعلیٰ معیار کی اور نوادرات کا درجہ رکھتی ہے، جسے مسلمانوں کے ہاں فن جلد سازی وکتاب سے تعلق کے اعلیٰ ترین نمونہ کے طور پر لیا جانا چاہیے اور ضرورت ہے کہ اسے کتاب سے جدا کر کے حفاظت کا خاص اہتمام کیا جائے، نیز اس کا عکس کسی رسالہ میں شائع کیا جائے۔ [۹۷]

مولانا محمد فاضل بن محمد عارف سفیدی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ [۹۸] نے فارسی شرح ''مزرع الحسنات'' لکھی،

جو متن کے ساتھ ۱۳۱۰ھ کو مطبع ناصری بمبئی سے چھپی، جب کہ کتاب خانہ گنج بخش اسلام آباد میں اس کے آٹھ قلمی نسخے ہیں، جن میں سے بعض بارھویں صدی میں کتابت کیے گئے۔ ان میں ایک نسخہ علی اصغر محب علی کا قلم بند کردہ ہے، جس کے بائیس صفحات اسنادِ دلائل الخیرات پر مشتمل ہیں۔[۹۹]

مدراس کے شافعی عالم وصوفی کامل مولانا محمد غوث بن ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۳۸ھ/۱۸۲۲ء) نے عربی شرح ''وسائل البرکات شرح دلائل الخیرات'' لکھی۔[۱۰۰]

مولانا عبد السلام بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۳ء) نے فارسی شرح لکھی۔[۱۰۱]

مولانا حفاظت حسین رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی و اردو ترجمہ کیا، نیز شرح ''مآثر الصلوات'' لکھی، جو متن کے ساتھ ۱۳۰۴ھ کو کان پور سے چھپی۔

حافظ محمد عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی و اردو ترجمہ، متن کے ساتھ ۱۳۱۲ھ کو کان پور سے چھپا۔

مولوی غلام حیدر کے اردو ترجمہ کے ساتھ ۱۳۱۷ھ کو لاہور سے چھپی۔

سندھی زبان میں ترجمہ مع متن ۱۲۹۴ھ کو بمبئی سے چھپا۔

مولانا محمد عبد الرحمٰن بن قادر میراں رحمۃ اللہ علیہ نے تامل زبان میں ترجمہ کیا نیز حواشی لکھے، جو ''وسائل المرضات'' نام سے متن کے ساتھ ۱۳۲۶ھ کو مدراس سے چھپی۔[۱۰۲]

مولانا عبد الباسط صدیقی قنوجی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۲۳ھ/۱۸۰۸ء) نے ''انتخاب الحسنات فی ترجمۃ احادیث دلائل الخیرات'' لکھی۔[۱۰۳]

مولانا حکیم قاضی فتح الدین اذبر انصاری خوشابی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء) نے اردو ترجمہ و حواشی لکھے، جو کراچی سے چھپا۔[۱۰۴]

مولانا محمد اسماعیل ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء) نے حاشیہ لکھا، جو شائع ہوا۔[۱۰۵]

مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد، مفسر قرآن مولانا جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء) نے اردو ترجمہ کیا۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور نے مختلف معیار و تقطیع کے کاغذ و رنگوں سے آراستہ بیک وقت چھ ایڈیشن شائع کیے، جو دستیاب ہیں۔[۱۰۶]

صاحبِ تصانیف کثیرہ محدث مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء) نے متن دلائل الخیرات کے علاوہ اس کی شرح ''مطالع المسرات بجلاء دلائل الخیرات'' کا عربی سے اردو ترجمہ کیا، جو یکجا اور الگ لاہور سے شائع ہوئے۔[۱۰۷]

شیخ التفسیر مولانا محمد فیض احمد اویسی بہاولپوری رحمہ اللہ (پیدائش ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) نے اردو ترجمہ و

شرح لکھی، جو غیر مطبوع ہے۔[۱۰۸]

مولانا عطاء الرحمٰن خان شروانی کے کام کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

پاک و ہند سے جو اردو تراجم مع متن شائع ہوئے، ان میں سے متعدد پر مترجم کا نام و سنہ اشاعت مذکور نہیں۔ ان میں اعلیٰ معیار طباعت و دیگر خصائص کی بنا پر چار اشاعتیں بطور خاص قابل ذکر ہیں، حزب القادریہ لاہور، تاج کمپنی کراچی و لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، مدینہ بک ڈپو دہلی۔

حزب القادریہ لاہور نے ۱۹۹۵ء میں ۲۵۶ صفحات پر طبع کرا کے تقسیم کی، قبل ازیں یہ ۱۹۵۸ء کے قریب لاہور ہی سے چھپی تھی۔ اس پر مترجم کا نام درج نہیں اور اہمیت یہ ہے کہ مشہور خطاط عبدالمجید پروین رقم رحمۃ اللہ علیہ نے کتابت کی اور مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے اہم شاگرد حزب الاحناف لاہور کے رئیس و شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات سید احمد شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء) نے تصحیح انجام دی۔

تاج کمپنی لمیٹڈ نے اعلیٰ کاغذ، رنگین حاشیہ، خوب صورت جلد کے ساتھ ۳۵۱ صفحات پر شائع کی، جس پر مترجم کا نام و سنہ اشاعت مذکور نہیں۔ اس میں اسماء الحسنیٰ، دعاء الافتتاح، مقدمہ، فضائل الصلوٰۃ، اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، دعاء نیت، روضہ اقدس کا تعارف، آٹھ احزاب، دعاء بعد الختم کے عنوانات کے تحت لکھا گیا ہے۔ علاوہ ازیں دعائے اعتصام، دعائے حزب البحر، قصیدہ بردہ وغیرہ شامل ہیں۔ یوں یہ ایڈیشن اوراد کا مجموعہ اور طباعت کے اعلیٰ معیار کی حیثیت رکھتا ہے۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور کی شائع کردہ دلائل الخیرات، اوراد و وظائف کا مجموعہ ہے، جسے خانقاہ چشتیہ سیالویہ کے سجادہ نشین خواجہ محمد دین رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء) نے ۱۲۹۱ھ کو مرتب کیا اور بارہا شائع ہوئی، تا آں کہ خانقاہ چشتیہ بھیرہ کے سجادہ نشین و مفسر قرآن مولانا محمد کرم شاہ ازہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس مجموعہ میں اضافہ کر کے اردو ترجمہ کیا۔ خوشی محمد ناصر قادری نے دلآویز خطاطی سے آراستہ کی اور اعلیٰ کاغذ، ہلکا سبز رنگ، اعلیٰ طباعت اور مضبوط و خوب صورت جلد بندی سے مزین یہ ۱۹۸۵ء کو ۴۴۴ صفحات پر شائع کی گئی۔ اس مجموعہ میں مقدمہ از مترجم، ترتیب ادائے وظائف، دعاء کبیر کے علاوہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی اوراد اسبوع شریف، اسماء سبع، درود اکسیر اعظم نیز درود مستغاث، سلسلہ چشتیہ نظامیہ عربی و اردو منظوم، سلسلہ قادریہ عربی، مختصر سوانح حیات مشائخ چشتیہ سیالویہ، دعائے ماثورہ از قرآن کریم، دعائے ماثورہ از احادیث نبوی اضافہ از مترجم، ترکیب نوافل مع ادعیہ، دعا بدء دلائل الخیرات، مصنف

دلائل الخیرات کے حالات دو صفحات پر، دلائل الخیرات پڑھنے کا طریقہ از مولانا شاہ غلام علی بٹالوی دہلوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، مقدمہ دلائل الخیرات، فضائل درود شریف، اسماء النبی ﷺ، صفۃ الروضۃ المبارکۃ، فوٹو حرمین شریفین، آٹھ منازل واحزاب، دعا خاتمہ دلائل الخیرات از شیخ احمد نخلی مکی رحمۃ اللہ علیہ اور آخر میں تاریخ ہائے اعراس مشائخ عظام دی گئی ہیں اور اس مجموعہ بارے مترجم کے الفاظ یہ ہیں:

''اس کے ترجمہ میں کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ پڑھتے ہوئے قاری کو وہی کیف و سرور میسر آئے جو اصلی متن کی تلاوت سے اہل علم کو نصیب ہوتا ہے، نیز پوری کوشش کی گئی ہے کہ عربی متن کتابت کی غلطیوں سے مبرا ہو''۔۔۔

اس ایڈیشن کی اہمیت وخوبیوں میں سے ہے کہ دلائل الخیرات پڑھنے کا مشائخ چشت سے مروی طریقہ پر بھی مطلع کیا گیا ہے، نیز امام جزولی کے مرتب کردہ اوراد مسبعات عشر بھی شامل ہیں۔

مدینہ بک ڈپو دہلی نے ہلکے سبز رنگ کے کاغذ پر شائع کی، جو ۲۹۴ صفحات پر مشتمل ہے، سنہ اشاعت درج نہیں، اندازہ ہے کہ ۲۰۰۰ء کے بعد طبع کی گئی۔ عربی عبارات کی کتابت مولانا عبدالصمد، جب کہ اردو کتابت سید اشہد علی کی اور حافظ احمد میاں نے تصحیح انجام دی۔ یہ اردو ترجمہ وشرح ہے، لیکن مترجم وشارح کا نام واضح طور پر درج نہیں، جب کہ صفحہ ۲۷۳ ودیگر مقامات سے عیاں ہوتا ہے کہ ترجمہ اور فوائد وخواص نیز مختصر شرح عطاء الرحمن خان شروانی نے کیا۔ اسماء باری تعالی اولین دو صفحات پر رنگین واسماء رسول ﷺ رنگین کتابت سے آخری دو صفحات پر ہیں۔ سوانح عمری مؤلف دلائل الخیرات، درود شریف پڑھنے کے آداب، دلائل الخیرات پڑھنے کا طریقہ، آٹھ احزاب پر مشتمل متن، دعاء افتتاح دلائل الخیرات از شیخ الدلائل سید علی حریری مدنی، دعا بعد ختم دلائل الخیرات از شیخ احمد نخلی نقشبندی مکی وغیرہ موضوعات نیز حزب البحر، قصیدہ بردہ شامل ہیں اور یہ دلائل الخیرات ودیگر اوراد واذکار کا اہم وعام فہم مجموعہ ہے۔

پاک وہند سے دلائل الخیرات کا فقط عربی متن ۱۲۸۰ھ، ۱۲۸۹ھ، ۱۲۹۶ھ، ۱۲۹۸ھ کان پور، ۱۳۱۰ھ لکھنؤ قدیم ترین ایڈیشن ہیں[۱۰۹] نیز شیخ الدلائل مکہ مکرمہ مولانا محمد عبدالحق الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا تصحیح شدہ نسخہ ۱۳۲۸ھ کو اکلیل المطابع بلیا سے چھپی [۱۱۰] بعد ازاں مختلف اوقات میں اشاعت جاری رہی اور متن کا تازہ ایڈیشن ۲۰۰۳ء کو مجلس دلائل الخیرات کراچی نے شائع کیا، جو عثمانی ایڈیشن ۱۳۲۷ھ کا عکس ہے، جب کہ ۲۰۰۸ء کو اسی مجلس کے زیر اہتمام مراکش ایڈیشن کا عکس زیر طبع ہے۔[۱۱۱]

انجمن حزب الرحمٰن، شعبہ تبلیغ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور نے دلائل الخیرات مع درود مستغفات، عربی متن ۳۰۲ صفحات پر ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳ء، پھر ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء کو طبع کرا کے تقسیم کی۔ اسی اشاعت کو ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۸ء کو ابوانیس دار الاشاعت سمندری ضلع فیصل آباد نے طبع کرایا، جس کے ابتدائی مزید اٹھارہ صفحات پر اردو میں امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف بھی شامل کیا گیا ہے۔

برصغیر میں دلائل الخیرات کی اکابرین سے اجازت لینے اور پھر روایت محفوظ کرنے کے اہتمام کے چند شواہد ملاحظہ ہوں:

- ملک العلماء، مصنف، مولانا محمد حیدر بن مبین انصاری لکھنوی حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۵۶ھ/ ۱۸۴۰ء) نے سفر حج وزیارت کے موقع پر ۱۲۴۰ھ کو مفتی احناف مکہ مکرمہ ومدرس مسجد حرم، شیخ عمر بن عبد الکریم بن عبد الرسول رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۴۷ھ/ ۱۸۳۱ء) سے اجازت پائی۔ [۱۱۲]
- مولانا احمد سعید بن ابی سعید فاروقی مجددی دہلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء) نے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۳۹ھ/ ۱۸۲۴ء) سے دلائل الخیرات کی اجازت پائی۔ [۱۱۳]
- مولانا محمد سعید بن واعظ علی جعفری عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء) ۱۲۶۴ھ کو مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو مراکش کے شیخ سید محمد بن عبد الرحمٰن فلالی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۹۹ھ/ ۱۸۸۲ء) سے روضہ مطہرہ کے پہلو میں دلائل الخیرات مکمل پڑھ کر اجازت پائی۔ [۱۱۴]
- مولانا رضا علی بن سخاوت علی بنارسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۶ء) ۱۲۷۵ھ کو حج وزیارت کے لیے گئے تو مدینہ منورہ میں شیخ الدلائل علی بن یوسف حریری رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت پائی۔ [۱۱۵]
- مولانا محمد نعیم بن عبد الحکیم انصاری لکھنوی فرنگی محلی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۰ء) مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو خاص روضہ اقدس کے پہلو میں شیخ الدلائل سید محمد امین بن احمد رضوان رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء) سے دلائل الخیرات پڑھ کر اجازت پائی۔ [۱۱۶]
- مولانا فرید الدین خان بن مسیح الدین کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء) نے پہلے تو والد گرامی سے پڑھ کر اجازت پائی، پھر مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو شیخ الدلائل سید محمد امین رضوان رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھ کر اجازت حاصل کی۔ [۱۱۷]
- مولانا محمد عبد الباقی انصاری لکھنوی فرنگی محلی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(وفات ۱۳۶۴ھ/ ۱۹۴۵ء) نے مدینہ منورہ میں حسب ذیل تین مشائخ سے دلائل الخیرات کی اجازت حاصل کرنے کا خود ذکر کیا ہے:

شیخ الدلائل شیخ سید محمد امین رضوان رحمۃ اللہ علیہ، محدث اعظم مدینہ منورہ شیخ ابوالحسن نور الدین سید محمد علی بن ظاہر وتری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴ء) اور محدث اعظم مراکش شیخ سید محمد بن جعفر کتانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء)۔ آخر الذکر سے ۱۳۲۶ھ کو بطور خاص نسخہ سہلیہ کی اجازت پائی۔[۱۱۸]

- مولانا ضیاء الدین احمد قادری سیالکوٹی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) نے شیخ الدلائل مدینہ منورہ شیخ محمد بن علی قادری حریری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۹ء) وغیرہ مشائخ سے اجازت پائی۔[۱۱۹]

- مولانا حافظ مفتی فضل الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء) نے دیگر مشائخ کے علاوہ شیخ الدلائل مدینہ منورہ شیخ یوسف باشلی کبیر رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۵ء) سے اجازت حاصل کی۔[۱۲۰]

- محدث دکن صاحب زجاجۃ المصابیح مولانا ابوالحسنات سید عبد اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء) بیسویں صدی کے پہلے عشرہ میں حج و زیارت کے لیے گئے تو شیخ الدلائل مدینہ منورہ سے اجازت حاصل فرمائی۔ آپ حیدر آباد دکن میں اپنے محلہ کی مسجد علی آقا حسینی میں ہر سال ماہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں معتکف ہوتے اور اس کا ورد ہوتا تو آپ قاری اور سامع کو اجازت مرحمت فرماتے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے شاگرد و خلیفہ صاحب تذکرہ حضرت محدث اعظم دکن، ڈاکٹر مولانا ابوالخیرات محمد عبد الستار خان نقشبندی (پیدائش ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء) سابق صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ یہ سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔[۱۲۱]

- مولانا پیر محمد کرم شاہ چشتی ازہری رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل الخیرات و دیگر وظائف کا جو ترجمہ کیا، اسے پڑھنے کی ہر فرد کو حسب شرائط اجازت دی۔[۱۲۲]

معلوم رہے خواجگان چشت رحمہم اللہ کے نزدیک دلائل الخیرات کی پہلی منزل پیر کے بجائے جمعہ کو شروع ہوتی ہے اور آخری و آٹھویں منزل جمعہ کو ہی ختم ہوتی ہے۔[۱۲۳]

- علماء پاک و ہند کی اسناد دلائل الخیرات میں سے ہے کہ مولانا محمد حیات بن ابراہیم سندھی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۶۳ھ/ ۱۷۵۰ء) کی سند "فہرس الفہارس" میں درج ہے۔[۱۲۴]

● محدث ہند شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سند خود ان کی تصنیفات میں ہے، نیز حزب القادریہ لاہور کی شائع کردہ دلائل الخیرات کے دونوں ایڈیشن کے آغاز میں دی گئی ہے۔ یہی سند فقیہ ہند مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

● ملک العلماء، بحر العلوم مولانا عبد العلی بن نظام الدین انصاری لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء) کی سند "الدر المنظوم فی اسانید العلامة بحر العلوم" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔[۱۲۵]

● رئیس العلماء مدینہ منورہ مولانا محمد عابد بن احمد انصاری نقشبندی سندھی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء) نے خود "حصر الشارد" میں درج کی۔[۱۲۶]

مدراس کے شافعی عالم بدر الدولہ مولانا صبغت اللہ بن محمد غوث بن ناصر الدین ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء) کی سند دلائل الخیرات "فیض الملك الوهاب المتعالی" میں ہے۔[۱۲۷]

● مولانا سید شاہ ابو الحسن احمد مارہروی نوری قادری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء) نے خود "النور و البهاء فی اسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء" میں درج کی۔[۱۲۸]

● مولانا محمد اعظم حسین بن لطف حسین صدیقی خیرآبادی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء) نے بھی خود "الاسناد الاعظم باعلی سند یوجد فی العالم" میں شامل کی۔[۱۲۹]

● علاوہ ازیں الہ آباد کے عالم جلیل وصوفی کامل، محدث ومفسر مولانا محمد عبد الحق بن شاہ محمد صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء) وطن سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ جا بسے، جہاں شیخ الدلائل تعینات رہے اور عرب وعجم کے لاتعداد علماء ومشائخ نیز طلباء نے آپ سے اجازت حاصل کی۔[۱۳۰]

● فقیہ ہند وقادری مرشد مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) حج وزیارت کے لیے گئے تو مفتیٔ احناف وشیخ العلماء مکہ مکرمہ، امام وخطیب ومدرس مسجد حرم، صاحب تصانیف قاضی شیخ محمد صالح بن صدیق کمال رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء) کو مختلف علوم وکتب، نیز سلاسل صوفیہ کی اجازت وخلافت بنام "الاجازة الرضوية لمبجل مكة البهية" عطا کی، جن میں دلائل الخیرات کی اجازت بھی مذکور ہے[۱۳۱] یہ اجازت نامہ فاضل بریلوی کی دوسری تالیف "الاجازات المتينة لعلماء بكة و المدينة" میں شامل ہے۔[۱۳۲]

● دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور اوکاڑا کے سرپرست مولانا مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ (پیدائش ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء) ستمبر ۲۰۰۷ء کو دمشق گئے تو شام کے کچھ طلباء و علماء نے ان سے دلائل الخیرات کی اجازت پائی[۱۳۳] جب کہ انہیں والد گرامی فقیہ جلیل مولانا محمد نور اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اوّل تا آخر دلائل الخیرات سن کر اجازت عطا کی تھی۔

● کراچی میں اہل ذوق و محبت نے ''مجلس دلائل الخیرات شریف'' قائم کی، جس کے اغراض و مقاصد میں دلائل الخیرات کی قراءت، طباعت و اشاعت و بلا ہدیہ تقسیم و ترویج شامل ہیں۔ نیز ہر روز بعد نماز عصر جامع مسجد آرام باغ میں دلائل الخیرات کی اس دن کی حزب تمام حاضرین مل کر پڑھتے ہیں۔ اس سلسلہ کی پہلی مجلس ۱۹ صفر ۱۴۲۲ھ، مطابق ۱۴ مئی ۲۰۰۱ء، بروز سوموار منعقد ہوئی اور یہ عمل تا حال پابندی سے جاری ہے۔[۱۳۴]

● راول پنڈی کے افتخار احمد حافظ قادری مدظلہ (پیدائش ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ء) نے فضیلت و مقبولیت پر مضمون ''دلائل الخیرات شریف، گلدستۂ درود و سلام'' لکھا، جو نور الحبیب [۱۳۵] وغیرہ میں شائع ہوا۔

● مولانا پیر محمد کرم شاہ ازہری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب بارے یوں لکھا:

''دلائل الخیرات درود پاک کے ان تمام صیغوں پر مشتمل ہے جو مختلف اسناد سے مروی ہیں اور اس کو اتنا قبول عام نصیب ہوا کہ تمام سلاسل تصوف میں اس کی تلاوت کی جاتی ہے اور اس کو باعث سعادت و نجات تصور کیا جاتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے چاروں مشہور سلسلوں چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ اور نقشبندیہ میں اس وظیفہ کو پابندی سے پڑھا جاتا ہے اور جن اہل دل حضرات نے اس کو اپنا معمول بنایا ہے، انہیں ان برکات کا ذاتی مشاہدہ ہے، جو اس کے طفیل بارگاہ الٰہی سے انہیں ارزانی ہوتی ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، آپ کے مشائخ، آباء و اجداد اور آپ کے متوسلین اس کے عامل تھے''۔۔۔[۱۳۶]

● محدث ہند صوفی کامل شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے:

''دلائل الخیرات کہ اس زمانہ میں ملک عرب میں بکثرت لوگ اس سے اشتغال رکھتے ہیں۔ اگر کوئی کسی خاص مطلب میں اس سے عطائے الٰہی کا نزول چاہے، اس شرط پر کہ اس کا نفس بھی فی الجملہ ایک ہمت و تاثیر رکھتا ہو تو جب یہ فتح حاصل ہو جاتی ہے

تو وہ شخص اس معنی کو اس عمل سے برقرار رکھتا ہے اور اس کو اپنے حصول مقاصد کا وسیلہ بنالیتا ہے اور ہرگز اس کی تاثیر کے خلاف نہیں کرتا''---[۱۳۷]

● عارف باللہ مولانا شاہ غلام علی بٹالوی دہلوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۴۰ھ/۱۸۲۴ء) نے دلائل الخیرات پڑھنے کا طریقہ و آداب بیان فرماتے ہوئے یوں فرمایا:

''اس برکت والی کتاب کے پڑھنے میں دو جہاں کی سعادات حاصل ہوتی ہیں، کیوں کہ اس میں سب کے سب درود مبارک جمع ہیں۔ جس نے اس کا وظیفہ شروع کیا، اس کے دین و دنیا کے سب کام حسن انجام پاتے ہیں''---[۱۳۸]

● مولانا شاہ محمد گل کابلی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو جو سند اجازت عطا کی، اس میں کتاب کی مدح و ثنا میں یہ الفاظ لکھے:

''دلائل الخیرات جلیلة المقدار عالیة المنار بادیة الانوار اشتملت علی ذکر اللہ و علی الصلوة و السلام علی رسول اللہ و هما مامور بهما فی الکتاب العزیز و السنة السنیة و یتقرب بهما الصالحون فی کل بکرة و عشیة''---[۱۳۹]

گزشتہ چند برسوں میں ادارہ معارف نعمانیہ لاہور، حزب القادریہ لاہور، مجلس دلائل الخیرات کراچی وغیرہ نے دلائل الخیرات کا متن و اردو ترجمہ مختلف اوقات میں طبع کرا کے مفت تقسیم کیے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

مشایخ وزان

سند مراد آبادی پر قلم بڑھانے سے قبل مناسب و مفید ہوگا کہ مشایخ وزان [۱۴۰] کا کسی قدر تعارف قارئین کی نذر کیا جائے، کیوں کہ مراکش کے اس صوفی خانوادہ کا مولانا مراد آبادی کی سند دلائل الخیرات سے گہرا تعلق ہے۔

مراکش کے شہر وزان میں آباد شاذلی سلسلہ سے وابستہ قطب زماں شیخ سید عبداللہ بن ابراہیم شریف رحمۃ اللہ علیہ کا گھرانہ عرب دنیا میں بالعموم اور مراکش میں بالخصوص اکابر صوفیہ کرام کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ان کا سلسلہ نسب شاذلی صوفیہ کے سرتاج صاحب درود مشیشیہ حضرت عبدالسلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۲۲ھ/ ۱۲۲۵ء)[۱۴۱] کے بھائی حضرت سید یملح بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ سے ہوتا ہوا فاس شہر کے بانی قطب حضرت سید ادریس بن ادریس حسنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء) سے جا ملتا ہے۔ جب کہ سلسلہ طریقت قطب زماں صاحب دلائل الخیرات حضرت شیخ سید محمد بن

عبدالرحمٰن سملالی جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے متصل ہوتا ہے۔ ریاض النزھۃ میں سلسلہ نسب اور سلسلہ طریقت دونوں مکمل دیے گئے ہیں۔ اور سلا شہر کے عالم و سیاسی رہنما شیخ محمد بن احمد بارودی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء) نے وزانی مشائخ کا نسب نامہ منظوم کیا، جو ''نبل معظم'' عنوان سے معجم البابطین میں شامل ہے۔[۱۴۲]

مؤرخین کے بقول سادات وزان کے اس گھرانہ کے متعدد اہل اللہ ''قطب زماں'' کے مقام ولایت پر فائز رہے اور اس کے ایک فرزند شیخ سید عربی بن علی بن احمد طیب وزانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۶۶ھ/۱۸۵۰ء) بارے کہا گیا کہ ساتویں قطب تھے[۱۴۳] شاذلی سلسلہ کی تین شاخیں جزولیہ وزانیہ، جزولیہ وزانیہ تھامیہ اور جزولیہ وزانیہ طیبیہ اس کے افراد سے منسوب ہیں۔[۱۴۴]

صوفیہ کا یہ سلسلہ طریقت قولاً و فعلاً سنت نبویہ پر مبنی، بدعات سے دور، تواضع و انکسار کا اعلیٰ نمونہ، بکثرت توبہ و ذکر اللہ نیز درود شریف کی کثرت کے اصولوں پر تربیت کرتا ہے۔ صاحب سلوۃ الانفاس شیخ سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۷ء) جو خود بھی محدث کبیر و صوفی کامل اور فاس کے باشندے تھے، ان کے بقول سادات کے اس گھرانہ میں قدیم ایام سے اولیاء اللہ و صالحین موجود رہے اور ان کے فضائل و مناقب بیان کرنے کے لیے کئی جلدیں درکار ہیں۔[۱۴۵]

ان اہل اللہ کے مزارات وزان و فاس میں ہیں۔ شاہ مراکش سید حسن بن محمد علوی سجلماسی (وفات ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ء) نے[۱۴۶] ان کی تعمیر جدید و مرمت کرائی۔[۱۴۷]

اس خانوادہ میں آج بھی اہل اللہ موجود اور رشد و ہدایت کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ چودھویں صدی ہجری کے آخری عشروں میں شیخ سید تہامی بن طیب بن عربی بن الحاج عبدالسلام شریف رحمۃ اللہ علیہ خانقاہ وزان کے سجادہ نشین تھے۔[۱۴۸]

مشائخ سادات وزان کے حالات پر متعدد مستقل کتب لکھی گئیں، اہم کے نام یہ ہیں:

شیخ سید حمدون بن محمد الشریف طاہری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۹۲ھ/۱۷۷۸ء) کی ''تحفۃ الاخوان ببعض مناقب شرفاء وزان'' اس میں بطور خاص خانوادہ کے چار اکابرین، ان کے اہم خلفاء و دیگر کے احوال، اخلاق، مناقب، کرامات، فضائل اہل بیت، تصوف و صوفیہ، وصایا شیخ عبداللہ بن ابراہیم الشریف شامل ہیں۔ مکتبہ حسنیہ رباط میں چار نسخے قلمی موجود ہیں، جب کہ قدیم ایڈیشن فاس سے چھپا اور ۱۹۹۶ء میں رباط کے ایک محقق نے تحقیق انجام دی۔[۱۴۹]

شیخ محمد بن محمد بن حمزہ مکناسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۳۰ھ/۱۸۱۴ء تقریباً) کی "الکوکب الاسعد فی مناقب سیدنا و مولانا علی بن سیدنا و مولانا احمد" جو تحفۃ الاخوان کے حاشیہ پر چھپی۔[۱۵۰]

شیخ سید عبدالسلام بن عبداللہ بن خیاط قادری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۲۸ھ/۱۸۱۳ء) کی "التحفۃ القادریۃ فی التعریف بشرفاء اهل وازان" دوجلد، قلمی نسخے مراکش میں ہیں۔[۱۵۱]

شیخ سید عبداللہ بن طیب بن احمد بن عبداللہ بن طیب بن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم الشریف وزانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں زندہ) کی "الروض المنیف فی التعریف باولاد مولانا عبد اللہ الشریف" قلمی نسخے رباط اور ذخیرہ زرکلی میں ہیں۔ ابتداسنہ تالیف ۱۳۰۳ھ۔[۱۵۲]

شیخ سید ابو حامد محمد عربی بن عبداللہ تہامی وزانی رباطی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۱ء) نے "بلوغ القصد و المرام فی مناقب سیدی الحاج عبد السلام" لکھی۔[۱۵۳]

الجزائر کے عالم جلیل وام عسکر شہر کے مفتی شیخ سید محمد بلہاشمی بن ابی بکر ابن بکار حسینی راشدی غریسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے چند برس قبل وفات پائی اور شاذلی طیبی سلسلہ سے وابستہ تھے، اپنی عظیم تصنیف "ریاض النزهة" کے ایک باب میں [۱۵۴] مولائی عبداللہ الشریف کے گھرانہ و سلسلہ کا تعارف دیا ہے[۱۵۵] علاوہ ازیں مختلف ادوار کے مشاہیر مراکش کے حالات پر لکھی گئی دیگر کتب شیخ سید محمد بن طیب بن احمد بن یوسف شریف وزانی فاسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۳۵ھ/۱۷۲۳ء) مدفون قاہرہ کی مطبوعہ کتاب "الانیس المطرب فیمن لقیته من ادباء المغرب" اور "سلوۃ الانفاس" [۱۵۶] نیز "موسوعة اعلام المغرب" [۱۵۷] وغیرہ میں درج ہیں۔

سند نعیمی میں مذکور حسب ذیل چار مشائخ کا وطن وزان ہے:

شیخ عبداللہ الشریف، شیخ محمد وزانی، شیخ محمد تہامی وزانی اور شیخ محمد طیب بن محمد وزانی رحمہم اللہ۔

ان کا تعارف آگے اپنے مقام پر آرہا ہے۔

سند نعیمی کا متن و تجزیہ

سند روایت واجازات کی کتابت وتصحیح خاصا مشکل واحتیاط کا کام ہے۔ یہ کوئی مسلسل عبارت یا واقعہ کا بیان نہیں ہوتی کہ کاتب وقاری کا ذہن ساتھ ساتھ چلتا رہے، بلکہ محض نام ہوتے ہیں اور اگر دوران کتابت ایک سطر بھی نقل ہونے سے رہ جائے تو سند میں بہت بڑا خلل وانقطاع آجاتا ہے، لہٰذا عدم احتیاط کے باعث مطبوعہ وغیر مطبوعہ اسناد میں اس نوع کی اغلاط بالعموم رہ جاتی ہیں۔ راقم نے سند نعیمی کا دیگر تذکرہ نویسوں کے ساتھ تقابلی جائزہ کے بعد [۱۵۸] اس کا متن نئے سرے سے

مرتب کیا، جو حسب ذیل ہے:

- مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۳۶۷ھ
- عن مولانا شاہ محمد گل قادری بن سید احمد خان کابلی مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۳۳۰ھ
- عن شیخ سید محمد مکی بن محمد صالح کتنی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۳۲۳ھ
- عن شیخ سید محمد صالح بن محمد بن حسین کتنی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۲۹۵ھ
- عن شیخ سید محمد بن حسین کتنی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۲۸۰ھ
- عن شیخ محمد بن محمد سنباوی امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۲۳۲ھ
- عن شیخ احمد بن حسن جوہری رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۱۸۲ھ
- عن شیخ سید محمد طیب بن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم الشریف وزانی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۱۸۱ھ
- عن شیخ سید محمد تھامی بن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم الشریف وزانی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۱۲۷ھ
- عن شیخ سید محمد بن عبداللہ بن ابراہیم الشریف وزانی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۱۲۰ھ
- عن شیخ سید عبداللہ بن ابراہیم بن الشریف وزانی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۰۸۹ھ
- عن شیخ علی بن احمد صرصری رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۱۰۳۰ھ
- عن شیخ عیسیٰ بن حسن مصباحی شہید رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۹۸۲ھ
- عن شیخ محمد بن علی زمرانی طالب رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۹۶۴ھ
- عن شیخ عبداللہ بن محمد عجال غزوانی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۹۳۵ھ
- عن شیخ عبدالعزیز بن عبدالحق حرار تباع رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۹۱۴ھ
- عن صاحب دلائل الخیرات شیخ سید محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن سلیمان سملالی جزولی رحمۃ اللہ علیہ، وفات ۸۷۰ھ

اس سند کے مذکورہ جملہ راویان صوفیہ کرام کے معروف سلاسل، شاذلی، خلوتی، قادری میں سے کسی ایک کے مرشد اور فقہی مذاہب مالکی، شافعی، حنفی میں سے ایک پر عمل پیرا تھے اور بالترتیب مراکش، مصر، حجاز مقدس، ہندوستان کے باشندے تھے۔

اسلامی تاریخ کے علمی ورثہ میں مختلف علوم کی ہزاروں اسناد محفوظ ہیں اور ان میں ہر سند کا کسی انفرادی پس منظر میں عرفی نام ہوتا ہے۔ مثلاً جس سند کے "تمام یا اکثر" راویان کا نام محمد ہو، اسے سند محمدیین، مکہ مکرمہ کے باشندے ہوں تو سند مکیین، حفاظ ہونے کی بنا پر سند حفاظ،

حنفی المذہب ہوں تو سند احناف، علم نحو کے ماہرین ہوں تو سند النحاۃ، طویل عمر پائی ہو تو
سند معمرین۔علی ھذا القیاس
اس قاعدہ کی رو سے زیرتذکرہ سند دلائل الخیرات کے تین معروف نام ہیں:

① اہل مراکش کے ہاں یہ "سند طریق القطب مولانی عبد اللّٰہ الشریف المسلسلۃ بالاقطاب" کہلاتی ہے[۱۵۹] کیوں کہ اس کے متعدد راویان اپنے دور کے اولیاء اللہ میں قطب کے درجہ پر فائز رہے۔ جن میں مولائی عبداللہ شریف سب سے طویل عرصہ تقریباً بتیس برس مقام قطبانیت پر رہے۔ اس باعث آپ پورے سلسلہ میں منفرد مقام وشہرت رکھتے ہیں۔ لہٰذا یہ سند الاقطاب اور سند مولائی عبداللہ شریف مشہور ہوئی۔

② اہل مصر کے ہاں یہ سند الامیر کہلاتی ہے، کیوں کہ اس کے راوی ومجاز شیخ محمد امیر کبیر نہ صرف اپنے دور کے اہم مسند تھے، بلکہ اس سلسلہ روایت میں مذکور جملہ علماء ومشائخ میں بھی سب سے اہم ہیں۔ ان کی ثبت "سد الارب من علوم الاسناد و الادب" نام سے شائع ہو چکی ہے۔
ثبت الامیر کی اہمیت ومقبولیت کی وجہ محض سند دلائل الخیرات نہیں بلکہ دیگر اسلامی علوم کی اسناد و مرویات بھی اس کا حصہ ہیں۔ اس بارے شیخ الازہر شیخ حسن بن محمد عطار رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۵۰ھ/ ۱۸۳۵ء) کا قول ہے کہ اہل مصر کے ہاں شیخ محمد امیر کبیر اور ان کے معاصر شیخ الازہر عبداللہ بن حجازی شرقاوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۲۷ھ/۱۸۱۲ء) کی اسناد ومرویات کو بڑی اہمیت ملی اور اکثر علماء نے ان پر اعتماد کیا، حتی کہ ان دونوں مشائخ کے طرق پر روایت کا سلسلہ دیگر علماء مصر کے سلاسل پر غالب آ گیا۔ ان کی اثبات مشہور ہیں، جن کے فضل کا انکار ممکن نہیں اور یہ دونوں اثبات نادر مرویات پر مبنی ہیں، جن سے میں نے ہمیشہ بھرپور استفادہ کیا[۱۶۰]
ثبت الامیر کا مزید ذکر آگے آ رہا ہے۔

③ یہی سلسلہ روایت جب قاہرہ سے علماء مکہ مکرمہ اور پھر علماء مرادآباد سے متصل ہوا تو ہندوستان میں مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ کے اوّلین اہم فرد تھے، لہٰذا ان کی مناسبت سے یہ "سند نعیمی للدلائل الخیرات" کہلائے گی۔
واضح رہے یہ ان کے سب سے اہم استاذ ومرشد مولانا شاہ محمد گل قادری کابلی رحمۃ اللہ علیہ کے طریق پر ہے اور اس کی اہمیت دو طرح سے ہے:
اوّل یہ کہ خاص دلائل الخیرات کی سند ہے۔

دوم　　　مولانا مرادآبادی نے خود درج کتاب کی۔

علاوہ ازیں انہیں مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی جملہ اسلامی علوم واہم کتب کی اجازت تھی، جن میں دلائل الخیرات بھی شامل ہے اور فاضل بریلوی کی سند دلائل الخیرات بالکل الگ طریق پر ہے، جو یہاں راقم کے موضوع میں شامل نہیں۔

شخصیات کا تعارف

آئندہ سطور میں سند نعیمی کے مذکورہ بالا جملہ راویان ومجیزین کا مختصر تعارف اسی ترتیب سے پیش ہے، جب کہ متعلقہ حاشیہ میں ان کتب کی نشان دہی کر دی گئی ہے، جہاں ان کے مزید حالات ملاحظہ کیے جا سکتے ہیں:

○......مولانا سید محمد نعیم الدین بن معین الدین نزہت مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

ہندوستان کے مشہور شہر مرادآباد میں ۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء کو پیدا ہوئے اور وہیں ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء کو وفات پائی، جہاں جامعہ نعیمیہ کے احاطہ میں قبر بنی۔ صدر الافاضل، محدث، مفسر، مفتی، طبیب، شاعر، قادری مرشد، اصولی، جامعہ نعیمیہ مرادآباد کے بانی، آل انڈیا سنی کانفرنس کے ناظم اعلیٰ، تحریک قیام پاکستان کے رہنما، ماہنامہ "السواد الاعظم" مرادآباد کے بانی، بیس کے قریب تصنیفات ہیں، جن میں سے دو تفسیر خزائن العرفان، کتاب العقائد کے انگریزی تراجم ہوئے۔ آپ کے شاگردوں میں متعدد جلیل القدر علماء ومشائخ میں سے ہوئے، چند کے نام یہ ہیں:

جمعیت علماء پاکستان کے صدر وصاحب تفسیر الحسنات مولانا سید ابو الحسنات محمد احمد قادری (وفات ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱)، شیخ الحدیث مولانا محمد عمر نعیمی (وفات ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۶)، صاحب تصانیف کثیرہ مولانا مفتی غلام معین الدین نعیمی (وفات ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء)، صاحب تفسیر نعیمی و شارح مشکوٰۃ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی (وفات ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء)، دار العلوم حزب الاحناف لاہور کے ناظم ومحدث مولانا سید ابو البرکات احمد قادری (وفات ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء)، دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور کے بانی، صاحب فتاویٰ نوریہ مولانا محمد نور اللہ بصیر پوری (وفات ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء)، جامعہ نعیمیہ لاہور کے ناظم مولانا مفتی محمد حسین نعیمی (وفات ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء)، دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے ناظم، صاحب تفسیر ضیاء القرآن جسٹس مولانا محمد کرم شاہ ازہری (وفات ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء) رحمہم اللہ۔[۱۶۱]

○......مولانا شاہ محمد گل قادری بن سید احمد خان کابلی رحمۃ اللہ علیہ

افغانستان کے شہر کابل میں ۱۲۵۸ھ/۱۸۴۲ء کو پیدا ہوئے اور مراد آباد میں ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء کو وفات پائی، وہیں قبر بنی۔ حنفی عالم جلیل، قادری مرشد، استاذ العلماء، ۱۲۸۵ھ کو مراد آباد پہنچے، جہاں مدرسہ اسلامیہ امدادیہ کے مدرس پھر مہتمم ہوئے۔ سفر حج و زیارت کے موقع پر مکہ مکرمہ میں شیخ سید محمد مکی کتنی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ علماء سے اخذ کیا۔ چار سے زائد تصنیفات میں ذخیرۃ العقبٰی فی استحباب مجلس میلاد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مطبوعہ ۱۹۲۰ء، دعائے برکت بر طعام ضیافت دعائے اموات بروز جمعرات، جس کا تازہ ایڈیشن ۲۰۰۲ء کو ملتان سے شائع ہوا۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سات عربی اشعار میں آپ کے اوصاف حمیدہ و تاریخ وفات موزوں کیے۔[۱۶۲]

○......شیخ سید محمد مکی بن محمد صالح کتنی رحمۃ اللہ علیہ

مکہ مکرمہ میں ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء کو پیدا ہوئے، وہیں پر ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء کو وفات پائی، قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی۔ حنفی عالم جلیل، حافظ، خلوتی سلسلہ سے وابستہ، پھر قادریہ میں اجازت پائی، خطاط، مسجد حرم مکی کے امام و خطیب و مدرس، والد گرامی کے علاوہ دیگر علماء و مشائخ سے اخذ کیا۔ دیگر علماء کی متعدد اہم کتب نقل کیں۔ وسام الکرم میں سنہ وفات ۱۳۱۴ھ لکھا ہے، جو درست نہیں۔ محض ۴۳ برس عمر پائی، لیکن علم و فضل کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مولانا شاہ محمد گل قادری کابلی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابرین نے اخذ کیا، جو عمر میں آپ سے بائیس برس بڑے تھے۔[۱۶۳]

○......شیخ سید محمد صالح بن محمد بن حسین کتنی رحمۃ اللہ علیہ

مصر میں ۱۲۴۵ھ/۱۸۳۰ء کو پیدا ہوئے، دس برس کی عمر میں والد گرامی کے ساتھ ہجرت کر کے مکہ مکرمہ سکونت اختیار کی اور ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء کو طائف میں وفات پائی۔ وہیں پر صحابی جلیل حبر الامہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے احاطہ مزار میں قبر بنی۔ حنفی عالم جلیل، خلوتی سلسلہ سے وابستہ، خطاط، مسجد حرم کے امام و خطیب و مدرس، نائب مفتی احناف مکہ مکرمہ، والد گرامی سے جملہ علوم اخذ کیے۔

تصنیفات میں حاشیۃ علی تفسیر ابی السعود الرومی (نامکمل)، حاشیۃ علی شرح ابن الشحنۃ، حاشیۃ علی ملا مسکین علی الکنز، نیز والد گرامی کے جاری کردہ فتاویٰ جمع کر کے کتابی شکل دی

اوران کی نیز دیگر علماء کی متعدد تصنیفات نقل کیں۔ بعض نے ولادت مکہ مکرمہ لکھی، جو درست نہیں
بعض میں نام فقط ''محمد'' لکھا ہے۔[۱۶۴]

○......شیخ سید محمد بن حسین کتبی رحمۃ اللہ علیہ

مصر میں ۱۲۰۲ھ/ ۱۷۸۸ء کو پیدا ہوئے اور مرشد گرامی، تفسیر جلالین کے محشی، شیخ احمد بن محمد
صاوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۴۱ھ/ ۱۸۲۵ء) کی خواہش پر ۱۲۵۵ھ/ ۱۸۳۹ء کے قریب مکہ مکرمہ ہجرت کی
وہیں پر ۱۲۸۰ھ/ ۱۸۶۳ء کو وفات پائی، قبرستان المعلی میں قبر بنی۔ حافظ، خلوتی مرشد، مدرس
جامعہ ازہر قاہرہ، مدرس مسجد حرم مکی نیز عثمانی حکومت کی جانب سے مفتیٔ احناف مکہ مکرمہ تعینات رہے۔

تصنیفات میں حاشية على كتاب الوقف من البحر، حاشية على شرح العينى على الكنز
خاتمة على شرح الدرر، شرح على نظم الكنز، مجموعہ فتاویٰ ہیں، نیز دار الکتب مصریہ قاہرہ میں
مفسر شیخ احمد صاوی مالکی کے احوال پر ایک کتاب ''مناقب الصاوی'' کا ناقص الآخر قلمی نسخہ زیر نمبر
۱۴۷۱ موجود ہے، جس بارے فہرست نویس نے بتایا کہ یہ سید قاسم شیشتی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے
جس پر ان کے بھائی سید احمد شیشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اضافات کیے، جنہیں شیخ سید محمد بن حسین کتبی رحمۃ اللہ علیہ نے
مکمل کیا۔ علاوہ ازیں آپ کے استاذ مفتیٔ اعظم مصر شیخ سید احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ
(وفات ۱۲۳۱ھ/ ۱۸۱۶ء) نے فقہ حنفی کی مشہور کتاب در مختار پر حاشیہ لکھنا شروع کیا تو ان کی
بھرپور معاونت کی، جو عرب وعجم میں مطبوع ومتداول ہے۔ بعض نے نام محمد حسین اور سنہ وفات
۱۲۸۱ھ لکھا، جو درست نہیں۔[۱۶۵]

○......شیخ محمد بن محمد سنباوی امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ

مصر کے علاقہ اسیوط کے گاؤں سنبو میں ۱۱۵۴ھ/ ۱۷۴۲ء کو پیدا ہوئے اور ۱۲۳۲ھ/ ۱۸۱۷ء کو
قاہرہ میں وفات پائی، جہاں قبرستان صحراء میں قبر بنی۔ شمس الدین، حافظ وقاری، فقیہ مالکی، شاعر
شاذلی جزولی وازانی سلسلہ میں شیخ احمد جوہری رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت پائی۔ مسند، مفسر، اپنے دور کے
علماء مصر کے سرتاج، کثیر التصانیف، عثمانی دار الخلافہ استنبول کا سفر کیا، جہاں بھرپور پذیرائی ملی
بعض شاگردوں نے تصنیفات کی فہرست مرتب کر کے ''ارشاد اہل العرفان لاسماء مؤلفات
الامیر الحسان'' نام دیا۔ مطبوعہ کتب یہ ہیں:

اتحاف الانس فی الفرق بین اسم الجنس و علم الجنس، انشراح الصدر فی بیان لیلۃ القدر، بھجۃ الانس و الائتناس شرح زرامانی المحبوب فی ریاض الآس، حاشیۃ علی شرح الشیخ خالد علی مقدمۃ الازھریۃ، حاشیۃ علی شرح ابن ھشام لمختصرۃ الشذور، حاشیۃ علی مغنی اللبیب عن کتب الاعاریب، دو جلد، حاشیۃ علی اتحاف المرید شرح الشیخ عبد السلام اللقانی، حاشیۃ علی شرح العشماویۃ لابن ترکی، حاشیۃ علی شرح الملوی علی السمرقندیۃ فی الاستعارات، ضوء الشموع علی شرح المجموع، الکوکب المنیر، المجموع، مطلع النیرین فیمایتعلق بالقدرتین، مناسك الامیر، جب کہ عجائب الآثار میں شاعری کے نمونے دیے گئے ہیں۔

الوظیفۃ الشاذلیۃ نامی کتاب ۱۳۰۲ھ کو دمشق اور ۱۳۰۴ھ کو مرادآباد، پھر ۱۳۲۰ھ میں بمبئی سے شائع ہوئی۔

جشن میلاد النبی ﷺ پر کتاب تعلیقات علی مولد المدابغی کا قلمی نسخہ مکتبہ عامہ رباط کے ذخیرہ کتانی میں ہے، جب کہ مکہ مکرمہ میں واقع ولادت رسول اللہ ﷺ کے مقام پر قائم مکتبہ مکہ مکرمہ میں الاکلیل فی شرح مختصر خلیل، حاشیۃ علی الحکم العطائیۃ، رسالۃ فی احکام الاطیان، رسالۃ حول کلمۃ التوحید وغیرہ کے قلمی نسخے نیز مسجد حرم مکی کے زیر اہتمام مکتبہ حرم مکی میں رسالۃ فی لا سیما وغیرہ ہیں۔ ادھر قاہرہ میں واقع اسلامی دنیا کے عظیم الشان کتب خانہ دارالکتب مصریہ میں تفسیر سورۃ القدر، تفسیر المعوذتین، حاشیۃ علی شرح الزرقانی علی العزیۃ، حسن الذکریٰ فی شان الاسراء، رسالۃ تشتمل علی جواب سؤال عن حدیث لو عاش ابراھیم لکان نبیا، رسالۃ فی علم البیان البسملۃ، رسالۃ فی قولہ تعالیٰ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾، رسالۃ فی الکلام علی قولہ تعالیٰ ﴿وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا﴾ و فی قولہ تعالیٰ ﴿فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا﴾، شرح الاجرومیۃ، شرح قصیدۃ عزامی صحیح لابن فرح الاشبیلی، شرح کفایۃ المرید و غنیۃ الطالب للتوحید لابی الحسن علی بن محمد العربی الفاسی، شرح منظومۃ السجاعی فی انواع المجازات، شرح نظم العلامۃ الشیخ ابراھیم لمسائل فی کتاب التوضیح للعلامۃ خلیل المالکی، شرح نظم المقولات للشیخ احمد السجاعی، صورۃ سؤال و جوابہ یتعلق بالنور و الظلمۃ و الفرق بینھما، القول المیسور فی الظل و النور وغیرہ تصنیفات نیز متعدد اسلامی علوم میں مختلف علماء کو

آپ کی جاری کردہ پانچ سے زائد اجازات کے قلمی نسخے محفوظ ہیں۔

مزید تصنیفات میں ثمر التمام فی شرح آداب الفھم و الافھام، رفع التلبیس عما یسئل به ابن خمیس، حاشیة علی الشنشوری علی الرحبیة فی الفرائض، شرح نظم السنوسیة کے نام ملتے ہیں۔

شیخ محمد امیر کبیر کی ان تصنیفات کی اہمیت و مقبولیت برقرار ہے، لیکن ان میں "ثبت" بطور خاص مقبول و آپ کی پہچان ہے۔ مختلف ادوار میں اس کے قلمی نسخے تیار کیے جاتے رہے اور آج محض ایک کتاب خانہ دار الکتب مصریہ قاہرہ میں اٹھارہ سے زائد قلمی نسخے محفوظ ہیں اور یہ پہلی بار ۱۳۴۵ھ کو مطبع المعاہد قاہرہ میں "ثبت" نام سے ۴۶ صفحات پر طبع ہوئی۔ آئندہ ایام میں مکہ مکرمہ کے شافعی عالم و صاحب تصانیف کثیرہ مسند العصر شیخ محمد یاسین بن عیسیٰ فادانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء) نے اس پر خوب کام کیا اور یہ "سَدُّ الْأَرَب من علوم الإسْناد و الأدَب" نام سے ۴۰۸ صفحات پر قاہرہ سے چھپی، جو چار کتب کا مجموعہ ہے۔ ابتدائی ۲۷۲ صفحات پر ثبت الامیر کا متن اور اس پر شیخ فادانی کا حاشیہ بنام "نھایة المطلب تعلیقات علی سد الارب" ہے۔ علاوہ ازیں اپنے متعدد مشائخ کے طرق پر ثبت الامیر تک اتصال پر "الدر النثیر فی الاتصال بثبت الامیر" لکھی، جو دس صفحات پر ہے اور شیخ الشیوخ محمد امیر کبیر کے ۴۷ مشہور شاگردوں کے طرق پر اپنی اسانید نیز اپنے بائیس ایسے مشائخ کی اجازات کے متون درج کیے، جن کا اتصال شیخ امیر کبیر سے ہے، ان میں مندرجہ احادیث کی تشریح پر "الروض النضیر فی اتصالاتی و مجموع اجازاتی بثبت الامیر" کا نام دیا، جو ۱۲۶ صفحات پر ہے۔

قبل ازیں مراکش کے محدث و مسند العصر علامہ سید محمد عبد الحی کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے ثبت الامیر کو بہترین، مختصر مگر جامع قرار دیتے ہوئے فھرس الفھارس و الاثبات میں اٹھائیس طرق پر اپنے اتصال کا اندراج کیا، نیز آپ کی تصنیفات کی مدح میں یہ شعر نقل کیے:

کلام الامیر امیر الکلام	فلا حشو فیه و لا ما یلام
اذا رمت تحقیق مسألة	فلازم تالیفه و السلام

مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی ثبت میں شیخ محمد امیر کبیر کی ثبت سے اخذ کیا گیا ہے۔ معلوم رہے شیخ محمد امیر کبیر کے فرزند کا نام بھی محمد اور وہ بھی اہم مالکی عالم و مصنف تھے، جو شیخ محمد امیر صغیر کے نام سے جانے گئے۔ [۱۶۶]

○......شیخ احمد بن حسن خالدی جوہری رحمۃ اللہ علیہ

قاہرہ میں ۱۰۹۶ھ/ ۱۶۸۵ء کو پیدا ہوئے، وہیں پر ۱۱۸۲ھ/ ۱۷۶۸ء کو وفات پائی، قبرستان مجاورین میں واقع خانقاہ قادریہ میں قبر بنی۔ ابوالعباس، شہاب الدین، فقیہ شافعی، محدث، مسند، معمر، اصولی، جامعہ ازہر میں تعلیم پائی، پھر وہیں مدرس رہے۔ ساٹھ برس افتاء اجرا کی خدمات انجام دیں۔ شاذلی جزولی وزانی سلسلہ میں شیخ محمد طیب وزانی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت پائی اور مصر میں ان کے خلیفہ اعظم ہوئے۔ ۱۱۲۰ھ، ۱۱۲۴ھ، ۱۱۳۰ھ میں حرمین شریفین حاضر ہوئے، جہاں اکابرین سے اخذ کیا۔ ایک خلیفہ کے نام مذکورہ سلسلہ طریقت میں جاری کردہ آپ کے اجازت نامہ کا قلمی نسخہ دارالکتب مصریہ قاہرہ میں زیر نمبر ۲۱۵۱۱/ب محفوظ ہے۔ تیرہ سے زائد تصنیفات ہیں، جن میں سے تاویل الآیات الواردۃ فی القرآن الکریم فی حق الانبیاء، ثبت، خالص النفع فی بیان المطالب السبع، شرح الحدیث المسلسل بالاولیۃ، فتح الجلیل فی تحقیق تعلق العلم بالمستحیل، الفتح المبین فی الکلام علی تعلقات صفات رب العالمین، فیض العلی الباری فی تحقیق الجزیۃ الاختیاری کے قلمی نسخے دارالکتب مصریہ میں، جب کہ مزید کے نام یہ ہیں:

حاشیۃ علی شرح الجوھرۃ للشیخ عبد السلام اللاقانی، رسالۃ فی حیاۃ الانبیاء فی قبورھم، رسالۃ فی الغرانیق، فیض الالٰہ المتعال فی اثبات کرامات الاولیاء فی الحیاۃ و بعد الانتقال، المباحث المرضیۃ السنیۃ فی نزاھۃ الانبیاء عن کل ما ینقص مقاماتھم العلیۃ الزکیۃ، منقذۃ العبید عن ربقۃ التقلید فی التوحید۔ آپ کی وفات پر شعراء نے مرثیے موزوں کیے، جن میں سے بعض عجائب الآثار میں درج ہیں۔

قاہرہ کے مذکورہ کتب خانہ میں متعدد اجازات کے قلمی نسخے محفوظ ہیں، جو شیخ احمد جوہری کے مشائخ نے مختلف اوقات میں انہیں عطا کیں۔ نیز ایسی اجازات جو خود شیخ جوہری نے شاگردوں کے نام جاری کیں۔ علاوہ ازیں ثبت الجوھری کے انیس سے زائد نسخے مختلف عنوانات کے تحت موجود ہیں، جن میں سے ایک شیخ احمد جوہری کے فرزند کا قلم بند کردہ ہے۔

ہندوستان کے مشہور عالم و مسند کبیر، صاحب تاج العروس نیز احیاء العلوم کے شارح مولانا ابوالفیض حافظ سید محمد مرتضیٰ بلگرامی زبیدی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۰۵ھ/ ۱۷۹۰ء) وطن سے ہجرت کر کے بالآخر

قاہرہ پہنچے، وہیں وفات پائی۔ انہوں نے شیخ احمد جوہری کی شاگردی اختیار کی اور دارالکتب مصریہ میں ثبت الجوھری کا ایک نسخہ زیر نمبر ۴۴ ارتیمور ہے، جس کے آخر میں کچھ عبارت حافظ مرتضیٰ زبیدی کے قلم سے ہے، جو ۱۱۷۶ھ میں لکھی گئی۔ شیخ احمد جوہری کا سنہ ولادت بعض نے ۱۰۹۹ھ اور وفات ۱۱۸۱ھ لکھا ہے۔[۱۶۷]

○......شیخ سید محمد طیب بن محمد بن عبداللہ الشریف وزانی رحمۃ اللہ علیہ

مراکش کے شہر وزان میں ۱۱۰۱ھ/ ۱۶۹۰ء کو پیدا ہوئے، وہیں پر ۱۱۸۱ھ/ ۱۷۶۷ء کو وفات پائی اور دادا کے احاطہ مزار میں قبر بنی، جس پر گنبد بنایا گیا اور ہر سال عرس کا اہتمام ہوتا ہے۔ ابی محمد، ابا عبداللہ، مالکی عالم، مربی کبیر و مرشد شہیر، صاحب کرامات، قطب۔ والد گرامی سے تعلیم و تربیت پائی، اٹھارہ برس کی عمر میں ان کا سایہ سر سے اٹھ گیا، پھر سلوک کی مزید منازل بڑے بھائی شیخ محمد تہامی کی نگرانی میں طے کر کے ان سے اجازت و خلافت پائی۔ پھر شاذلی سلسلہ کی شاخ جزولیہ وزانیہ طیبیہ آپ سے منسوب ہوئی۔ ان کے دور میں سلسلہ کے اثرات مراکش اور اس کے گرد و نوح میں بخوبی نمایاں ہوئے۔ حکام بھی ارادت مند و قدرداں تھے۔ آپ سے مروی اوراد و وظائف سلسلہ سے وابستہ افراد کے ہاں معمولات میں شامل ہیں، جیسا کہ شیخ احمد جوہری نے ایک مرید کو اوراد طیبی وغیرہ کی تحریری اجازت عطا کی، جو دارالکتب مصریہ میں زیر نمبر ۴۴ ارتیمور محفوظ ہے۔ فاس شہر کے معاصر مالکی عالم و اہم مؤرخ شیخ سید محمد بن طیب قادری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۸۷ھ/ ۱۷۷۳ء) نے التقاط الدرر میں آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

الشریف الاشهر الوجیه الاغر الشهیر الصلاح عند عامة اهل المغرب باقطاره المتبرك سیدنا الطیب بن محمد بن سیدی عبد الله الشریف---

فاس کے ہی محدث اعظم و صوفیٔ کامل، صاحب الرسالۃ المستطرفۃ شیخ سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء) نے سلوۃ الانفاس میں اوصاف یوں بیان کیے:

القطب الابهی و عنصر الکمال الاشهی الشهیر الذکر فی الآفاق الذی وقع علی جلالته و علو مکانته الاطباق المتبرك به حیا و میتا مشرقا و مغربا ابا عبد الله سیدی محمد المدعو مولانی الطیب---

موسوعۃ اعلام المغرب میں سنہ ولادت ۱۱۵۱ھ لکھا ہے، جو کاتب کی غلطی ہے۔[۱۶۸]

○......شیخ سید محمد تہامی بن محمد بن عبداللہ الشریف وزانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۶۱ھ/۱۶۵۱ء کو پیدا ہوئے اور ۱۱۲۷ھ/۱۷۱۵ء میں وفات پائی۔ وزان میں مزار واقع ہے۔
ابو عبداللہ، مالکی عالم، قطب، والد گرامی سے اجازت و خلافت پائی اور ان کے جانشین ہوئے،
پھر دعوت و ارشاد کا دائرہ مصر و شام و عراق وغیرہ تک بڑھایا اور مراکش کے اکابر اولیاء اللہ میں سے ہوئے۔
حکام و رعایا کے ہاں مقبول ہوئے۔ اگر کوئی سوال کیا جاتا تو قرآن مجید یا حدیث نبوی کی روشنی میں
بلا تامل و تردد جواب عطا فرماتے، جو پر اثر اور دل میں اتر جاتا۔ شاذلی سلسلہ کی شاخ جزولیہ وزانیہ تہامیہ
آپ سے منسوب ہوئی۔ وفات پر علماء و ادباء نے مرثیے لکھے۔ اظہار کرامت میں گریزاں ومحتاط
اور سادگی و انکساری کا نمونہ تھے۔ آپ کے بھائی و خلیفہ شیخ محمد طیب نے قبر اقدس پر گنبد تعمیر کرایا تو
اس کی دیواریں شق ہو گئیں۔ انہوں نے مزید تین بار تجدید تعمیر کرائی، بالآخر تکمیل سے قبل ہی پھٹ گئیں،
تو اسے یونہی چھوڑ دیا گیا، جو آج تک جوں کی توں موجود ہیں۔ آپ سے مروی چالیس صیغوں پر مشتمل
درود شریف قاہرہ کے شافعی عالم جلیل، مسند، صاحب تصانیف کثیرہ شیخ ابو العباس شہاب الدین احمد
بن عبدالفتاح ملوی مجیری ازہری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۸۱ھ/۱۷۶۷ء) نے جمع کر کے "صلوات نبویۃ"
نام دیا۔ صاحب سلوۃ الانفاس نے آپ کا تعارف ان الفاظ میں کرایا:

القطب الاشهر و العارف بالله الأذكر المتحلي بحلية السنة المحمدية و
المرتدي برداء الكمالات الاحمدية ابا عبد الله سيدي محمد المدعو
التهامي رحمه الله---

بعض نے "الزاویة" اور "المغرب الجاهلی" نامی مطبوعہ کتب کو آپ کی تصنیفات قرار دیا،
جو درست نہیں۔ [۱۶۹]

○......شیخ سید محمد بن عبداللہ الشریف وزانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۴۰ھ/۱۶۳۰ء میں پیدا ہوئے اور ۱۱۲۰ھ/۱۷۰۸ء کو وفات پائی۔ وازان میں مزار ہے،
جس پر گنبد واقع ہے۔ ابو عبداللہ، فقیہ مالکی، قطب، والد گرامی کی وفات پر سجادہ نشین و خلیفہ اعظم ہوئے۔
ان کے دور میں خانقاہ شاذلیہ جزولیہ وزان کا اثر و نفوذ دور تک پھیلا۔ آپ کی مجالس میں علماء و عوام
بکثرت حاضر ہوا کرتے، جنہیں آپ احادیث نبویہ کی روشنی میں زندگی بسر کرنے اور فکر آخرت کا سامان

جمع کرنے کا درس اور درود شریف کی کثرت کی تلقین و نصیحت فرماتے۔ رسول اللہ ﷺ کی حالت بیداری میں زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ ایک تالیف "حزب سیدی محمد بن عبد اللہ" ہے، جس پر بعض علماء فاس نے شروح لکھیں، نیز علم جدول پر ایک کتاب جو آپ کی اولاد کے ہاں محفوظ ہے۔ سلوۃ الانفاس میں آپ کے اوصاف یوں بیان کیے گئے ہیں:

العارف باللہ الدال علی اللہ قبلۃ الصلاح و کعبۃ الفلاح الصدر الشهير الهمام الكبير القطب الرباني و واحد المجد في عصره و لا ثاني ------[۱۷۰]

○...... شیخ سید عبداللہ بن ابراہیم الشریف وزانی رحمۃ اللہ علیہ

مراکش کے شہر تطوان کے قریب علاقہ جبل علم میں مزار سیدی عبدالسلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ سے تقریباً دس کلومیٹر پر واقع گاؤں تازروت میں ۱۰۰۵ھ/ ۱۵۹۶ء کو پیدا ہوئے اور وزان میں ۱۰۸۹ھ/ ۱۶۷۸ء کو وفات پائی، جہاں عظیم الشان مزار مشہور و معروف، جس پر گنبد اور پہلو میں عالی شان مسجد واقع ہے۔ ہر سال عرس کا اہتمام اور مراکش بھر سے عام و خاص شریک ہوتے ہیں۔ ابو محمد، مالکی عالم جلیل، مجاہد، صاحب کرامات کثیرہ، تطوان کے علاوہ فاس و جبل صرصر میں تعلیم پائی، پھر علاقہ مصمودہ کے گاؤں شقرہ مقیم رہے، بالآخر وزان کو مستقر بنایا۔ مرشد گرامی شیخ علی بن احمد صرصری رحمۃ اللہ علیہ نے وفات پائی تو خلوت نشین ہو گئے، جس دوران خادم سے ملاقات کرتے اور چودہ ماہ بعد باہر تشریف لائے۔ حالت بیداری میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ بتیس برس کے قریب اولیاء اللہ کے مقام قطبانیت پر فائز رہے، وفات کے وقت مریدین و پانچ سو کے قریب عارفین کاملین کی تیار کردہ جماعت چھوڑی۔ شاذلی سلسلہ کی شاخ جزولیہ وزانیہ آپ سے منسوب ہے، نیز یہ سلسلہ مولائی عبد اللہ الشریف مشہور ہوا۔ تصنیفات میں ثبت، یادداشتیں، نیز مجموعہ اوراد و حزب ہیں۔ آخر الذکر فاس سے ۱۳۵۷ھ وغیرہ میں بارہا شائع ہوئی اور سلسلہ میں رائج ہے۔ نیز علماء نے اس کی شروح لکھیں۔

دارالکتب مصریہ قاہرہ میں آپ کے اوراد و حزب کی اجازات کے دو قلمی نسخے زیر نمبر ۸۴۲/ زکیہ اور ۱۴۴/ تیمور محفوظ ہیں، جو شیخ احمد الجوہری کی جاری کردہ ہیں، جن میں سے اوّل الذکر شیخ محمد امیر کبیر کے نام ہے۔ سلوۃ الانفاس میں آپ کے محاسن یوں بیان کیے گئے ہیں:

الشيخ الامام القطب الهمام العارف الرباني و النور الايماني

ذوالکرامات العدیدۃ و المأثر الفریدۃ ابو محمد مولانا عبد اللہ بن مولانا ابراھیم الحسنی الادریسی العلمی الیملحی المصمودی الوزانی، و ھو شیخ الطریقۃ الوزانیۃ و قطب دائرتھا----

ریاض النزھۃ کے جلیل القدر مصنف نے آپ بارے یہ الفاظ لکھے:

القطب الاکبر و الغوث الأشھر العارف باللّٰہ الدال علی مولاہ سیدنا و مولانا عبد اللہ الشریف العلمی الیملحی الوزانی رضی اللہ عنہ و نفعنا بہ امین----

فاس کے مالکی عالم واہم مؤرخ و محقق شیخ سید ادریس بن ماحی قیطونی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) نے اہم کتاب معجم المطبوعات المغربیۃ میں آپ کا تعارف ان الفاظ میں کرایا:

الشیخ ابو محمد عبد اللہ بن ابراھیم الشریف الحسنی الیملحی العلمی صاحب زاویۃ وزان الشیخ الزاھد التقی العارف الطائر الصیت الکثیر الاتباع احد اعلام المذکورین والکبراء المشھورین ممن لہ من علو المقام ما یلھج بہ الخاص و العام کثیر التلامذۃ و الاتباع شاع ذکرہ فی الاقطار و ذاع لہ الصیت العظیم و المجد الصمیم۔ کان عالما عاملا شیخا مربیا مشتغلا بعبادۃ ربہ و الصلاۃ علی جدہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفتر لسانہ عنھا ابدا طاھر الجنان عظیم الشان----

طنجہ کے معاصر عالم، محدث و مفسر، مربی، صاحب تصانیف کثیرہ شیخ سید عبد اللہ بن عبد القادر تلیدی حفظہ اللہ (پیدائش ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء) جو بارہا آپ کے مزار پر حاضر ہوئے [۱۷۱] ان کے الفاظ یہ ہیں:

القطب الھمام قبلۃ الصلاح القدوۃ الطاھر و الشریف الزکی الزاھد ابو محمد مولائی عبد اللہ الشریف .... و ھو یعد رئیس و قطب دائرۃ الاقطاب و الشرفاء الوزانیین رضی اللہ تعالی عنھم----

بعض نے سن ولادت ۱۰۰۴ھ لکھا ہے۔ [۱۷۲]

○......شیخ علی بن احمد صرصری رحمۃ اللہ علیہ

وازان کے مغرب میں واقع علاقہ جبل صرصر کے گاؤں مغاصی میں ۱۰۳۰ھ/ ۱۶۲۱ء کے قریب

وفات پائی، وہیں پر مزار واقع ہے۔ ابوالحسن، عارف ربانی، قطب۔ مراکش بھر کی سیاحت کے دورا
اکابرین سے ملاقات اور مزارات پر حاضری دی اور فاس، لنجرہ، وازان، قصر کبیر مقامات
قیام کے بعد بالآخر علاقہ صرصر پہنچے اور وہیں سکونت اختیار کر کے مریدین کی تربیت انجام دی
آپ نے شیخ عیسیٰ بن حسن مصباحی رحمۃ اللہ علیہ اور بقول دیگران کے والد شیخ ابی محمد حسن بن عیسیٰ مصباحی رحمۃ اللہ
(وفات ۹۶۵ھ/ ۱۵۵۸ء) سے اخذ کیا[۱۷۳] کچھ عرصہ لنجرہ نامی مقام میں قیام کے باعث
آپ کے نام کے ساتھ لنجری لکھا جاتا ہے، جسے کاتب کی غلطی سے بعض جگہ الانجر، الانجری
الانجوری لکھ دیا گیا ہے۔ ایک تالیف ''فہرس الصرصری'' کا نام ملتا ہے، جس میں اپنی اسانید
مشائخ بارے لکھا۔ خلفاء میں مولائی عبداللہ الشریف جیسے اکابرین شامل ہیں۔ سنہ وفات میں
شدید اختلاف اور دیگر نے ۱۰۱۷ھ، ۱۰۲۷ھ، ۱۰۳۷ھ لکھا۔[۱۷۴]

○......شیخ عیسیٰ بن حسن مصباحی رحمۃ اللہ علیہ

مراکش کے مشہور شہر طنجہ کے قریب جہاد کے دوران ۹۸۲ھ/ ۱۵۷۴ء کو شہادت پائی
وہیں کے علاقہ قصر کبیر کے گاؤں دعداعہ میں مزار واقع ہے، جو بعد ازاں آپ کے مزار کی مناسبت سے
سوق اربعاء سیدی عیسیٰ کے نام سے مشہور ہوا اور اب سوق اربعاء الغرب کہلاتا ہے۔ ابوالبرکات
ابومہدی، قطب۔ والد گرامی کے علاوہ شیخ محمد طالب زمرانی سے اخذ کیا اور والد ماجد کی وفات کے بعد
جانشین ہوئے۔ انہی کے احاطہ مزار میں آسودۂ خاک ہوئے۔[۱۷۵]

○......شیخ محمد بن علی طالب رحمۃ اللہ علیہ

فاس شہر میں ۹۶۴ھ/ ۱۵۵۷ء کو وفات پائی، جہاں باب الفتوح کے قریب مزار واقع، جس پر
گنبد ہے اور زائرین دور دور سے حاضر ہوتے ہیں اور مشہور ہے کہ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے۔
ابوعبداللہ، فقیہ مالکی، قطب، شیخ عبداللہ غزوانی کے خلیفہ و شاذلیہ جزولیہ سلسلہ کے مرشد کبیر
جب شیخ غزوانی فاس سے ہجرت کر کے مراکش شہر تشریف لے گئے تو خانقاہ فاس کی ذمہ داری
آپ کو سونپی، جہاں وفات تک دعوت و ارشاد میں مشغول رہے۔ اپنے دور کے قطب و غوث
مقام قطبیت اپنے مرشد سے وراثت میں ملا، شریعت و حقیقت کے جامع، علم لدنی میں مشہور
صاحب کشف و کرامات کثیرہ، زمران کے قبیلہ ہراوہ کے فرد، اس لیے زمرانی ہراوی کہلائے۔

چند تصنیفات ہیں، سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ تائیہ کی شرح لکھی، جو صاحب ممتع الاسماع نے دیکھی۔ سلوۃ الانفاس میں آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

الشیخ الکامل العارف الواصل الصوفی الاکبر و الولی الاشھر احد مشایخ التربیۃ و سلوک الطریقۃ المھدیۃ العالم العلم و الرکن المستلم القطب الجامع و النور اللامع الکبیر الشان الواضح البرھان ذوالمشاھدۃ الروحانیۃ و العلوم اللدنیۃ الوھبیۃ ابو عبد اللہ سیدی محمد ابن علی بن مھدی بن عیسٰی بن احمد الھراوی الزمرانی المعروف بالطالب---

کان رحمہ اللہ احد الفقھاء العلماء و الصلحاء الکبراء وجیھا وسیما فاضلا کریما ذاسمۃ حسنۃ و اخلاق کریمۃ مستحسنۃ و ھمۃ عالیۃ و نفس زکیۃ یتکلم بالمواھب اللدنیۃ و یشیر الی المعارف الالٰھیۃ عارفا بطریق النفوس مغترقا فی حضرۃ الملک القدوس---

بعض نے سنہ وفات ۹۶۵ھ لکھا ہے۔[۱۷۶]

○......شیخ عبداللہ بن محمد بن عجال غزوانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۳۵ھ/ ۱۵۲۹ء میں وفات پائی، مراکش شہر میں مزار واقع ہے۔ قبیلہ غزوان کے فرد، جب کہ فاس میں تعلیم پائی، پھر استاذ گرامی کے حکم پر مزید روحانی تربیت کے لیے مراکش شہر کی راہ لی اور عارف باللہ شیخ عبدالعزیز بن عبدالحق حرار تباع رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ملک مراکش آج کی عرب دنیا کے انتہائی مغرب میں واقع آخری ملک اور اس کی سرحدیں یورپی ملک سپین سے ملی ہوئی ہیں۔ اس محل وقوع کی بنا پر ملک کا سرکاری نام "المغرب" جب کہ "المغرب العربی" بھی کہلاتا ہے۔ ہمارے ہاں پاک و ہند میں اسے مراکش اور انگریزی میں موروکو کہتے ہیں۔ جب کہ مراکش وہاں کے شہر کا نام ہے، جس کی بنیاد امیر المسلمین یوسف بن تاشفین رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۰۰ھ/۱۱۰۶ء) نے رکھی، جو آج افریقی ممالک کا اہم شہر و تاریخی مرکز ہے۔[۱۷۷]

شیخ عبداللہ غزوانی تقریباً دس برس مراکش مقیم رہے اور شیخ عبدالعزیز تباع کی نگرانی میں سلوک کی منازل طے کیں، تا آں کہ انہوں نے شاذلیہ جزولیہ سلسلہ میں خلافت عطا کی اور بعض قبائل میں رشد و ہدایت کی ذمہ داری سونپ کر رخصت کیا۔ آپ ذہانت و فطانت میں

اللہ تعالیٰ کی نشانی، حافظ، محبت رسول اللہ ﷺ میں فنا، شاعر، ابو محمد، قطب زماں، صاحب کرامات کثیرہ، فضائل و مناقب میں نمایاں، سلطان الاولیاء، ذکر اذکار میں ہمہ اوقات مشغول، برائی سے روکنے اور بھلائی کی ترغیب دینے میں حد درجہ فعال، قال و حال میں یکساں، بلکہ حال میں کہیں زیادہ، لباس و خوراک میں سادگی کی علامت اور فلاحی کاموں میں سرگرم شخصیت تھے۔ متعدد تبلیغی مراکز و خانقاہیں قائم کیں، جن میں متعدد علماء و کاملین تیار کیے۔ قبیلہ بنی یدیر کے علاقہ میں ایک خانقاہ آج تک موجود اور آپ کے نام سے مشہور ہے۔ شاذلی سلسلہ کے سرتاج حضرت عبد السلام بن مشیش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر پابندی سے حاضر ہوا کرتے، جس دوران خلفاء و علماء کی بڑی تعداد ہمراہ ہوتی۔ شاذلی سلسلہ کی شاخ جزولیہ غزوانیہ آپ سے منسوب ہے۔

آپ کے والد گرامی شیخ محمد عجال رحمۃ اللہ علیہ بھی اولیاء کاملین میں سے تھے، جنہوں نے دسویں صدی ہجری کے دوسرے عشرہ میں قصر کتامہ میں وفات پائی اور باب وادی کے بیرونی جانب حضرت سید عبد اللہ مظلوم رحمۃ اللہ علیہ کے احاطہ مزار میں قبر بنی۔[۱۷۸]

فاس کے فقیہ مالکی و صوفی، ادیب و شاعر شیخ ابو العباس احمد بن موسیٰ مرابی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۵ء) نے شیخ عبد اللہ غزوانی کے فضائل و مناقب یوں بیان کیے:

الشیخ الامام العالم الربانی المحقق الصوفی ذوالاحوال السنیة و المقامات العلیة قطب زمانه و فرید وقته و اوانه.............. کان من الاکابر و کان فی احواله بحر لا یجاری و آیة لا تباری.............. له الکرامات الکثیرة التی لا تحصٰی و المنازلات التی لا تستقصی بلغ بها التواتر فی اقصٰی البلاد و لم تزل متداولة بین العباد.............. و بالجملة فقد کان رضی اللّٰہ عنه من اعظم الائمة فی وقته فی تربیة المریدین و ممن له قدم راسخ فی الطریق و تخرج به جماعة من صدور المشایخ---

صاحب سلوۃ الانفاس نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا:

الشیخ الامام العلامة الهمام الصوفی المحقق الکامل المدقق برکة العصر و امام الدهر شیخ المشایخ العارف بجلال اللّٰہ و جماله الداعی الی حضرة الربوبیة بجمیع اقواله و احواله ذوالمقامات السنیة و الاحوال المرضیة و الهمم العلیة و الاشارات الخفیة و المواهب الربانیة و الاسرار العرفانیة

سید اہل زمانہ و فرید عصرہ و آوانہ القطب الغوث الجامع الوارث الربانی ابو محمد مولانا عبد اللہ ابن ولی اللہ سیدی محمد المدعو عجال الغزوانی ----

شیخ حسن بن طیب یمانی بوعشرین خزرجی مکناسی مراکشی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں زندہ) نے یہ الفاظ لکھے:

الولی الصالح القطب الربانی و الغوث العارف الصمدانی سیدی عبد اللہ الغزوانی منحنا اللہ ببرکتہ غایۃ الامانی بجاہ النبی العدنانی ----

شیخ عبداللہ بن عبدالقادر تلیدی نے یوں تعارف کرایا:

سیدی عبد اللہ الغزوانی العارف الکبیر و القطب الشہیر الوارث المحمدی ذوالاحوال السنیۃ و الکرامات الربانیۃ ----

قبائل میں شیخ عبداللہ غزوانی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت و اثرات کو محسوس کرتے ہوئے سلطان محمد بن مرینی نے گرفتار کر کے فاس لانے کا حکم دیا اور پابند سلاسل کیا۔ جس دوران سلطان آپ کے مقام و مرتبہ ولایت پر آگاہ ہوا اور رہا کر کے فاس ہی میں قیام کی استدعا کی اور رباب الفتوح کے اندرونی جانب خانقاہ تعمیر کرادی، جہاں آپ دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری انجام دینے لگے تاآں کہ مرشد گرامی کی وفات و حکم پر مراکش شہر منتقل ہوئے۔ آج اسی خانقاہ فاس میں آپ کے خلیفہ شیخ محمد بن علی زمرانی طالب رحمۃ اللہ علیہ کا مزار واقع ہے۔

شیخ عبداللہ غزوانی نے دوران سفر مراکش کے قریب وفات پائی اور اسی شہر میں مزار ہے اس پر عظیم الشان عمارت واقع ہے۔ شہر بھر میں سات جلیل القدر عارفین کاملین کے مزارات بطور خاص مشہور ہیں، جنہیں ''الرجال السبعۃ'' کہا جاتا ہے [۱۷۹] سیدی عبداللہ غزوانی ان میں سے ایک اور ملک القصور نیز صاحب القصور کے لقب سے جانے جاتے ہیں۔ [۱۸۰]

○...... شیخ عبدالعزیز بن عبدالحق تباع رحمۃ اللہ علیہ

۹۱۴ھ/ ۱۵۰۸ء کو مراکش شہر میں وفات پائی۔ ابو محمد، ابوفارس، عالم جلیل، قطب زماں، علم و معرفت کا سمندر، ابتداء میں ریشم کا کاروبار تھا، اس نسبت سے ''الحرار'' کہلائے، پھر اتباع سنت میں حد درجہ حریص ہوئے تو اس مناسبت سے ''تباع'' لقب ہوا، نیز ''سیدی عبد العزیز الشیخ الکامل'' کے طور پر جانے گئے اور مرشد گرامی نے ''کیمیا'' کا لقب عطا کیا۔ مرشد کی وفات کے بعد مراکش چھوڑ دیا اور ان کے خلیفہ اعظم و معمر شیخ ابوعبداللہ محمد صغیر بن محمد عمری سہلی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ان کے وطن فاس کے قریب وادی لبن کے مقام خندق زیتون حاضر ہوئے اور

سات برس سے زائد خدمت میں رہ کر فیض یاب ہوئے تا آں کہ انہوں نے رخصت کر کے مراکش بھیجا۔ پھر عمر بھر دہیں پر رشد و ہدایت کی ذمہ داری انجام دی اور آپ کی سعی سے سلسلہ کو پورے خطہ میں بھرپور فروغ ملا اور جزولیہ تباعیہ شاخ آپ سے منسوب ہوئی، جسے جزولیہ حراریہ بھی کہتے ہیں۔

صاحب ممتع الاسماع نے ان الفاظ میں تعارف کرایا ہے:

كان عالما عاملا و شيخا كاملا بحر العرفان و مجمع المأثر الحسان شيخ المشايخ و استاذ الاكابر و جبل الفضل الشامخ و جرثومة المفاخر قطب وقته و وارثه و غوثه النفاع و امام ائمة الطريقة في عصره من غير اختلاف و لا نزاع ----

شیخ حسن خزرجی نے یوں ذکر کیا:

الولي الصالح شيخ الشيوخ و معدن العرفان و الرسوخ ذوالكرامات الوافرة و المناقب الكثيرة الفاخرة الشيخ الكبير النفاع سيدي عبد العزيز التباع ---

مراکش کے سات اکابر اولیاء اللہ میں سے ایک اور مزار مشہور و معروف ظاہری جمال کا نمونہ اور مرد و خواتین کا مرکز زیارت ہے۔ صالحین کے مجربات میں سے ہے کہ یہ قبولیت دعا کا مقام ہے اور اگر کوئی مسافر روانگی سے قبل یہاں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے سفر سے بخیریت لوٹتا ہے۔ مزار کے پہلو میں علاقہ کی قدیم و تاریخی مسجد ابن یوسف تاشفین نیز مدرسہ و کتب خانہ واقع ہے[۱۸۱] مزار میں قدمین کی جانب عمارت کی دیوار پر سنگ مرمر نصب ہے، جس پر آپ کی مدح میں قصیدہ درج، جس کا مطلع یہ ہے:

لذ بالامام السيد التباع   غوث العباد الأرفع النفاع

شاہ مراکش سید حسن سجلماسی نے آپ کے مزار کی مرمت و توسیع کرائی۔ یہ کام جاری تھا کہ ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ء میں بادشاہ نے وفات پائی اور ان کے بیٹے سید عبد العزیز بن حسن سجلماسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) تخت نشین ہوئے[۱۸۲] جنہوں نے مزار و گرد و نواح میں تعمیری کام مکمل کرانے کی ذمہ داری اپنے علم دوست وزیر اعظم احمد بن موسیٰ مبارک رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء) کو سونپی[۱۸۳]، جسے انہوں نے بخوبی پورا کیا۔[۱۸۴]

مؤلف دلائل الخیرات

امام سید محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر بن سلیمان جزدلی رحمۃ اللہ علیہ جو محمد بن سلیمان جزولی کے مختصر نام سے مشہور ہیں، آپ ۸۰۷ھ/۱۴۰۴ء کو پیدا ہوئے اور ۸۷۰ھ/۱۴۶۵ء کو وفات پائی، مراکش شہر میں مزار واقع ہے۔ ابوعبداللہ، جزولی قبیلہ کی شاخ سملالی کے فرزند، ملک مراکش کے شہر سوس کے باشندے، فقیہ مالکی، عارف باللہ، قطب زماں، صاحب کرامات، فاس میں تعلیم پائی اور ساحلی شہر ازمور کے قریب گاؤں تیط حاضر ہو کر حضرت شیخ ابا عبداللہ محمد بن عبداللہ امغاز شریف حسنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت وخلافت پائی۔ فاس کے علاقہ آسفی، افغال وغیرہ مقامات پر مقیم رہے۔ شاذلی سلسلہ کی شاخ جزولیہ آپ سے منسوب ہے، مریدین کی تعداد بارہ ہزار چھ سو پینسٹھ تھی، جو سبھی صلاح وتقویٰ میں ممتاز اور انہوں نے ملک بھر میں خیر وبھلائی، دعوت وتربیت کے افعال کو فروغ دیا۔ امام جزولی محبت رسول ﷺ میں مستغرق، کثرت درود شریف کے عامل و داعی، تلاوت قرآن مجید پر حریص، مراقبہ ومکاشفہ کے شناور، کتاب وسنت پر سختی سے کاربند، اکثر روزہ سے رہتے، چودہ برس تک خلوت نشین رہے۔ دن رات میں قران مجید کا ڈیڑھ ختم اور دو بار دلائل الخیرات پڑھنا معمولات میں شامل تھا۔ حج وزیارت کے لیے گھر سے نکلے تو سات برس بعد

واپس تشریف لائے، جس دوران تین برس سے زائد مسجد نبوی مدینہ منورہ میں معتکف اور دلائل الخیرات پڑھنے میں مگن رہے۔

امام جزولی کی تصنیفات کی مکمل تعداد معلوم نہیں ہوسکی، ان کے بارے میں دست یاب معلومات حسب ذیل ہیں، جن میں ابتدائی چار کتب کا موضوع درود شریف نیز اوراد و اذکار ہے، جو اہل ذوق کے روزمرہ وظائف میں شامل اور انہیں حفظ کرنے کا اہتمام ہے، جب کہ مذکورہ دیگر تصنیفات کا موضوع تصوف ہے۔

- دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلاۃ علی النبی المختار ﷺ، جو راقم کی اس تحریر کا بنیادی موضوع ہے۔

- حزب سبحان الدائم، جسے حزب الجزولی اور حزب الکبیر بھی کہتے ہیں، جس کا متن "التعریف الشمولی" میں شامل ہے۔ جب کہ شیخ عبداللہ غزوانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ شیخ ابوالبقاء ابومحمد عبدالوارث بن عبداللہ عثمانی یالصوتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۹۷۱ھ/۱۵۶۳ء) نے اس کی شرح لکھی۔[۱۸۵]

- حزب الفلاح، جسے حزب الصغیر کہتے ہیں، یہ الاعلام بمن حل مراکش، التعریف الشمولی، مرأۃ المحاسن، ممتع الاسماع کے ضمیمہ اور سفرنامہ زیارات مراکش میں شامل نیز دیگر مجموعہ اوراد میں مطبوع ہے۔ جب کہ مراکش کے عارف باللہ صاحب تصانیف کثیرہ ابوالعباس شیخ احمد بن ابی القاسم زمرانی ہروی تادلی صومعی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۰۱۳ھ/۱۶۰۴ء) نے نہایت جامع شرح بنام "نور المصباح فی فضائل حزب الفلاح" لکھی۔[۱۸۶]

- المسبعات العشر، اکابر تابعین میں سے ایک حضرت خلیل ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ سے مروی اوراد و ادعیہ، جو "التعریف الشمولی" اور "مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات" وغیرہ میں مطبوع ہے۔[۱۸۷]

- کتاب فی التصوف، مکتبہ حرم مکی میں قلمی نسخہ ۲۱۱ راوراق پر مشتمل زیر نمبر ۴۵۳۲ر تصوف[۱۸۸] ادھر مراکش شہر کے مکتبہ ابن یوسف میں بنام "کتاب الزھد" چند ابتدائی صفحات زیر نمبر ۵۸۷ر مجموع محفوظ ہیں۔

- عقیدۃ الجزولی، قلمی نسخہ زیر نمبر ۲۴۵۷ر مجموع، مکتبہ حسنیہ، رباط

- رسالۃ التوحید، ابتدائی صفحات زیر نمبر ۵۸۷، مخزونہ مکتبہ ابن یوسف، مراکش

- کتاب اسماء الصحابۃ البدریین، مکتبہ اسد دمشق میں دو قلمی نسخے، جن میں ایک

اچھی حالت میں اور زیر نمبر م ش ر م/۵۷ ۹۴۳ ہے، امام جزولی سے منسوب۔

- اجوبۃ فی الدنیا و الدین، مکتبہ عامہ رباط میں چند صفحات، زیر نمبر ۱۳۱۷ ر ق
- المکاشفات و مناجاۃ الالھام۔[۱۸۹]
- النصح التام لمن قال ربی اللہ ثم استقام۔[۱۹۰]
- امام جزولی شاعری سے لگاؤ رکھتے تھے، ان کے کچھ اشعار دلائل الخیرات کی بعض اشاعتوں، نیز دیگر کتب[۱۹۱] میں محفوظ ہیں۔

اور خلفاء میں حسب ذیل چار اکابرین بطور خاص قابل ذکر ہیں، جن کے دم قدم سے شاذلی سلسلہ کو بھرپور فروغ ملا۔ شیخ معمر ابو عبداللہ محمد صغیر بن محمد عمری سہلی، شیخ عبدالعزیز بن عبدالحق تباع، شیخ ابو العباس احمد بن عمر حارثی سفیانی مکناسی، شیخ حسن بن عمر اجانا بورمانی رحمۃ اللہ علیہم۔ ان سب کے حالات ممتع الاسماع میں درج ہیں۔ بعض نے دلائل الخیرات کے اوّلین شارح امام الصوفیہ شیخ احمد زروق رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ کے خلفاء میں شمار کیا ہے۔[۱۹۲]

شاذلیہ جزولیہ سلسلہ کی اہم شاخیں تباعیہ، غزوانیہ، فلاحیہ، بکریہ، عیساویہ، شرقاویہ، بوعمریہ، دزانیہ ہیں۔

امام جزولی نے افغال میں سات برس قیام کے بعد زہر کے اثر سے فجر کی نماز میں سجدہ کے دوران وفات پائی اور وہیں قائم کردہ مسجد کے صحن میں قبر بنی، جس سے عرصہ دراز خوشبو آتی رہی۔

شاہ مراکش سلطان ابو العباس سید احمد بن محمد اعرج سعدی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۹۶۵ھ/۱۵۵۷ء) کے حکم پر ۷۷ برس بعد آپ کو مراکش شہر منتقل کیا گیا، اس موقع پر خصوصی تقریب منعقد کی گئی اور جسد اقدس جوں کا توں دیکھا گیا۔ شہر کے محلہ روض العروس میں واقع مسجد کے پہلو میں سپرد خاک کرکے اس پر عظیم الشان مزار تعمیر کیا گیا، بعد ازاں اسی مقام پر خود سلطان کی قبر بنی۔[۱۹۳]

شاہ ابو النصر المظفر باللہ سید اسماعیل بن محمد الشریف حسنی سجلماسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۳۹ھ/۱۷۲۷ء) جو ۵۷ برس تک مکناس و مراکش وغیرہ کے حکمران رہے، ان کے حکم پر ۱۱۳۳ھ کو امام جزولی کے مزار کی تعمیر جدید کی گئی[۱۹۴] اور ان کے پوتا المتوکل علی اللہ المعتصم باللہ سید محمد بن عبداللہ بن اسماعیل سجلماسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۰۴ھ/۱۷۹۰ء) جو خود بھی مالکی عالم دین و صاحب تصانیف تھے، نے مزار کی مرمت و توسیع کرائی۔[۱۹۵]

''التَّنبیہُ المُعْرِبُ عَمَّا علیہ الآن حال المغرب'' جو چودھویں صدی ہجری کے تیسرے عشرہ کی

تالیف ہے، اس میں بتایا گیا ہے کہ مراکش شہر میں ان دنوں بیس کے قریب مساجد میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے، جن میں امام جزولی اور حضرت عبدالعزیز تباع کے مزارات سے ملحق مساجد بھی شامل ہیں۔ اور مسجد امام جزولی کی انفرادیت یہ ہے کہ شہر بھر میں سب سے آخر میں نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے، جس کے فوری بعد نماز عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

آج صدیاں گزرنے کے بعد آپ کے مزار پر حاضر ہونے والے ہمہ اوقات دلائل الخیرات پڑھنے میں مصروف اور ہر شام کو اس دن کے لیے مخصوص منزل و حزب اجتماعی طور پر پڑھی جاتی ہے۔
محدث طنجہ شیخ عبداللہ تلیدی بار ہا مزار پر حاضر ہوئے، پھر لکھا کہ وہاں ہیبت و جلال کی کیفیت نمایاں پائی۔

فاس کے مدرسہ صفارین میں آپ کا رہائشی حجرہ آج تک محفوظ اور التعریف الشمولی، ممتع الاسماع کے ضمیمہ اور سفر نامہ زیارات مرکش میں اس کی تصویر دی گئی ہے۔

عرب دنیا بالخصوص مراکش میں اولیاء اللہ کے حالات پر لکھی گئی کتب میں امام جزولی کے مختصر حالات دست یاب ہیں [۱۹۶] جب کہ مختلف ادوار میں آپ بارے لکھی گئی مستقل کتب کے نام یہ ہیں:

شارح حزب الفلاح شیخ ابو العباس احمد بن ابی القاسم زمرانی صومعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ نیز خلفاء کے حالات پر اوّلین کتاب لکھی، جو ہم تک نہیں پہنچی۔ [۱۹۷]

شارح دلائل الخیرات شیخ محمد مہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے شاذلیہ جزولیہ سلسلہ کے اکابرین بارے "ممتع الاسماع فی الجزولی و التباع و ما لھما من الاتباع" لکھی، جو ۱۳۰۵ھ، پھر ۱۳۱۳ھ کو فاس سے چھپی۔ اب فاس کے دو اکابر علماء اہل سنت شیخ عبدالحی عمروی و شیخ عبدالکریم مراد نے اس پر تحقیق انجام دی، نیز ضمیمہ شامل کیا اور یہ ۱۹۹۴ء کو ۲۵۲ صفحات پر دار البیضاء سے شائع ہوئی۔

ممتع الاسماع پر دو جامعات میں کام ہوا اور ۱۹۸۸ء کو لطیف برکہ نے آداب کالج رباط، جب کہ ادریس حنشی نے آداب کالج دار البیضاء کے تحت الگ الگ تحقیق انجام دی۔ [۱۹۸]

جب کہ خیر الدین محمود زرکلی (وفات ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء) کے ہاں اس کا قلمی نسخہ بنام "التعریف بمؤلف دلائل الخیرات و زمانہ و کلامہ و شیوخہ" موجود تھا [۱۹۹] اور ذخیرہ زرکلی کا معتد بہ حصہ ریاض یونی ورسٹی منتقل ہو چکا ہے۔

قبل ازیں شیخ احمد بن عبدالقادر تستاوتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۲۷ھ/ ۱۷۱۵ء) نے ممتع الاسماع کو پہلے نظم میں ڈھالا، پھر شرح لکھی۔ [۲۰۰]

تیرھویں صدی ہجری کے مدینہ منورہ میں مفتی مالکیہ شیخ حسنین منفلوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "تحفۃ الکرام

المبذولة فی بعض مناقب غوث الانام قطب جزولة'' لکھی، جس کا قلمی نسخہ رباط میں ہے۔[۲۰۱]

یمن سے مکہ مکرمہ ہجرت کرنے والے عارف باللہ شیخ سید عبداللہ بن نورالدین نھاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء) نے ''مناقب الجزولی'' لکھی۔[۲۰۲]

دلائل الخیرات کے محشی شیخ محمد بوستہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''النعم الجلائل فی التعریف بالشیخ مؤلف الدلائل'' لکھی، جس کا قلمی نسخہ مراکش کے شہر سلا میں ہے، جب کہ شیخ احمد متفکر مراکشی کی تقدیم وتعلیق وتصحیح کے ساتھ ۲۰۰۳ء کو شائع ہوئی۔[۲۰۳]

حلب شام کے عالم ومبلغ شیخ ابوصالح محمد بدرالدین ہارونی بن محمد ناجی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء) نے کتاب ''مناقب الامام الجزولی'' لکھی۔[۲۰۴]

مراکش شہر میں واقع قاضی عیاض یونی ورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر حسن حلاب حفظہ اللہ (پیدائش ۱۳۶۹ھ/۱۹۴۸ء) نے رباط کے آداب کالج سے ۱۹۸۷ء کو سبعہ رجال پر ''الحرکة الصوفیة بمراکش و اثرھا فی الادب، ظاهرة سبعه رجال'' عنوان سے مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔ ان کا مقالہ تین کتب کی صورت میں شائع ہوا، جن میں ایک کتاب ''محمد بن سلیمان الجزولی، مقاربة تحلیلیة لکتابته الصوفیة'' ہے، جو ۱۹۹۲ء کو مراکش شہر سے چھپی۔[۲۰۵]

امام جزولی پر تازہ ترین کام شیخ سید عبدالمغیث بن محمد مصطفیٰ بصیر حفظہ اللہ کی کتاب ''التعریف الشمولی بالامام الجزولی، دراسة مستوفاة لکتابه دلائل الخیرات'' ہے، جو ۲۰۰۵ء کو دمشق سے ۲۲۷ صفحات پر شائع ہوئی۔ جس میں امام جزولی کے مفصل حالات کے علاوہ دلائل الخیرات کا تجزیاتی مطالعہ نیز دلائل الخیرات کے نسخہ سہلیہ کا متن مع مختصر حواشی شامل ہیں۔ اس پر حسب ذیل تین عرب اکابرین نے تقاریظ لکھیں:

دار البیضاء میں امام وخطیب وشاذلی درقاوی صوفی شیخ سید محمد مختار بن ابراہیم بصیر حسنی مالکی، دمشق کے عالم وقاری ڈاکٹر محمد سامر النص (پیدائش ۱۳۷۵ھ/۵۶-۱۹۵۵ء) اور کویت کے سابق وزیر مشہور مبلغ اسلام ومرشد شیخ سید یوسف بن ہاشم رفاعی (پیدائش ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) حفظہم اللہ۔

مؤرخ مراکش شیخ عباس سملالی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم تصنیف ''الاعلام بمن حل مراکش و اغمات من الاعلام'' کا تعارف دوسرے مقام پر گزر چکا۔ اس کی پانچویں جلد کے ۶۴ صفحات پر امام جزولی کے حالات ہیں، جن کی اہمیت یہ ہے کہ دیگر اہم مصادر کے متن یک جا کردیے گئے ہیں اور دل چسپ بات یہ کہ شیخ عباس کی قبر امام جزولی کے احاطہ مزار میں بنی۔

علاوہ ازیں مختلف ادوار کے اہل ذوق نے امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں عربی اشعار موزوں کیے۔[۲۰۶]

پاک و ہند میں دلائل الخیرات کی قراءت و طباعت، تراجم و حواشی و شروح، سلسلۂ روایت و اسناد کا اہتمام، کے علاوہ اس کے جلیل القدر مؤلف امام جزولی کی شخصیت کو بھی مختلف طریقوں سے خراج تحسین پیش کرنے اور اعتراف عظمت کا سلسلہ جاری ہے:

دلائل الخیرات کی بعض اردو اشاعتوں میں آپ کا تعارف چند سطور میں دیا گیا، جب کہ محدث جلیل مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کے قلم بند کردہ "دلائل الخیرات اور صاحب دلائل" عنوان سے ضیائے حرم کے شمارہ جون ۱۹۹۳ء[۲۰۷] اور "نور نور چہرے" وغیرہ میں شائع ہوئے۔[۲۰۸]

مولانا مفتی محمد محب اللہ نوری مدظلہ نے مستقل کتاب "صاحب دلائل الخیرات" لکھی، جس کا پہلا ایڈیشن فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اوکاڑا نے ۲۰۰۷ء کو ۳۲ صفحات پر جب کہ دوسرا ایڈیشن ۲۰۰۸ء میں مجلس دلائل الخیرات شریف کراچی نے شائع کیا، نیز نور الحبیب کے شمارہ ستمبر، اکتوبر ۲۰۰۷ء میں شامل ہے۔

جامعہ الزہراء اہل سنت راول پنڈی کے بانی پروفیسر مولانا سید محمد ذاکر حسین شاہ چشتی سیالوی مدظلہ (پیدائش ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۴ء) نے علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی "جامع کرامات اولیاء" کا اردو ترجمہ کیا، جس کے تقریباً دو صفحات پر امام جزولی کا تذکرہ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔[۲۰۹]

محب الاولیاء واسلامی دنیا کے سیاح علامہ افتخار احمد قادری مدظلہ ۱۲ ر نومبر ۲۰۰۷ء کو امام جزولی کے مزار پر حاضر ہوئے، پھر اس بارے اپنے مشاہدات و تاثرات قلم بند کیے[۲۱۰] ان کے الفاظ یہ ہیں:

"..........بحمد اللہ! اس مقام مقدس پر ہمیں بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔
مرکزی دروازہ سے داخل ہوں تو دائیں جانب ایک وسیع و عریض خوب صورت حال ہے جو مراکشی فن تعمیر کا عظیم شاہکار نظر آتا ہے۔ اس حال میں داخل ہوں تو بائیں جانب ایک کنارے پر صاحب دلائل الخیرات شریف حضرت سیدنا محمد بن سلیمان الجزولی کا پرکیف و پرانوار مزار مبارک موجود ہے، جس کی نورانی و روحانی کرنیں دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل رہی ہیں"---[۲۱۱]

"سفر نامہ زیارات مراکش" کا سرورق آپ کے مزار کی تازہ رنگین تصویر سے مزین نیز اندرونی صفحات پر مزید تصاویر دی گئی ہیں۔[۲۱۲]

مجلس دلائل الخیرات شریف، مسجد آرام باغ کراچی کے زیر اہتمام ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء سے ہر سال ربیع الاوّل کے پہلے ہفتہ میں امام جزولی کا عرس منعقد ہوتا ہے، جس میں دیگر مقامات کے علماء و مشائخ مدعو کیے جاتے ہیں اور یہ عمل ہر برس ترقی و فروغ کی جانب گامزن ہے۔ کتاب ''صاحب دلائل الخیرات'' کے مذکورہ دوسرے ایڈیشن کے آخری چار صفحات پر ایک تحریر بعنوان ''سخنِ جمیل'' از قلم بانی انجمن طلباء اسلام و دار العلوم نعیمیہ کراچی کے استاذ الحدیث و ناظم تعلیمات مولانا جمیل احمد نعیمی ﷾ (پیدائش ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۷ء) درج ہے، جس میں امام جزولی رحمۃ اللہ علیہ کے چھ سالانہ عرس کی مختصر روداد نیز ان میں شرکت کرنے والے علماء و مشائخ کے نام دیے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں ''سفرنامہ زیارات مراکش'' میں بھی مجلس دلائل الخیرات شریف کراچی کا تعارف و سرگرمیوں کی تفصیل دی گئی ہے۔[۲۱۳]

مجلس کے زیر انتظام عرس کے علاوہ ہر اسلامی مہینا کے پہلے اتوار کو امام جزولی کی یاد میں نماز مغرب کے بعد مسجد آرام باغ میں نعت خوانی نیز آپ کی مدح میں منقبت پڑھنے و خطاب کی خاص محفل منعقد ہوتی ہے۔[۲۱۴]

مولانا رجب علی نصرت نعیمی ﷫ نے امام جزولی کی مدح میں بارہ اشعار کی منقبت موزوں کی، جس کے دو اشعار یہ ہیں:

فنا ہو کر نبی کے عشق میں راہِ بقا پائی
مدینہ ہی رہا قبلہ محمد بن سلیمان کا
دلائل سے درودوں کے وہ الخیرات روشن ہے
معطر ہے یہ گل دستہ محمد بن سلیمان کا [۲۱۵]

پاکستان کے نامور اسلامی شاعر محمد عبد القیوم طارق سلطان پوری ﷫ نے آٹھ اشعار کی منقبت لکھی، جس میں ''نہجِ اختیار'' اور ''زبانِ خیر'' سے امام جزولی کا سنہ وفات ۸۷۰ھ اخراج کیا۔[۲۱۶]

آخر میں واضح رہے کہ ''شیخ محمد بن سلیمان جزولی'' نام کی دو مشہور علمی شخصیات ایک ہی دور میں ہو گزریں، نام و ولدیت نیز وطن و قبیلہ ایک ہی ہونے کی مشابہت پر بعض نے دونوں کے حالات گڈمڈ کر دیے ہیں۔ دوسرے شیخ محمد بن سلیمان جزولی ۸۰۶ھ کے قریب جزولہ میں پیدا ہوئے اور وہ بھی مالکی عالم دین، حافظ و صوفیٔ کامل تھے، جو مراکش شہر، فاس، تلمسان، تیونس، طرابلس، قاہرہ میں مقیم رہے، پھر مکہ مکرمہ سکونت اختیار کی، جہاں مفتی و مدرس ہوئے اور ۸۶۳ھ کو وفات پائی۔

خانہ کعبہ کے دروازہ کے قریب نماز جنازہ ادا کی گئی اور قبرستان المعلی میں قبر بنی۔[۲۱۷]

خاتمہ

علم الاسناد کو اسلامی علوم میں جڑ کی حیثیت حاصل ہے، عام فہم زبان میں ہم اسے علوم و کتب کا شجرۂ نسب کہہ سکتے ہیں۔ تعلیمات قرآن مجید کی تشریح و تفصیل احادیث نبوی میں ملتی ہے اور احادیث کے درست متن تک پہنچنے کے لیے علم روایت و اسناد کا سہارا لینا ضروری ٹھہرا اور دیگر اسلامی علوم و کتب اس ضابطہ کے تابع ہیں۔ اسناد کا اہتمام امت محمدیہ کے خصائص میں سے ہے۔

سند متصل کا ایک تو مذکورہ علمی و فنی پہلو ہے، جب کہ دوسرا روحانی پہلو و اہمیت ہے، اہل اللہ و متقدمین کا کسی علم کی اجازت و ترغیب دینا خیر و برکت کی نوید ہے۔

اس کے حصول و اتصال کی کئی جائز صورتیں ہیں۔ ملاقات کے دوران زبانی و تحریری، بذریعہ ٹیلی فون وای میل یا مراسلت کے دیگر ذرائع کے توسط سے اجازت کا عمل اکابر علماء کرام سے ثابت ہے۔ نیز درس و تدریس کے دوران کسی ایک حدیث یا علم، جملہ اسلامی علوم و کتب کی تمام حاضرین کو اجازت دینا بھی ثابت ہے، اجازت دینے اور لینے والے کا ایک ہی زمانہ میں زندہ ہونا اور اسلام کے بنیادی اصولوں پر ایمان و یقین شرط ہے۔ باہم ملاقات یا باقاعدہ شاگردی اختیار کرنا ضروری نہیں۔

علم روایت و اسناد کی مبادیات و تفصیلات جاننے کے لیے اس موضوع پر مختلف ادوار میں لکھی گئی مستقل کتب موجود ہیں۔ جیسا کہ بغداد کے معاصر عالم و الاتحاد العالمی لعلماء المسلمین کے رکن پروفیسر ڈاکٹر شیخ حارث ضاری کی "الاسناد نشأته و اهميته" جو کویت سے ۲۰۰۰ء کو ۶۴ صفحات پر شائع ہوئی۔ پھر مراکش کے مسند العصر علامہ سید محمد عبدالحی کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی "فهرس الفهارس و الاثبات و معجم المعاجم و المشيخات و المسلسلات" جس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۸۲ء کو بیروت سے تین جلد کے ۱۱۸۴ + ۷۴۳ صفحات پر چھپا اور اگلے مرحلہ میں رئیس العلماء مدینہ منورہ مولانا محمد عابد سندھی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی "حصر الشارد من اسانید محمد عابد" جو ۲۰۰۳ء کو ریاض سے دو جلد کے ۸۴۷ صفحات پر شائع ہوئی، ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

اردو قارئین و طلباء کے لیے پروفیسر مولانا ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ کے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پر محیط خطاب کا وڈیو کیسٹ مفید ہے، جو Qtv نے بعنوان "دروس شفاء شریف، بنائے دین شخصیات ہیں، اصول حدیث کی روشنی میں" نشر کیا۔ پھر "صحیح مسلم" کا مقدمہ رہنما ہے، جس کی شرح شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ (پیدائش ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء) نے کی جو لاہور سے مطبوع و دست یاب ہے۔

اگلے مرحلہ میں حزب الاحناف لاہور کے بانی مولانا سید محمد دیدار علی شاہ الوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۰ء) کی کتاب "میزان الادیان" مطبوعہ لاہور کی پہلی جلد کے صفحہ ۷۰ تا ۹۴ کا مطالعہ علم الاسناد کے تعارف واہمیت پر آگاہی کے لیے فائدہ مند ہیں۔

میں اس تحریر کا خاتمہ مولانا الحاج شاہ محمد گل کابلی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ان دعائیہ کلمات پر کرتا ہوں جو انہوں نے مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو دلائل الخیرات کی سند اجازت عطا کرتے ہوئے آخر میں تحریر فرمائے۔

وان لا ینسانی من دعواته فی خلواته و جلواته و لا سیما عند ختم قراءة الدلائل، سواءً قرأها او اقرأها و سواءً وحده او مع الاخوان، فتح اللہ علیه و اوصل نعمه الیه بجاه سید الانام، هو للرسل الکرام ختام و صلی اللہ علی سیدنا محمد دائماً ابدا---[۲۱۸]

حوالہ جات وحواشی

۱......ماہ نامہ "دعوۃ الحق" رباط، شمارہ جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ/ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۰ تا ۳۱

۲......شیخ ابن عظوم قیروانی کی تنبیہ الانام فی بیان علو مقام نبینا علیہ السلام، دوسرا نام شفاء الاسقام و محو الآثام فی الصلاۃ علی خیر الانام ﷺ، کا تازہ ایڈیشن شیخ محمد صدیق منشاوی کی تحقیق کے ساتھ دار الفضیلۃ قاہرہ نے ۲۰۰۷ء کو ۵۲۸ صفحات پر شائع کیا، جو بہاء الدین زکریا لائبریری ضلع چکوال میں موجود ہے۔ نیز المعجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۶

۳......حضرت ابراہیم دسوقی کے حالات پر وزارت اوقاف مصر کے ذیلی تحقیقی ادارہ المجلس الاعلیٰ للشؤون الاسلامیۃ قاہرہ نے مستقل کتاب "من قادۃ الفکر الصوفی الاسلامی، السید ابراہیم الدسوقی" از قلم احمد عز الدین عبداللہ خلف اللہ ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء کو ۳۱۰ صفحات پر شائع کی، یہ ایڈیشن مجلس علمی لائبریری کراچی میں موجود ہے۔ نیز دسویں صدی ہجری کے اوائل میں آپ کے مزار کے خادم شیخ جلال رحمۃ اللہ علیہ نے "مناقب سیدی ابراہیم الدسوقی" ۹۰۲ھ میں تالیف کی، جس کا قلمی نسخہ مکتبہ جامعہ ازہر قاہرہ میں زیر نمبر ۳۸۹۹/ ۸۸۱ محفوظ ہے۔ نیز/ الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۵۹/ جامع کرامات اولیاء، جلد ۲، صفحہ ۹۴ تا ۹۶/ چند روز مصر میں،

صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۳/ معجم المؤلفین، جلد ۱، صفحہ ۵۴/ نفحات منبریة، صفحہ ۴۰۰ تا ۴۰۷

۴......شیخ محمود سعید ممدوح شافعی کا نام پاک و ہند کے علمی حلقوں میں بخوبی متعارف ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر مولانا ممتاز احمد سدیدی ازہری ﷾ (پیدائش ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء) نے ایک تحریر کا ترجمہ کیا جو "اصل مراد حاضری اس پاک در کی ہے" عنوان سے شائع ہوئی۔ ادھر تازہ تصنیف "التعریف باوھام من قسم السنن الی صحیح و ضعیف" کا دوسرا ایڈیشن ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء کو چھ جلد کے ۳۱۷۰ صفحات پر دبئی سے شائع ہوا، جس کی آخری جلد میں مزید ۱۲۲ صفحات پر "التعقیب و الانتصار لکتاب التعریف" شامل ہے۔ مزید چار کے قریب جلدیں زیر طبع ہیں۔

۵......نفحات منبریة، صفحہ ۵۰۵ تا ۵۱۲

۶......فہرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ ۲۷۵

۷......الفہرس المختصر، جلد ۳، صفحہ ۱۳۳۴

۸......فہرست المخطوطات دار الکتب المصریة، جلد ۱، صفحہ ۳۲۲

۹......دعـــوة الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۸/ ســـــلوة الانفاس، جلد ۲، صفحہ ۲۳۸/ ممتع الاسماع، صفحہ ۵۲

۱۰......دعوة الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۸

۱۱......حضرت ابوالعباس احمد تیجانی کے احوال اور سلسلہ تیجانیہ پر متعدد مستقل کتب لکھی گئیں، مراکش کے محدث و تیجانی مرشد کبیر شیخ محمد بن حجوجی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۱ء) نے "اتحاف اهل المراتب العرفانیة بذکر بعض رجال الطریقة التجانیة" جلد اوّل، کے صفحہ ۹۶ تا ۱۰۲ پر ایک سو انیس کتب کے نام جمع کیے ہیں۔ نیز/ الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۲۴۵/ جامع کرامات اولیاء، جلد ۲، صفحہ ۴۷۷ تا ۴۷۹/ حـلیة البشـر، جلد ۱، صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۴/ سفرنامہ زیارات مراکش، صفحہ ۵۹، ۶۹ تا ۷۲، ۱۳۷ تا ۱۳۸، ۱۴۰/ معجم المؤلفین، جلد ۱، صفحہ ۲۸۸ تا ۲۸۹

۱۲......دعوة الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۸

۱۳......الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۸ تا ۹/ دعوة الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۸/ موسوعة اعلام المغرب، جلد ۷، صفحہ ۲۶۲۰

۱۴......اعیان من المشارقة و المغاربة، صفحہ ۵۲ تا ۵۵

۱۵......نزهة الفکر، جلد ۱، صفحہ ۴۳۴ تا ۴۳۵

۱۶......شاہ مراکش عبدالرحمٰن حسنی، ۱۲۳۸ھ کو حکمران ہوئے اور وفات تک رہے۔ الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۳۴۱/ موسوعة اعلام المغرب، جلد ۷، صفحہ ۲۶۱۴

۱۷......الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۲، صفحہ ۴۱۸ تا ۴۱۹، جلد ۵، صفحہ ۹۱/ اعلام المغرب العربی، جلد ۷، صفحہ ۴۳۰ تا ۴۳۲/ التعریف الشمولی، صفحہ ۹۴

۱۸......الاعلام الشرفیة، جلد ۱، صفحہ ۲۷۲ تا ۲۷۴/ اعلام النبلاء، جلد ۷، صفحہ ۴۳۶ تا ۴۴۱

۱۹......السعادة الابدیة، صفحہ ۱۹ تا ۲۱

۲۰......اعلام النبلاء بتاریخ حلب الشهباء، جلد ۷، صفحہ ۵۴۸ تا ۵۵۰

۲۱......تاریخ علماء دمشق، جلد ۱، صفحہ ۴۵۸ تا ۴۵۹

۲۲......الطریقة النقشبندیة الخالدیة الداغستانیة، صفحہ ۲۵۳

۲۳......سلك الدرر، جلد ۴، صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۵

۲۴......التعریف الشمولی، صفحہ ۱۰۹

۲۵......التعریف الشمولی، صفحہ ۱۰۹

۲۶......الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۹۲

۲۷......الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۸۸ تا ۸۹، ۹۸، ۱۰۱

۲۸......سلك الدرر، جلد ۴، صفحہ ۱۹۳ تا ۲۰۵

۲۹......سلك الدرر، جلد ۲، صفحہ ۱۵۵

۳۰......الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۹۸/ التعریف الشمولی، صفحہ ۱۲۲ تا ۱۲۳

۳۱......احمد زروق و الزروقیة، صفحہ ۹۵، ۱۱۹، ۱۶۱، ۳۲۰

۳۲......الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۸۵/ دعوة الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۹/ معجم المؤلفین، جلد ۱ صفحہ ۱۱

۳۳......التعریف الشمولی، صفحہ ۱۰۰، ۲۲۲

۳۴......التعریف الشمولی، صفحہ ۹۵/ دلیل مخطوطات دار الکتب الناصریة، صفحہ ۵۰، ۹۳/ مرأة المحاسن، صفحہ ۳۱۲/ معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۱۲۳

۳۵......معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۱۱۰

۳۶......خلاصة الاثر، جلد ۴، صفحہ ۲۶۹/ مرأة المحاسن، صفحہ ۶۸/ معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۷۸۸

۳۷......عمر رضا کحالہ (وفات ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء) نے معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۳۳۳ پر

مطالع المسرات کو بھی صاحب دلائل الخیرات کی تالیف قرار دیا، جو درست نہیں۔ جب کہ جلد۳، صفحہ۳۷۷ پر مؤلف کا نام صحیح لکھا۔

۳۸......دعوۃ الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ۲۶/قائمۃ دار الکتب العلمیۃ، صفحہ۶۰، ۲۷/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۴۳۱/معجم المطبوعات المغربیۃ، صفحہ۲۷۳ تا ۲۷۴/موسوعۃ اعلام المغرب، جلد۵، صفحہ۱۸۴۲ تا ۱۸۴۴

۳۹......الاعلام، جلد۴، صفحہ۱۵۵

۴۰......سلک الدرر، جلد۴، صفحہ۳۲ تا ۳۵

۴۱......التعریف الشمولی، صفحہ۹۷/معجم اعلام الجزائر، صفحہ۱۰۷

۴۲......اعلام النبلاء، جلد۶، صفحہ۴۷۶ تا ۴۷۸/التعریف الشمولی، صفحہ۹۹ تا ۱۰۰، ۲۲۲

۴۳......سلک الدرر، جلد۱، صفحہ۱۵۳ تا ۱۶۶، جلد۲، صفحہ۲۵، ۱۵۵

۴۴......الاعلام، جلد۴، صفحہ۸۰/سلک الدرر، جلد۳، صفحہ۹۵ تا ۹۶

۴۵......الاعلام بمن حل مراکش، جلد۶، صفحہ۵۸/دعوۃ الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ۲۹

۴۶......التعریف الشمولی، صفحہ۹۷/فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، جلد۳، صفحہ۱۲۰/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۳۰۰ تا ۳۰۱/معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۷۹۵

۴۷......معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۳۶۴

۴۸......معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۳۸۱

۴۹......معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۳۱۲ تا ۱۳۱۳

۵۰......الاعلام الشرقیۃ، جلد۱، صفحہ۲۷۲ تا ۲۷۳/اعلام النبلاء، جلد۷، صفحہ۴۳۶ تا ۴۴۱/ التعریف الشمولی، صفحہ۹۹، ۲۲۲/ علماء من حلب، صفحہ۴۱ تا ۴۳/معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۱۹۴

۵۱......الاعلام، جلد۴، صفحہ۱۴۹/الاعلام الشرقیۃ، جلد۱، صفحہ۳۴۴ تا ۳۴۵/فیض الملک الوہاب المتعالی، جلد۱، صفحہ۷۹۹ تا ۸۰۰/ معجم البابطین، جلد۱۲، صفحہ۳۹۱ تا ۳۹۳/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۱۱۱۹ تا ۱۱۲۰/www.4shared.com

۵۲......دعوۃ الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ۲۵، ۲۹

۵۳......التعریف الشمولی، صفحہ۹۷

۵۴......سلک الدرر، جلد۲، صفحہ۱۵ تا ۲۴، جلد۴، صفحہ۲۰۱/عرف البشام، صفحہ۱۰۸ تا ۱۲۰/

معجم المؤلفین، جلد ا، صفحہ ۵۲۲

۵۵......سلك الدرر، جلد ۳، صفحہ ۲۴۸ تا ۲۶۰/ معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۵۳۱ تا ۵۳۲

۵۶......دعــــوۃ الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۹/ عجائب الآثار، جلد ۲، صفحہ ۱۰۷ تا ۱۱۰/

فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، جلد ا، صفحہ ۲۶۵

۵۷......الـــتعریف الشمولی، صفحہ ۱۰۷، ۲۲۰/ دعــوۃ الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۹/

فہرس الفہارس و الاثبات، جلد ۲، صفحہ ۱۱۰۷ تا ۱۱۱۱/ www.aslein.net

۵۸......الاعلام الشرقیۃ، جلد ا، صفحہ ۲۸۷ تا ۲۸۸/ علماء من حلب، صفحہ ۳۱ تا ۳۴/ فیض الملك

الوہاب المتعالی، جلد ا، صفحہ ۳۱۰/ نزہۃ الفکر، جلد ا، صفحہ ۲۳۹ تا ۲۴۰

۵۹......دعوۃ الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۹

۶۰......ارغام المرید، صفحہ ۹۰ تا ۱۰۰

۶۱...... السعادۃ الابدیۃ، صفحہ ۱۲۶

۶۲......دعوۃ الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۴/ معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۳۱۴

۶۳......التعریف الشمولی، صفحہ ۹۸، ۲۲۲

۶۴......الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۸/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد ا، صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۲/ فیض الملك

الوہاب المتعالی، جلد ۲، صفحہ ۱۵۹۹ تا ۱۶۰۰/ معجم اعلام الجزائر، صفحہ ۳۰۶ تا ۳۰۷/

معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۴۷

۶۵...... معجم البابطین، جلد ۱۷، صفحہ ۱۷۷

۶۶......مزید المسرات بسند دلائل الخیرات، شیخ ابوعبدالوہاب عثمان بن علی قادری خالصی،

طبع ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء، مطبع السعادۃ، قاہرہ

۶۷......فہرس الفہارس و الاثبات، جلد ا، صفحہ ۲۶، ۲۸۲ تا ۲۸۳، جلد ۲، صفحہ ۱۰۵۹

۶۸......دعوۃ الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۲۹

۶۹......التعریف الشمولی، صفحہ ۹۸/ معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۶۰۲

۷۰......فہرس الفہارس و الاثبات، جلد ا، صفحہ ۲۵۱ تا ۲۵۳، جلد ۲، صفحہ ۷۵۱

۷۱......الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۳۳۱/ فیض الملك الوہاب المتعالی، جلد ا، صفحہ ۵۳۸، جلد ۳، صفحہ ۱۹۴۷

۷۲......فیض الملك الوہاب المتعالی، جلد ا، صفحہ ۸۴۲ تا ۸۴۳

۷۳......الامام الکوثری، صفحہ ۱۷ تا ۲۷

۷۴..... فھرس الفھارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۱۲۳، ۱۳۲، ۱۳۲، ۱۴۵، ۲۸۱، ۳۸۲، ۳۸۸، ۴۶۶، ۴۹۳، ۵۴۱، جلد۲، صفحہ۷۱۸، ۷۲۴، ۷۸۱، ۸۷۱، ۸۷۵، ۸۸۵، ۹۳۴، ۹۳۶، ۱۰۰۷، ۱۰۵۴، ۱۱۰۱، ۱۱۴۶، ۱۱۶۲

۷۵..... خبایا الزوایا، صفحہ۱۳۶ تا ۱۴۵

۷۶..... الامداد فی معرفۃ علو الاسناد، صفحہ۱۵۵

۷۷..... الاعلام، جلد۳، صفحہ۱۳۳ تا ۱۳۴/ فھرس الفھارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۹۸۰ تا ۹۸۴

۷۸..... فھرس الفھارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۴۹۰ تا ۴۹۳/ فیض الملك الوھاب المتعالی، جلد۲، صفحہ۱۱۰۲ تا ۱۱۰۳

۷۹..... الاعلام، جلد۲، صفحہ۱۳۴

۸۰..... اتحاف اعلام الناس، جلد۵، صفحہ۴۹۳ تا ۴۹۴

۸۱..... مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی کی بعض علوم کی اسناد شیخ الازہر عبداللہ شرقاوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۲۷ھ/۱۸۱۲ء) سے متصل ہیں، لہذا اس تناظر میں ان کے حالات پر راقم کی کتاب ''شیخ الازھر عبد اللہ شرقاوی'' فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور (اوکاڑا) نے ۲۰۰۴ء کو ۸۰ صفحات پر شائع کی۔

۸۲..... لوامع النور، جلد۱، صفحہ۲۸۷ تا ۲۸۹، جلد۲، صفحہ۳۷

۸۳..... الدلالات الواضحات، صفحہ۴۰ تا ۴۸/ www.aslein.net

۸۴..... الدلیل المشیر، صفحہ۲۳۰ تا ۲۳۴

۸۵..... الطالع السعید، صفحہ۱۰۹ تا ۱۱۰/ المحفوظ المروی، صفحہ۳۲۸ تا ۳۳۰

۸۶..... منۃ الرحمٰن، صفحہ۹۴

۸۷..... العقود الجاھزۃ، صفحہ۱۳۵

۸۸..... المحفوظ المروی، صفحہ۳۴۸، ۳۵۵ تا ۳۵۸

۸۹..... الفھرس الوصفی، جلد۳، صفحہ۲۳۰ تا ۲۳۵، ۲۴۹

۹۰..... دعوۃ الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ۲۹/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۱۰۴/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۶۹۷

۹۱..... قائمۃ دار الکتب العلمیۃ، صفحہ۲۸، ۷۱

۹۲..... ڈاکٹر شیخ عیسیٰ مانع حمیری اب سرکاری مناصب سے دور درس و تدریس، تصنیف و تالیف

اور دعوت و تبلیغ کے کاموں میں ہمہ اوقات مصروف ہیں۔ آپ عالمی میلاد کانفرنس میں شرکت کے لیے برکاتی فاؤنڈیشن کی دعوت پر کراچی آچکے ہیں۔ نیز بعض تحریروں کے اردو تراجم مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، مفتی محمد خان قادری، مولانا علی عمران صدیقی نے کیے، جو کراچی و لاہور سے شائع ہوئے۔

۹۳...... ڈاکٹر شیخ محمد عبدالرب نظاری، محکمہ اوقاف دبئی کے اہم خطباء میں سے ہیں۔ ریاست کی مرکزی مساجد میں آپ کے دیے گئے چند خطباتِ جمعہ راقم نے دبئی ٹیلی ویژن کے توسط سے براہ راست سماعت کیے۔

۹۴...... شیخ نوح حا میم کلر ۵۷-۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۴ء کو واشنگٹن میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷۷ء کو جامعہ ازہر قاہرہ میں اسلام قبول کیا، جب کہ ان دنوں اردن کے دارالحکومت عمان میں مقیم ہیں۔ صوفی کامل، عارف باللہ، محقق، مصنف، فقیہ حنفی، شاذلی سلسلہ میں دمشق کے عارف باللہ شیخ عبدالرحمٰن شاغوری حمصی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء) سے خلافت پائی۔ امریکی جامعات میں عربی زبان و ادب اور فلسفہ کے مضامین پڑھے۔ مصر، پھر یرموک یونی ورسٹی اردن میں پروفیسر رہے، ابوالعباس شہاب الدین احمد بن لؤلؤ ابن نقیب رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۷۶۹ھ/ ۱۳۶۸ء) کی "عمدۃ السالك و عدۃ الناسك" کا عربی سے انگریزی ترجمہ کیا، جو شائع ہوا، نیز The Rliance Of Traveller مشہور تصنیفات میں سے ہے۔ تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۳۱۸ تا ۳۱۹/ www.dalail.co.uk / لاہور وغیرہ کے دورے کر چکے ہیں۔

۹۵...... الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۸۵ تا ۸۶/ ریاض النزھۃ، صفحہ ۱۷/ سلك الدرر، جلد ۱، صفحہ ۹۴/ سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد ۱، صفحہ ۵۳۹

۹۶...... قائمۃ دار الکتب العلمیۃ، صفحہ ۴۷

۹۷...... فہرس المخطوطات العربیۃ فی باکستان، صفحہ ۴۳۶ تا ۴۳۷

۹۸...... نزھۃ الخواطر، صفحہ ۸۳۳ پر نام و تعارف یوں لکھا ہے:

"مولانا محمد فاضل بن محمد حامد عبیدی حجازی بدوی صوبہ گجرات میں پیدا ہوئے، وہیں پلے بڑھے اور حج و زیارت کے لیے گئے پھر سورت شہر مقیم رہے۔ عالم جلیل، متعدد تصنیفات نیز اہم تاجر تھے۔ احمد آباد کے قریب سفر کے دوران ۱۱۲۹ھ/ ۱۸۱۷ء کو ۴۵ برس کی عمر میں قتل ہوئے۔ تصنیفات میں شرح دلائل الخیرات وغیرہ کتب ہیں۔ شرح کا نام و زبان مذکور نہیں" ---

۹۹.....فہرست نسخہ ہای خطی کتاب خانہ گنج بخش، جلد۴، صفحہ۲۳۹۱ تا ۲۳۹۲/معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۱۰۴ تا ۱۰۵

۱۰۰.....نزھۃ الخواطر، صفحہ۱۱۰۲ تا ۱۱۰۳

۱۰۱.....نزھۃ الخواطر، صفحہ۱۰۱۲ تا ۱۰۱۳

۱۰۲.....معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۱۰۴ تا ۱۰۵، ۳۲۸

۱۰۳.....نزھۃ الخواطر، صفحہ۹۹۸

۱۰۴.....تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ۲۶۲ تا ۲۶۴/مراۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ۱۱۰

۱۰۵.....مراۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ۱۱۳

۱۰۶.....فہرست ضیاء القرآن پبلی کیشنز، صفحہ۴

۱۰۷.....محسنِ اہل سنت، صفحہ۲۰۱، ۲۲۴

۱۰۸.....علم کے موتی، صفحہ۴۹، ۸۹

۱۰۹.....معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ، صفحہ۱۰۴ تا ۱۰۵

۱۱۰.....سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد۱، صفحہ۷۹۷

۱۱۱.....سفرنامہ زیاراتِ مراکش، صفحہ۱۲۱

۱۱۲.....الاسعاد بالاسناد، صفحہ۴۳

۱۱۳.....نزھۃ الخواطر، صفحہ۹۰۶ تا ۹۰۷

۱۱۴.....فیض الملک الوھاب المتعالی، جلد۳، صفحہ۱۶۸۵ تا ۱۶۸۷

۱۱۵.....فیض الملک الوھاب المتعالی، جلد۱، صفحہ۵۵۴ تا ۵۵۵/نزھۃ الخواطر، صفحہ۱۲۳۱

۱۱۶.....فیض الملک الوھاب المتعالی، جلد۳، صفحہ۱۹۵۱ تا ۱۹۵۵

۱۱۷.....فیض الملک الوھاب المتعالی، جلد۲، صفحہ۱۲۸۸ تا ۱۲۹۰

۱۱۸.....الاسعاد بالاسناد، صفحہ۵۷ تا ۶۰/الدلیل المشیر، صفحہ۱۲۰ تا ۱۲۶

۱۱۹.....سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد۱، صفحہ۱۴۵، ۲۳۰، ۲۸۴، ۶۷۲

۱۲۰.....سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد۱، صفحہ۲۸، جلد۲، صفحہ۴۰۹، ۴۱۰

۱۲۱.....تذکرہ حضرت محدثِ دکن، صفحہ۱۳۰ تا ۱۳۱، ۱۸۹

۱۲۲.....مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات، صفحہ۴۴۴

۱۲۳.....مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات، صفحہ۱۸۳ تا ۱۸۴

۱۲۴......فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۴۹۸ تا۴۹۹
۱۲۵......الدر المنظوم، صفحہ۱۳۰
۱۲۶......حصر الشارد، جلد۱، صفحہ۲۷۲ تا۲۷۳
۱۲۷......فیض الملك الوهاب المتعالی، جلد۱، صفحہ۲۷۷ تا۳۰۷
۱۲۸......النور و البهاء، صفحہ۱۴۵
۱۲۹......الاسناد الاعظم، صفحہ۱۸
۱۳۰......الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۸۶/نزهة الخواطر، صفحہ۱۲۶۲
۱۳۱......الاجازات المتینة، صفحہ۴۴
۱۳۲......الاجازات المتینة، صفحہ۴۴ تا۴۸
۱۳۳......نور الحبیب، شمارہ نومبر ۲۰۰۷ء، صفحہ ۶، ۱۲
۱۳۴......سفر نامہ زیارات مراکش، صفحہ۱۱۴/نور الحبیب، شمارہ اپریل ۲۰۰۸ء، صفحہ ۵۰
۱۳۵......سفر نامہ زیارات مراکش، صفحہ۳۳ تا۴۰/نور الحبیب، شمارہ اپریل ۲۰۰۸ء، صفحہ۴۷ تا۵۱
۱۳۶......مجموعه وظائف مع دلائل الخیرات، صفحہ۱۱
۱۳۷......القول الجلی فی ذکر آثار الولی، صفحہ۴۳۲
۱۳۸......مجموعه وظائف مع دلائل الخیرات، صفحہ۱۸۳ تا۱۸۴
۱۳۹......ثبت نعیمی، صفحہ۲۵
۱۴۰......وَزان کو وزّان اور وازان بھی لکھا گیا، نیز ''دار الضمانة'' بھی کہا جاتا ہے۔
۱۴۱......سیدی عبد السلام بن بشیش رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر مصر کے وزیر اوقاف و شیخ الازہر ڈاکٹر عبد الحلیم محمود رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء) کی مستقل کتاب ''القطب الشهید سیدی عبد السلام بن بشیش'' مکتبہ عصریہ بیروت نے ۱۴۳ صفحات پر ایک سے زائد بار شائع کی۔ جس کا سبب تالیف یہ ہے کہ رمضان ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۴ء کو شاہِ مراکش کی دعوت پر شیخ الازہر قاہرہ سے رباط تشریف لے گئے تاکہ اس ماہ مقدس میں شاہی محل میں خطاب فرمائیں۔ اس دوران انہوں نے سیدی عبد السلام کے مزار پر حاضری کی خواہش ظاہر کی تو بادشاہ نے اس غرض کے لیے ہیلی کاپٹر پیش کیا، چناں چہ آپ مراکش کے شاہی امور اور اوقاف کے وزراء کی معیت میں مزار پر پہنچے پھر ان کے احوال پر مستقل کتاب لکھنے کا عزم کیا اور وطن آنے کے کچھ عرصہ بعد یہ کتاب منظر عام پر آئی، جس کے مقدمہ میں آپ کے مزار پر حاضر ہونے کا واقعہ ذکر کیا،

نیز کتاب کا انتساب شاہِ مراکش کے نام کیا۔
شیخ الازہر قبل ازیں سیدی عبدالسلام کے خلیفہ وشاذلی سلسلہ کے بانی وصاحب حزب البحر شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۵۶ھ/ ۱۲۵۸ء) کے احوال پر کتاب لکھ چکے تھے۔
راول پنڈی کے افتخار احمد حافظ قادری، نومبر ۲۰۰۷ء کو سیدی عبدالسلام کے مزار پر حاضر ہوئے، جس کی روداد قلم بند کی، جو ''زیاراتِ مراکش'' وغیرہ میں شائع ہوئی۔ نیز/ الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۹/ جامع کرامات اولیاء، جلد ۲، صفحہ ۱۰۰۴ تا ۱۰۰۶/ سفر نامہ زیاراتِ مراکش، صفحہ ۶۳، ۱۰۱ تا ۱۰۶، ۱۴۰/ ضیائے حرم، شمارہ مئی ۲۰۰۱ء، صفحہ ۲۹ تا ۳۱، شمارہ اگست ۲۰۰۸ء، صفحہ ۵۵ تا ۵۹/ مرأة المحاسن، صفحہ ۳۸۷ تا ۳۸۸/ المطرب فی مشاهیر اولیاء المغرب، صفحہ ۸۶ تا ۱۰۴/ معجم المطبوعات المغربیة، صفحہ ۳۲۷/ معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۱۵۱

۱۴۲...... ریاض النزهة، صفحہ ۷۳ تا ۷۵

۱۴۳...... سلوة الانفاس، جلد ۱، صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱

۱۴۴...... الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۶۴/ ریاض النزهة، صفحہ ۶۸/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد ۲، صفحہ ۷۱۹، ۷۸۲، ۱۱۶۱

۱۴۵...... سلوة الانفاس، جلد ۱، صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱

۱۴۶...... شاہِ مراکش سید حسن سجلماسی والد کے بعد ۱۲۹۰ء/ ۱۸۷۳ء سے اپنی وفات تک تقریباً بائیس برس حکمران رہے۔ دوران سفر تادلا میں وفات پائی، رباط میں دفن کیے گئے۔ ان کے حالات: الاعلام، جلد ۲، صفحہ ۲۲۰ تا ۲۲۱/ الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۳، صفحہ ۱۷۲ تا ۱۹۶/ التنبیه، جلد ۱، صفحہ ۲۰ تا ۴۱

۱۴۷...... الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۳، صفحہ ۱۷۲

۱۴۸...... ریاض النزهة، صفحہ ۶۶ تا ۶۷، ۱۸۱

۱۴۹...... دعوة الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ ۳۰/ فهارس الخزانة الحسنیة، جلد ۱، صفحہ ۲۱۹ تا ۲۲۱/ معجم المؤلفین، جلد ۱، صفحہ ۶۵۳ تا ۶۵۴/ موسوعة اعلام المغرب، جلد ۷، صفحہ ۲۴۱۰، ۲۴۱۱

۱۵۰...... الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۹، صفحہ ۲۳۵/ معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۲۴۰

۱۵۱...... سلوة الانفاس، جلد ۳، صفحہ ۴۹۹/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد ۲، صفحہ ۷۵۰/ معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۱۴۹/ موسوعة اعلام المغرب، جلد ۷، صفحہ ۲۴۸۹ تا ۲۴۹۰

۱۵۲......الاعلام، جلد۴، صفحہ۹۴/فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۷۵۰/معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۲۴۸/موسوعة اعلام المغرب، جلد۸، صفحہ۲۸۶۹

۱۵۳......الاعلام بمن حل مراکش، جلد۷، صفحہ۲۱۹ تا ۲۲۷

۱۵۴......ریاض النزھۃ، مختلف مصنفین کی چار کتب کے مجموعہ میں یک جا، بعنوان ''مجموع النسب و الحسب و الفضائل و التاریخ و الادب فی اربعۃ کتب'' شائع ہوئی۔ یہ مجموعہ ایک جلد کے ۴۵۹ صفحات پر مشتمل اور شیخ محمد بلہاشمی نے ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء کو مطبع ابن خلدون تلمسان سے طبع کرایا۔ چاروں کتب کے کوائف یہ ہیں:

ریاض النزھۃ علی منظومۃ نسمات ریاح الجنۃ، از شیخ محمد بلہاشمی بن ابی بکر ابن بکار، السلسلۃ الوافیۃ و الیاقوتۃ الصافیۃ فی انساب اہل البیت المطہر اہلہ بنص الکتاب، از شیخ احمد بن محمد عشماوی مکی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۴۲ھ/ ۱۷۲۹ء میں زندہ)، القول الاعم فی بیان انساب قبائل الحشم، از شیخ طیب بن مختار غریسی مختاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء تقریباً)، تسہیل المطالب شرح المنظومۃ بغیۃ الطالب، شیخ عیسیٰ بن موسیٰ تجینی غریسی رحمۃ اللہ علیہ کی منظومہ پر شیخ محمد الاعرج غریسی فاسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء تقریباً) کی شرح۔

۱۵۵......ریاض النزھۃ، صفحہ۶۳ تا ۷۵

۱۵۶......سلوۃ الانفاس، فاس شہر میں مدفون علماء و اولیاء و مشاہیر کے حالات پر عارف باللہ، محدث شیخ سید محمد بن جعفر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم تصنیف ہے، جو تین جلدوں پر مشتمل مصنف کی زندگی میں ۱۳۱۶ھ کو فاس سے شائع ہوئی۔ اب کتانی گھرانہ کے تین فضلاء نے اس پر تحقیق انجام دی اور جدید ایڈیشن ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء کو دار البیضاء سے شائع ہوا۔

مزید دو فضلاء نے اس کی مفصل فہرست مرتب کی، جو چوتھی جلد کی صورت میں ۲۰۰۶ء کو شائع کی گئی۔ اسی کے ساتھ تقاریب رونمائی کا سلسلہ شروع کیا گیا اور ۴ر فروری نیز ۲۵ر فروری ۲۰۰۵ء کو رباط اور ۲۴، ۲۵ر مارچ کو فاس میں چار تقاریب منعقد ہوئیں، جن میں متعدد اہل علم نے کتاب کے محاسن و اہمیت پر اظہار خیال کیا۔ ان کے مقالات کو جمع و مرتب کر کے پانچویں جلد کے طور پر ۲۰۰۷ء میں شائع کیا گیا، یوں اب یہ پانچ جلدوں میں دستیاب ہے۔ مصنف جلیل نے آغاز میں مزارات پر حاضری کی شرعی حیثیت اور متعلقہ موضوعات پر تفصیل سے لکھا ہے۔

۱۵۷......موسوعۃ اعلام المغرب، پروفیسر محمد حجی کی تالیف اور دس جلد کے ۳۸۶۲ صفحات پر مشتمل ہے، جو ۱۹۹۶ء کو بیروت سے شائع ہوئی۔ جس میں مشاہیر مراکش کے حالات پر

مختلف ادوار میں لکھی گئی دیگر مصنفین کی نو کتب کا مواد سنین وفات کی ترتیب سے ۱ھ سے ۱۴۰۰ھ تک مرتب کر دیا ہے۔ مشمولہ کتب کے نام یہ ہیں:

تذکرۃ المحسنین بوفیات الاعیان و حوادث السنین، از شیخ عبدالکبیر بن المجذوب فاسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء)، شرف الطالب فی اسنی المطالب، از شیخ احمد بن حسین ابن قنفذ قسطمینی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۱۰ھ/ ۱۴۰۷ء)، وفیات الونشریسی، از شیخ احمد بن یحییٰ ونشریسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۹۱۴ھ/ ۱۵۰۸ء) لقط الفرائد من لفاظۃ حقق الفوائد، از شیخ احمد بن محمد قاضی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۰۲۵ھ/ ۱۶۱۶ء)، دوحۃ الناشر لمحاسن من کان بالمغرب من مشایخ القرن العاشر، از شیخ محمد بن علی ابن عسکر شفشاوینی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۹۸۶ھ/ ۱۵۷۸ء)، نشر المثانی لاھل القرن الحادی عشر و الثانی، از شیخ محمد بن طیب قادری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۸۷ھ/ ۱۷۷۳ء)، الاعلام بمن غبّر من اھل القرن الحادی عشر، از شیخ عبداللہ بن محمد فاسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۳۱ھ/ ۱۷۱۸ء)، اتحاف المطالع بوفیات اعلام القرن الثالث عشر و الرابع نیز سل النصال للنضال بالاشیاخ و اھل الکمال، از شیخ عبدالسلام بن عبدالقادر ابن سودہ رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء)۔

۱۵۸...... الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۹، صفحہ ۲۳۵ تا ۲۳۶/ ثبت نعیمی، صفحہ ۲۵/ ریاض النزھۃ، صفحہ ۶۳ تا ۶۵، ۷۴/ سل الاسراب، صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۴/ فھرس الفہارس و الاثبات، جلد ۲، صفحہ ۷۴۸ تا ۷۵۰/ موسوعۃ اعلام المغرب، جلد ۵، صفحہ ۱۹۳۲

۱۵۹...... سل الاسراب، صفحہ ۲۶۳،۱۴

۱۶۰...... فھرس الفہارس و الاثبات، جلد ۱، صفحہ ۱۳۴

۱۶۱...... مولانا نعیم الدین مرادآبادی کے حالات پاک و ہند میں مطبوع و بآسانی دست یاب ہیں۔ عربی میں مولانا غلام مہر علی چشتی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء) نے "الیواقیت المھریۃ" میں تقریباً تین صفحات پر، علامہ پیرزادہ مشتاق احمد شاہ بھیروی نے جامعہ ازہر قاہرہ سے ایم فل کیا، جس کے دو صفحات پر ہیں یہ مقالہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے شائع کر دیا ہے۔ حافظ عبدالمجید نے پنجاب یونی ورسٹی سے ایم فل کیا، اس میں بھی دو صفحات مختص ہیں، ان کا مقالہ تاحال شائع نہیں ہوا۔

اردو میں مولانا مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی نے مستقل کتاب "حیات صدر الافاضل" لکھی، جو لاہور سے چھپی۔ پروفیسر ڈاکٹر مولانا محمد مسعود احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء) کی

''تحریک آزادیٔ ہند اور السواد الاعظم'' جو ۲۹۶ صفحات پر لاہور سے شائع ہوئی اور کراچی یونی ورسٹی میں شعبہ علوم اسلامیہ کے صدر پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری (پیدائش ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۶ء) کی تازہ کتاب ''تحریک پاکستان میں مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی اوران کے مشاہیر خلفاء کا حصہ'' جو مکتبہ نوریہ کراچی نے طبع کرائی۔

۱۶۲......مولانا شاہ محمد گل کابلی کے حالات: افکار رضا، شمارہ جنوری، مارچ ۲۰۰۴ء، صفحہ ۶۸ تا ۸۱/ ثبت نعیمی، صفحہ ۱، ۲۴، ۲۵، ۲۶/ شجرہ نوریہ، صفحہ ۱۸، ۲۲، ۲۶، ۳۳، ۷۰/ مراٰۃ التصانیف، جلد ۱، صفحہ ۶۷/ نور الحبیب، شمارہ نومبر، دسمبر ۲۰۰۳ء، ضمیمہ، صفحہ ۵، شمارہ مارچ ۲۰۰۴ء، صفحہ ۵۱ تا ۶۲

۱۶۳......شیخ محمد مکی کتبی کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۷۹۴/ ثبت نعیمی، صفحہ ۱، ۶، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۶/ سیر و تراجم، حاشیہ، صفحہ ۱۹۶، ۲۴۰/ شجرہ نوریہ، صفحہ ۱۸، ۲۱، ۲۶، ۳۳، ۷۰/ فیض الملك الوهاب المتعالی، جلد ۲، صفحہ ۱۴۱۵ تا ۱۴۱۶/ مختصر نشر النور، صفحہ ۴۷۷ تا ۴۷۸/ مکہ مکرمہ کے کتبی علماء، صفحہ ۳۵ تا ۳۸/ نثر الدرر، ضمیمہ، صفحہ ۴، ۶/ نشر المأثر، صفحہ ۴۵، ۶۹/ نظم الدرر، صفحہ ۲۱۱/ وسام الکرم، صفحہ ۴۱۶

۱۶۴......شیخ محمد صالح کتبی کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۷۹۳/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۸۵/ ثبت نعیمی، صفحہ ۱، ۶، ۲۲، ۲۴، ۲۵/ سیر و تراجم، حاشیہ، صفحہ ۲۴۰/ فیض الملك الوهاب المتعالی، جلد ۲، صفحہ ۱۴۱۵/ مختصر نشر النور، صفحہ ۴۷۶ تا ۴۷۷/ مکہ مکرمہ کے کتبی علماء، صفحہ ۳۲ تا ۳۵/ نشر المأثر، صفحہ ۱۴/ نظم الدرر، صفحہ ۱۴۸/ وسام الکرم، صفحہ ۳۵۷ تا ۳۵۸

۱۶۵......شیخ محمد بن حسین کتبی کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۲، صفحہ ۷۹۲/ اهل الحجاز، صفحہ ۳۱۸/ ثبت نعیمی، صفحہ ۱، ۶، ۲۲، ۲۴، ۲۵/ سیر و تراجم، حاشیہ، صفحہ ۲۴۰/ فهرس دار الکتب المصریة، جلد ۵، صفحہ ۳۶۴ تا ۳۶۵/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد ۱، صفحہ ۴۸۱/ فیض الملك الوهاب المتعالی، جلد ۲، صفحہ ۱۴۱۳ تا ۱۴۱۵/ مختصر نشر النور، صفحہ ۴۷۵ تا ۴۷۶/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد ۱، حاشیہ، صفحہ ۳۷۶/ مکہ مکرمہ کے کتبی علماء، صفحہ ۱۰ تا ۳۲/ نثر الدرر، صفحہ ۱۰/ نزهة الفکر، جلد ۱، صفحہ ۱۷۴ تا ۱۸۱، ۱۹۰، ۲۹۵، ۳۲۰/ نشر الریاحین، جلد ۱، صفحہ ۱۴۰ تا ۱۴۲، جلد ۲، صفحہ ۵۸۹ تا ۵۹۰

۱۶۶......شیخ محمد امیر کبیر کے حالات: اتحاف الاخوان، صفحہ ۸۷ تا ۸۹/ الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۷۱/ ثبت نعیمی، صفحہ ۴، ۲۲، ۲۴، ۲۵/ حلیة البشر، جلد ۳، صفحہ ۱۲۶۶ تا ۱۲۷۰/ سد الارب، صفحہ ۴ تا ۱۶/ عجائب الآثار، جلد ۴، صفحہ ۴۴۱ تا ۴۴۳/ فهرست المخطوطات دار الکتب المصریة،

جلد۱، صفحہ۱۷۰، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۸۰، ۳۵۱، ۳۵۳، ۴۰۳، ۴۱۳، ۴۱۴، جلد۲، صفحہ۶، ۵۷، ۶۱، ۶۵، ۷۹، ۸۴، ۸۵، ۱۰۵، ۲۲۸/فهرست المخطوطات دار الکتب المصریة، مصطلح، جلد۱، صفحہ۱۳۰، ۱۹۱، ۲۴۹/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۱۳۳ تا ۱۳۹، جلد۲، صفحہ۶۶۳/الفهرس المختصر، جلد۱، صفحہ۹۲، ۲۶۲، ۲۸۰، ۳۵۶، ۳۶۲، جلد۲، صفحہ۶۳۶، ۸۳۷، جلد۴، صفحہ۱۵۰۳، ۱۵۳۵/فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۳۹، ۹۴، ۱۱۰، ۱۲۶، ۱۶۶ تا ۱۶۷، ۱۹۰، ۱۹۳، ۲۲۹، ۲۴۳، ۲۶۸، ۳۴۰/فیض الملك الوهاب المتعالی، جلد۳، صفحہ۱۶۶۵ تا ۱۶۶۶/معجم المطبوعات العربیة فی شبه، صفحہ۳۱۵، ۳۸۰/معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۴۷۳ تا ۴۷۵/معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۱۳۹، ۶۲۱ تا ۶۲۲، ۶۲۸

۱۶۷......شیخ احمد جوہری کے حالات: اتحاف الاخوان، صفحہ۹۰/الاعلام، جلد۱، صفحہ۱۱۲/ثبت نعیمی، صفحہ۲۵/سد الارب، صفحہ۱۴ تا ۱۵/سلك الدرر، جلد۱، صفحہ۱۱۲ تا ۱۱۳/عجائب الآثار، جلد۱، صفحہ۴۹۲ تا ۴۹۵، جلد۴، صفحہ۲۹۴/فهرست المخطوطات دار الکتب المصریة، جلد۱، صفحہ۱۲، ۱۲۲، ۱۹۵، ۲۹۲، جلد۲، صفحہ۲۴، ۱۶۶، ۱۷۰، ۱۹۸/فهرست المخطوطات دار الکتب المصریة، مصطلح، جلد۱، صفحہ۷، ۱۷ تا ۱۹، ۲۵، ۴۶، ۷۱ تا ۷۳، ۸۵ تا ۸۶، ۱۴۹، ۱۵۳، ۱۹۵، ۲۰۸/فهرس الفهارس و الاثبات جلد۱، صفحہ۳۰۲ تا ۳۰۳/الفهرس المختصر، جلد۱، صفحہ۳۰۳/فهرس مخطوطات مکتبة مکة المکرمة، صفحہ۱۰۵/معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۱۲۱

۱۶۸......شیخ سید طیب الشریف کے حالات: التقاط الدرر، صفحہ۴۴۸/ثبت نعیمی، صفحہ۲۵/ریاض النزهة، صفحہ۶۵، ۷۳/سد الارب، صفحہ۲۶۳/ سلوة الانفاس، جلد۱، صفحہ۱۰۸ تا ۱۰۹/عجائب الآثار، جلد۱، صفحہ۴۹۲/فهرست المخطوطات دار الکتب المصریة، مصطلح، جلد۱، صفحہ۱۹/فهرس الفهارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۴۴۵/فیض الملك الوهاب المتعالی، جلد۲، صفحہ۹۹۵، ۱۰۱۰، ۱۳۸۵/موسوعة اعلام المغرب، جلد۷، صفحہ۲۳۹۱، ۲۳۹۲

۱۶۹......شیخ سید تہامی الشریف کے حالات: اتحاف اعلام الناس، جلد۴، صفحہ۳۵۲/الاعلام، جلد۲، صفحہ۶۴/التقاط الدرر، صفحہ۳۰۹ تا ۳۱۰/دعوة الحق، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء، صفحہ۲۴، ۳۰/ریاض النزهة، صفحہ۶۴ تا ۶۵/سلوة الانفاس، جلد۱، صفحہ۱۰۸/موسوعة

اعلام المغرب، جلد۵، صفحہ۱۹۴۹تا۱۹۵۴/نہایۃ المطلب، صفحہ۲۶۳

۱۷۰......شیخ سید محمد بن عبداللہ الشریف کے حالات: اتحاف اعلام الناس، جلد۵، صفحہ۳۴۰/ التقاط الدرر، صفحہ۲۹۹/ثبت نعیمی، صفحہ۲۵/ریاض النزھۃ، صفحہ۶۴/سلوۃ الانفاس، جلد۱، صفحہ۱۰۸/فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۸۶۲/موسوعۃ اعلام المغرب، جلد۵، صفحہ۱۹۳۰تا۱۹۳۲

۱۷۱......شیخ عبداللہ تلیدی کے حالات پر طنجہ کے شیخ حسین اشبوکی کتاب ''عبد اللہ التلیدی العلامۃ المربی و المحدث الاثری'' دار القلم دمشق نے ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء کو ۱۶۰ صفحات پر شائع کی۔

۱۷۲......شیخ سید عبداللہ الشریف کے حالات: الاعلام، جلد۴، صفحہ۶۳تا۶۴/التقاط الدرر، صفحہ۲۰۸/ثبت نعیمی، صفحہ۲۵/ریاض النزھۃ، صفحہ۶۳تا۷۵/سد الارب، صفحہ۲۶۳تا۲۶۴/ سلوۃ الانفاس، جلد۱، صفحہ۱۰۷/فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، مصطلح، جلد۱، صفحہ۱۹/فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۱، صفحہ۲۲۴، ۲۶۰، جلد۲، صفحہ۱۰۷، ۴۸۷تا۷۵۰، ۹۳۲، ۸۶۲/المطرب فی مشاہیر اولیاء المغرب، صفحہ۱۸۲تا۱۸۷/معجم المطبوعات المغربیۃ، صفحہ۳۶۱/موسوعۃ اعلام المغرب، جلد۴، صفحہ۱۶۰۲تا۱۶۰۴، ۱۶۱۷

۱۷۳......شیخ حسن بن عیسیٰ مصباحی کے حالات: ممتع الاسماع، صفحہ۱۲۸تا۱۲۹/موسوعۃ اعلام المغرب، جلد۲، صفحہ۹۰۱تا۹۰۲۔ سن وفات میں اختلاف ہے، بعض نے ۹۶۵ھ، دیگر نے ۹۷۶ھ لکھا ہے۔

۱۷۴......شیخ علی صرصری کے حالات: التقاط الدرر، صفحہ۸۷/ثبت نعیمی، صفحہ۲۵/ریاض النزھۃ، صفحہ۴۷/سد الارب، صفحہ۲۶۴/سلوۃ الانفاس، جلد۱، صفحہ۱۰۷/فہرس الفہارس و الاثبات، جلد۲، صفحہ۱۰۷/معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۳۹۵/ممتع الاسماع، صفحہ۱۸۲تا۱۸۳/ موسوعۃ اعلام المغرب، جلد۳، صفحہ۱۲۵۰

۱۷۵......شیخ عیسیٰ بن حسن مصباحی کے حالات: الاعلام بمن حل مراکش، جلد۹، حاشیہ صفحہ۲۳۵/ریاض النزھۃ، صفحہ۴۷/سد الارب، صفحہ۲۶۴/ مرأۃ المحاسن، صفحہ۴۲۴تا۴۲۵/ ممتع السماع، صفحہ۱۴۸/موسوعۃ اعلام المغرب، جلد۲، صفحہ۹۰۲

۱۷۶......شیخ محمد طالب کے حالات: ثبت نعیمی، صفحہ۲۵/سد الارب، صفحہ۲۶۴/سلوۃ الانفاس، جلد۲، صفحہ۳۶تا۳۹/المطرب فی مشاہیر اولیاء المغرب، صفحہ۱۵۲/ممتع الاسماع، صفحہ۴تا۵، ۸۶تا۹۵/موسوعۃ اعلام المغرب، جلد۲، صفحہ۸۹۸

۱۷۷......مراکش شہر کے مشاہیر کے حالات پر محدث کبیر شیخ سید محمد عبدالحی کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک پر مؤرخ مراکش قاضی شیخ عباس بن محمد بن محمد بن ابراہیم سملالی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء) نے ضخیم و عظیم تصنیف ''الاعلام بمن حل مراکش و اغمات من الاعلام'' دس جلدوں میں لکھی، جس کی ابتدائی پانچ جلدیں ۱۹۳۶ء میں فاس سے شائع ہوئیں۔ اب ملک کے مشہور محقق و مؤرخ مراکش نیز رائل اکیڈمی کے رکن عبدالوہاب ابن منصور نے بقیہ پانچ جلدوں پر تحقیق انجام دی نیز پہلی جلد کے ابتدائی بیس صفحات پر مصنف کے حالات شامل کیے اور تمام جلدیں ۱۹۷۴ء سے ۱۹۸۳ء تک بتدریج شائع ہوئیں، جو ۴۲۸۷ صفحات پر مشتمل اور ۱۶۵۲ مشاہیر کا تذکرہ ہیں۔ نیز ڈاکٹر حسن جلاب نے پوری کتاب کی مفصل فہرست مرتب کی، جو گیارہویں جلد کے طور پر ۲۰۰۲ء کو ۶۹۷ صفحات پر چھپی۔

۱۷۸......الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۸، صفحہ ۲۴۰ تا ۲۴۱، جلد ۹، صفحہ ۱۶/ موسوعۃ اعلام المغرب، جلد ۲، صفحہ ۸۲۵

۱۷۹......''الرجال السبعۃ'' یعنی مراکش شہر کے سات اولیاء اللہ سے مراد حسب ذیل شخصیات ہیں:
محدث العصر و صاحب کتاب الشفاء شیخ ابوالفضل قاضی عیاض بن موسیٰ یحصبی سبتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۴۴ھ/ ۱۱۴۹ء)، صاحب الروض الانف شیخ ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ سہیلی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۸۱ھ/ ۱۱۸۵ء)، صاحب الغار شیخ یوسف بن علی معتلی صنہاجی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۹۳ھ/ ۱۱۹۷ء)، شیخ ابوالعباس احمد بن جعفر خزرجی سبتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۰۱ھ/ ۱۲۰۴ء)، صاحب دلائل الخیرات شیخ محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۷۰ھ/ ۱۴۶۵ء)، شیخ عبدالعزیز بن عبدالحق تباع رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۹۱۴ھ/ ۱۵۰۸ء)، شیخ عبداللہ بن محمد عجال غزوانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۹۳۵ھ/ ۱۵۲۹ء)۔
ان کے حالات پر حسب ذیل مستقل کتب لکھی گئیں۔ مراکش کے مالکی عالم و مؤرخ شیخ ابوعبداللہ محمد صغیر بن محمد افرانی یفرنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۵۵ھ/ ۱۷۴۲ء تقریباً) نے ''درر الحجال فی مناقب اولیاء مراکش سبعۃ رجال'' لکھی، جو نامکمل رہی اور ڈاکٹر حسن جلاب کی تحقیق سے ۲۰۰۰ء کو مراکش سے چھپی، جب کہ شیخ قاضی عباس سملالی مؤرخ مراکش نے اسے سات سو اشعار میں منظوم کیا، پھر خود ہی ۱۳۲۵ھ کو اس منظومہ کی شرح ''اظہار الکمال فی تتمیم مناقب اولیاء مراکش سبعۃ رجال'' لکھی، جس پر محدث شہیر شیخ سید محمد عبدالحی کتانی رحمۃ اللہ علیہ نے تقریظ قلم بند کی اور پہلی جلد ۱۳۲۶ھ کو فاس سے شائع ہوئی، جب کہ مکمل قلمی نسخہ کتب خانہ حسنیہ رباط میں زیر نمبر ۲۳۲۲ محفوظ ہے اور شیخ عباس نے اپنی دوسری ضخیم تصنیف ''الاعلام بمن حل مراکش و اغمات من الاعلام''

کے متعلقہ مقامات پر شامل کی، جو مطبوع ہے۔ شیخ محمد بن عبدالسلام بوستہ رحمۃ اللہ علیہ کی ''بلوغ الامال فی ذکر مناقب السادات سبعۃ رجال'' مراکش سے چھپی اور شیخ محمد امین عبداللہ تجاجی جعفری صحراوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء) کی ''مقدمۃ الارتجال فی مشاہیر سبعۃ رجال'' کا قلمی نسخہ مکتبہ حسنیہ رباط میں، نیز شیخ محمد غالی بن مکی غرناطی فاسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء) کی ''بادرۃ الاستعجال فی مناقب سبعۃ رجال'' کا قلمی نسخہ بھی اسی مکتبہ میں ہے۔ علاوہ ازیں فاس کے مالکی عالم قاضی ابوالفضل شیخ عبدالواحد بن محمد ابن موازسلیمانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء) نے ''الرجال السبعۃ بمراکش'' لکھی، جس کا قلمی نسخہ فاس کے شاہی کتب خانہ میں ہے۔ قاضی عیاض یونی ورسٹی مراکش کے پروفیسر ڈاکٹر حسن حلاب نے سبعۃ رجال پر پی ایچ ڈی کی، جس کا ذکر دوسرے مقام پر آچکا۔

پاکستان سے علامہ افتخار احمد حافظ قادری نے نومبر ۲۰۰۷ء کو ان ساتوں کے مزارات پر حاضری دی، پھر سب کے مختصر حالات و مزارات کی تصاویر سفر نامہ میں درج کیے۔ الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۲۶۵ تا ۲۶۶، جلد ۴، صفحہ ۱۷۷/ الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۱۱، صفحہ ۵ تا ۱۶/ التنبیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۳۲ تا ۱۴۵/ السعادۃ الابدیۃ، صفحہ ۱۳ تا ۱۶، ۱۱۵ تا ۱۱۹، ۱۵۸ تا ۱۶۰/ سفر نامہ زیارات مراکش، صفحہ ۱۴ تا ۵۵، ۱۳۷، ۱۳۹/ مرأۃ المحاسن، صفحہ ۵۵۹/ معجم البابطین، جلد ۳، صفحہ ۶۵۱، جلد ۴، صفحہ ۲۶۵/ نور الحبیب، شمارہ مئی ۲۰۰۸ء، صفحہ ۳۵ تا ۴۰

۱۸۰......شیخ عبداللہ غزوانی کے حالات: الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۸، صفحہ ۲۳۵ تا ۲۶۷/ التنبیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۱/ ثبت نعیمی، صفحہ ۲۵/ سد الارب، صفحہ ۲۶۴/ السعادۃ الابدیۃ، صفحہ ۱۴۷ تا ۱۴۸/ سفر نامہ زیارات مراکش، صفحہ ۴۷، ۵۵/ سلوۃ الانفاس، جلد ۲، صفحہ ۲۳۵ تا ۲۳۷/ ضیائے حرم، شمارہ مئی ۲۰۰۸ء، صفحہ ۸۸/ فہرس الفہارس و الاثبات، جلد ۱، صفحہ ۴۳۵/ مرأۃ المحاسن، صفحہ ۲۹۳ تا ۲۹۴، ۴۱۹، ۴۲۳ تا ۴۲۳/ المطرب فی مشاہیر اولیاء المغرب، صفحہ ۹۹، ۱۰۱، ۱۵۰ تا ۱۵۶/ ممتع الاسماع، صفحہ ۵۶ تا ۶۶/ موسوعۃ اعلام المغرب، جلد ۲، صفحہ ۸۵۳ تا ۸۵۵/ نور الحبیب، شمارہ مئی ۲۰۰۸ء، صفحہ ۳۹ تا ۴۰

۱۸۱......مراکش شہر میں واقع عظیم الشان مسجد ابن یوسف ۵۱۴ھ/ ۱۱۲۰ء میں امیر المسلمین ابوالحسن علی بن یوسف بن تاشفین رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۳۷ھ/ ۱۱۴۳ء) نے تعمیر کرائی، جس کے ساتھ مدرسہ و کتب خانہ واقع ہے، جہاں نادر مخطوطات محفوظ ہیں، جیسا کہ دلائل الخیرات کا نسخہ سہلیہ۔ شیخ صدیق بلعرادی نے ان کی فہرست مرتب کی جو ''فہرس مخطوطات خزانۃ ابن یوسف''

نام سے دارالغرب الاسلامی بیروت نے ۱۹۹۴ء میں شائع کی۔ مساجد مراکش، صفحہ ۳۶ تا ۵۸

۱۸۲......شاہ عبدالعزیز سجلماسی والد کے بعد ۱۳۱۱ھ تا ۱۳۲۶ھ تک مراکش کے حکمران رہے، طنجہ میں قبر واقع ہے۔ ان کے دور میں ملک میں بجلی آئی۔ الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۱۶/ التنبیہ، جلد ۱، صفحہ ۳۲ تا ۱۱۵

۱۸۳......وزیر اعظم مراکش احمد بن موسیٰ مبارک کے حالات: الاعــــلام، جلد ۱، صفحہ ۲۶۲/ التنبیہ، جلد ۱، صفحہ ۶۱، ۱۳۸

۱۸۴......شیخ عبدالعزیز تباع کے حالات: الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۸، صفحہ ۴۱۳ تا ۴۳۳/ التنبیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۳۸ تا ۱۳۹، ۱۵۰/ ثبت نعیمی، صفحہ ۲۵/ سد الارب، صفحہ ۲۶۴/ السعادۃ الابدیۃ، صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۲/ سفرنامہ زیارات مراکش، صفحہ ۴۳، ۵۴/ سلوۃ الانفاس، جلد ۲، صفحہ ۲۳۶، ۲۳۸ تا ۲۳۹/ ضیائے حرم، شمارہ مئی ۲۰۰۸ء، صفحہ ۸۶/ مرأۃ المحاسن، صفحہ ۲۹۵، ۳۷۴ تا ۳۷۵، ۴۱۰/ مساجد مراکش، صفحہ ۵۵/ المطرب فی مشاهیر اولیاء المغرب، صفحہ ۱۵۱/ ممتع الاسماع، صفحہ ۵۲ تا ۵۳/ موسوعۃ اعلام المغرب جلد ۲، صفحہ ۸۲۳ تا ۸۲۴/ نور الحبیب، شمارہ مئی ۲۰۰۸ء، صفحہ ۳۸

۱۸۵......الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۷۷/ التعریف الشمولی، صفحہ ۶۳ تا ۶۷/ مرأۃ المحاسن، صفحہ ۱۸۸، ۱۹۸ تا ۱۹۹/ ممتع الاسماع، صفحہ ۵۰، ۹۶ تا ۹۸، ۲۲۵ تا ۲۲۶

۱۸۶......الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۷۷، ۹۶/ التعریف الشمولی، صفحہ ۵۹ تا ۶۰، ۶۶/ سفرنامہ زیارات مراکش، صفحہ ۳۲/ سلك الدرر، جلد ۱، صفحہ ۹۴/ مرأۃ المحاسن، صفحہ ۱۷۸ تا ۱۷۹، ۱۹۱ تا ۱۹۴/ ممتع الاسماع، صفحہ ۵۰، ۲۲۱/ موسوعۃ اعلام المغرب، جلد ۳، صفحہ ۱۱۳۷ تا ۱۱۴۰

۱۸۷......التعریف الشمولی، صفحہ ۶۰ تا ۶۲/ ثبت نعیمی، صفحہ ۲۳/ سد الارب، صفحہ ۲۶۵/ مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات، صفحہ ۱۱۸ تا ۱۲۴/ منۃ الرحمٰن، صفحہ ۹۶

۱۸۸......الفهرس المختصر، جلد ۳، صفحہ ۱۲۱۷

۱۸۹......التعریف الشمولی، صفحہ ۵۶ تا ۵۸

۱۹۰...... السعادۃ الابدیۃ، صفحہ ۱۲۷

۱۹۱......الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۸۳/ التعریف الشمولی، صفحہ ۵۵ تا ۵۶، ۷۵ تا ۷۶/ السعادۃ الابدیۃ، صفحہ ۱۲۷

۱۹۲......شیخ احمد بن زروق ۸۴۶ھ/۱۴۴۲ء کو فاس میں پیدا ہوئے اور ۸۹۹ھ/۱۴۹۳ء کو لیبیا کے شہر طرابلس سے مشرقی جانب تقریباً دو سو کلو میٹر پر واقع ساحل پر ملک کے تیسرے بڑے شہر مصراتہ میں وفات پائی، جہاں مزار مشہور و مرجع خلائق ہے۔ ابو العباس، ابو الفضل، شہاب الدین، فقیہ مالکی، محدث، سیاح، صوفی کبیر۔ آپ کے حالات پر ڈاکٹر علی فہمی خشیم کی مستقل کتاب ''احمد زروق و الزروقیة'' کا تیسرا ایڈیشن ۳۶۸ صفحات پر شائع ہوا، جس میں نظم و نثر پر مشتمل آپ کی ۱۱۸ تصنیفات کے نام و وجود بارے معلومات دی گئیں نیز ان پر دیگر اہل علم کی لکھی گئی ۲۳ شروح کے نام مذکور ہیں۔ شیخ زروق کی مطبوعہ کتب میں ''قواعد التصوف'' اور ''شرح الحکم العطائیة'' متداول ہیں۔ ہندوستان کے مشہور محدث، صوفی کامل، صاحب کنز العمال مولانا علاء الدین علی بن حسام الدین متقی برہان پوری مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء) نے آپ کی ''شرح الحکم الخامس عشر'' پر تعلیقات اور ''قواعد الطریقة'' کی شرح لکھی، دونوں کے قلمی نسخے مکتبہ عامہ برلن جرمنی میں ہیں۔ لیبیا کے دو ٹیلی ویژن چینل ''لیبیا'' اور ''النادی'' نے ۲۳ ستمبر ۲۰۰۵ء کو آپ کے مزار سے ملحق عظیم الشان مسجد سے نماز جمعہ کی ادائیگی و خطبہ براہ راست نشر کیا۔ ڈاکٹر خشیم کی مذکورہ کتاب کے صفحہ ۱۶۱، نیز ۳۲۰ پر کہا گیا کہ شیخ احمد زروق نے شاذلی سلسلہ میں دیگر مشائخ کے علاوہ امام جزولی سے بھی خلافت پائی۔

۱۹۳......سلطان مراکش احمد اعرج سعدی، والد کی وفات پر ۹۲۳ء کو مراکش و سوس وغیرہ کے حکمران ہوئے اور اگلے تیئس برس تک متمکن رہے۔ الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۲۳۴/ الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۲، صفحہ ۲۳۱ تا ۲۳۳

۱۹۴......مولائی اسماعیل سجلماسی، بھائی کی وفات پر ۱۰۸۲ھ کو حکمران ہوئے۔ فن تعمیر سے گہرا لگاؤ تھا۔ مکناس میں عظیم الشان مقبرہ ہے، جس کی تصویر حافظ افتخار احمد قادری کے سفرنامہ میں ہے۔ الاعلام، جلد ۱، صفحہ ۲۲۴ تا ۲۲۵/ الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۳، صفحہ ۶۴ تا ۷۰/ سفرنامہ زیارات مراکش، صفحہ ۶۲، ۹۸، ۱۴۰/ السعادة الابدیة، صفحہ ۹، ۱۲۷/ موسوعة اعلام المغرب، جلد ۵، صفحہ ۱۹۹۶ تا ۲۰۰۱

۱۹۵......مولائی محمد بن عبد اللہ سجلماسی، والد کی وفات پر ان کی جگہ ۱۱۷۱ھ کو حکمران ہوئے، مراکش شہر کو دار الحکومت قرار دیا، فن تعمیر سے گہرا لگاؤ تھا۔ الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۳/ الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۱۵۶ تا ۱۷۱/ موسوعة اعلام المغرب،

جلد ۷، صفحہ ۲۴۴۲

۱۹۶......امام جزولی کے حالات حسب ذیل عربی کتب میں پیش نظر ہیں/ الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۵۱/ الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۴۰ تا ۱۰۳/ التعریف الشمولی، صفحہ ۵ تا ۱۱۷/ التنبیہ، جلد ۱، صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷، ۱۴۹/ ثبت نعیمی، صفحہ ۲۳ تا ۲۴، ۲۵/ الدلالات الواضحات، صفحہ ۱۰۴ تا ۱۱۱/ سلوۃ الانفاس، صفحہ ۲۶۴ تا ۲۶۵/ السعادۃ الابدیۃ، صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۸/ مرأۃ المحاسن، صفحہ ۲۹۴ تا ۲۹۵، ۳۸۲ تا ۳۸۴، ۴۱۰ تا ۴۱۳/ مزید المسرات، صفحہ ۱۸ تا ۲۴/ مساجد مراکش، صفحہ ۷۷ تا ۸۷/ المطرب فی مشاہیر اولیاء المغرب، صفحہ ۱۳۹ تا ۱۴۳/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد ۱، صفحہ ۶۹۷/ معجم المطبوعات المغربیۃ، صفحہ ۷۶ تا ۷۷/ معجم المؤلفین، جلد ۳، صفحہ ۳۳۳/ ممتع الاسماع، صفحہ ۱۶ تا ۵۲/ موسوعۃ اعلام المغرب، جلد ۲، صفحہ ۷۷۷/ نفحات منبریۃ، صفحہ ۵۰۵ تا ۵۱۲

۱۹۷......ممتع الاسماع، صفحہ ۵۲

۱۹۸......التعریف الشمولی، صفحہ ۵۰

۱۹۹......الاعلام، جلد ۶، صفحہ ۱۵۱، جلد ۷، صفحہ ۱۱۳

۲۰۰...... اتحاف اعلام الناس، جلد ۱، صفحہ ۳۸۴ تا ۳۸۹

۲۰۱......فیض الملک الوہاب المتعالی، جلد ۱، صفحہ ۱۰۴/ معجم الموضوعات المطروقۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۶۱ تا ۳۶۲/ نزھۃ الفکر، جلد ۱، صفحہ ۳۵۰ تا ۳۵۵

۲۰۲......فیض الملک الوہاب المتعالی، جلد ۲، صفحہ ۱۰۶۴/ نشر المثانی، صفحہ ۱۸ تا ۱۹

۲۰۳......مساجد مراکش، صفحہ ۱۳۶/ معجم الموضوعات المطروقۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۳۶۱ تا ۳۶۲

۲۰۴...... علماء من حلب، صفحہ ۳۹۱ تا ۳۹۴

۲۰۵......التعریف الشمولی، صفحہ ۳۳، ۸۴، ۲۱۸ تا ۲۱۹

۲۰۶......الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۴۰ تا ۴۱، ۸۳، ۸۹/ التعریف الشمولی، صفحہ ۸۱

۲۰۷......محسن اہل سنت، صفحہ ۲۱۰

۲۰۸......نور نور چہرے، صفحہ ۳۱۶ تا ۳۳۲

۲۰۹......جامع کرامات اولیاء، جلد ۱، صفحہ ۶۹۳ تا ۶۹۵

۲۱۰......سفرنامہ زیارات مراکش، صفحہ ۱۵ تا ۳۲، ۴۳، ۷۳، ۱۳۷، ۱۳۹

۲۱۱......سفرنامہ زیارات مراکش، صفحہ ۲۸/ ضیائے حرم، شمارہ مارچ ۲۰۰۸ء/ نورالحبیب، شمارہ

مئی ۲۰۰۸ء، صفحہ ۳۶ تا ۳۷

۲۱۲......التعریف الشمولی، صفحہ ۲۱۶/سفر نامہ زیارات مراکش، صفحہ ۱۶، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۴۹ تا ۵۰، ۶۰، ۷۳

۲۱۳......سفر نامہ زیارات مراکش، صفحہ ۷، ۱۱۱ تا ۱۲۲

۲۱۴......سفر نامہ زیارات مراکش، صفحہ ۱۱۴/نور الحبیب، شمارہ اپریل ۲۰۰۸ء، صفحہ ۵۰ تا ۵۱

۲۱۵......سفر نامہ زیارات مراکش، صفحہ ۱۱۵

۲۱۶......سفر نامہ زیارات مراکش، صفحہ ۲۶

۲۱۷......دوسرے شیخ محمد بن سلیمان جزولی کے حالات: الاعلام بمن حل مراکش، جلد ۵، صفحہ ۴۰/اعلام المکیین، جلد ۱، صفحہ ۳۳۸/موسوعة اعلام المغرب، جلد ۲، صفحہ ۷۶۷

۲۱۸......ثبت نعیمی، صفحہ ۲۵

فہرست ماخذ ومراجع

عربی کتب ، مخطوط

۱......خبایا الزوایا، شیخ حسن بن علی عجیمی، وفات ۱۱۱۳ھ/۱۷۰۲ء، مخزونہ دار الکتب المصریۃ، قاہرہ کا عکس

۲......الدر المنظوم فی اسانید العلامۃ بحر العلوم، مولانا ابوالقاسم محمد عتیق انصاری لکھنوی، سنہ تکمیل تالیف ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء، عکس

۳......نثر الدرر فی تذییل نظم الدرر فی تراجم علماء مکۃ من القرن الثالث عشر الی الرابع عشر، شیخ عبداللہ بن محمد غازی، وفات ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء، بخط مصنف کا عکس

۴......نثر المآثر فی من ادرکتہ من الاکابر، شیخ عبدالستار بن عبدالوہاب دہلوی مکی، وفات ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء، بخط مصنف کا عکس، ناقص

۵......نظم الدرر فی اختصار نشر النور و الزہر فی تراجم افاضل مکۃ من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر، اختصار وترتیب شیخ عبداللہ بن محمد غازی، بخط مؤلف کا عکس

عربی کتب، مطبوعہ

۶...... اتحاف اعلام الناس بجمال اخبار حاضرة مکناس، شیخ عبدالرحمٰن بن محمد ابن زیدان سجلماسی مکناسی، وفات ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۸ء، تحقیق ڈاکٹر علی عمر، طبع اوّل، ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، مکتبہ ثقافہ دینیہ، قاہرہ

۷...... اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان، شیخ محمد یاسین بن محمد عیسیٰ فادانی، وفات ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء، طبع دوم ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء، دار البصائر، دمشق

۸...... الاجازات المتینة لعلماء بکة و المدینة، مولانا احمد رضا خان بریلوی، وفات ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء، سنہ اشاعت درج نہیں، منظمة الدعوة الاسلامیة، اندرون لوہاری دروازہ لاہور

۹...... احمد زروق و الزروقیة، دراسة حیاة و فکر و مذهب و طریقة، ڈاکٹر علی فہمی خشیم، طبع سوم ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء، دار المدار الاسلامی، بیروت

۱۰...... ارغام المرید فی شرح النظم العتید لتوسل المرید، شیخ محمد زاہد بن حسن کوثری، وفات ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۲ء، طبع ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء، مکتبہ حقیقت، استنبول

۱۱...... الاسعاد بالاسناد، مولانا محمد عبدالباقی لکھنوی مدنی، وفات ۱۳۶۴ھ/ ۱۹۴۵ء، تصحیح شیخ محمد سعید دفتر دار مدنی ازہری، وفات ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء، طبع ۱۳۵۶ھ، مطبع القدسی، قاہرہ

۱۲...... الاسناد الاعظم باعلی سند یوجد فی العالم، مولانا محمد اعظم حسین خیرآبادی مدنی، وفات ۱۳۳۷ھ/ ۱۹۱۹ء، سنہ اشاعت درج نہیں، طبع قدیم، مطبع مجتبائی، لکھنؤ

۱۳...... الاسوار المشرفة علی مشیخة و اسانید صاحبی شیخ مکة المشرفة، شیخ سید نبیل بن ہاشم باعلوی غمری، طبع اوّل ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، مصنف نے مکہ مکرمہ سے شائع کی، تین جلد پر مشتمل اور ہر جلد کا الگ نام ہے، دوسری و تیسری کے نام یہ ہیں، اتحاف العشیرة بوصل اسانید شیخ مکة بالکتب الشهیرة، المحفوظ المروی من اسانید محمد الحسن بن علوی

۱۴...... الاعلام، شیخ خیرالدین بن محمود زرکلی، وفات ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء، طبع ششم ۱۹۸۴ء، دار العلم للملایین، بیروت

۱۵...... الاعلام بمن حل مراکش و اغمات من الاعلام، شیخ عباس بن محمد بن محمد بن ابراہیم سملالی مراکشی، وفات ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء، تحقیق شیخ عبدالوہاب ابن منصور، جلد اوّل، دوم،

طبع ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء، جلد سوم، طبع ۱۹۷۵ء، جلد چہارم و پنجم، طبع ۱۹۸۳ء، جلد ششم تا ہشتم، طبع ۱۹۷۷ء، جلد نہم، طبع ۱۹۸۰ء، جلد دہم، طبع ۱۹۸۳ء، جلد یازدہم، فہارس از ڈاکٹر حسن جلاب، طبع ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، مطبع ملکیہ، رباط

۱۶......الاعلام الشرقیة فی المائة الرابعة عشر الهجریة، شیخ محمد زکی بن محمد مجاہد، وفات ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، طبع دوم، ۱۹۹۴ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۱۷......اعلام المغرب العربی، شیخ عبدالوہاب ابن منصور، وفات ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، جلد ۷، طبع اوّل ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، مطبع ملکیہ، رباط

۱۸......اعلام المکیین من القرن التاسع الی القرن الرابع العشر الهجری، شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن معلّمی، پیدائش ۱۳۴۷ھ، طبع اوّل، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، الفرقان اسلامک ہریٹیج فاؤنڈیشن، لندن وجدہ

۱۹......اعلام النبلاء بتاریخ حلب الشهباء، شیخ محمد راغب بن محمود طباخ، وفات ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء، تحقیق محمد کمال، طبع دوم، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء، دار القلم العربی، حلب

۲۰......اعیان من المشارقة و المغاربة، شیخ عبدالحمید بن خلیل بیک، وفات ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر ابوالقاسم سعداللہ، طبع اوّل ۲۰۰۰ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۲۱......الامام الکوثری، شیخ احمد بن خیری پاشا، وفات ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء، سنہ اشاعت درج نہیں، مقالات الکوثری کے آغاز میں مطبوع ہے، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

۲۲......الامداد فی معرفة علو الاسناد، شیخ عبداللہ بن سالم بصری، وفات ۱۱۳۴ھ/۱۷۲۲ء، تحقیق شیخ عربی دائز فریاطی، طبع اوّل ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، دار التوحید للنشر، ریاض

۲۳......اهل الحجاز بعبقهم التاریخی، شیخ حسن عبدالحی قزاز، وفات ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، طبع اوّل ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، مطابع المدینة، جدہ

۲۴......تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع العشر الهجری، شیخ محمد مطیع الحافظ و شیخ نزار اباظہ، جلد اوّل و دوم، طبع اوّل ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء، جلد سوم، طبع اوّل ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء، دار الفکر، دمشق

۲۵......تاریخ مکة، شیخ احمد محمد سباعی، وفات ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، طبع چہارم، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء، نادی مکة الثقافی، مکہ مکرمہ

۲۶......التعریف باوهام من قسم السنن الی صحیح و ضعیف، شیخ محمود سعید ممدوح، زندہ،

طبع اوّل ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، دار البحوث للدراسات الاسلامیۃ و احیاء التراث، دبئی

۲۷......التعریف الشمولی بالامام الجزولی، دراسۃ مستوفاۃ لکتابہ دلائل الخیرات، شیخ سید عبدالمغیث بن محمد مصطفیٰ بصیر، زندہ، طبع اوّل ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، مکتبۃ الاحباب، دمشق

۲۸......التقاط الدرر و مستفاد المواعظ و العبر من اخبار و اعیان المائۃ الحادیۃ و الثانیۃ عشر، شیخ سید محمد بن طیب قادری، وفات ۱۱۸۷ھ/۱۷۷۳ء، تحقیق شیخ ہاشم علوی قاسمی، طبع اوّل ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء، دار الآفاق الجدید، بیروت

۲۹......تنبیہ الانام فی بیان علو مقام نبینا علیہ السلام، شفاء الاسقام و محو الآثام فی الصلوٰۃ علی خیر الانام ﷺ، شیخ عبدالجلیل بن محمد ابن عظوم قیروانی، وفات ۹۶۰ھ/۱۵۵۳ء، تحقیق شیخ محمد صدیق منشاوی، طبع ۲۰۰۷ء، دار الفضیلۃ، قاہرہ

۳۰......التنبیہ المعرب عما علیہ الآن حال المغرب، شیخ حسن بن طیب بن یمانی بوعشرین خزرجی مکناسی مراکشی، ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء میں زندہ، تحقیق شیخ سید محمد بن عبدالہادی منونی، وفات ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، جلد اوّل، طبع اوّل، دار نشر المعرفۃ، رباط

۳۱......ثبت نعیمی، الکتاب المستطاب المحتوی علی الاسانید الصحیحۃ، مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی، وفات ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء، سنہ اشاعت درج نہیں، تاہم ۱۳۶۱ یا اس سے قبل شائع ہوئی، مطبع قاضی محمد شہاب الدین دکنی، مرادآباد

۳۲......حصر الشارد من اسانید محمد عابد، مولانا محمد عابد سندھی مدنی، وفات ۱۲۵۷ھ/ ۱۸۴۱ء، تحقیق شیخ خلیل بن عثمان جبور سبیعی، طبع اوّل ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء، مکتبۃ الرشد، ریاض

۳۳......حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، شیخ عبدالرزاق بن حسن بیطار، وفات ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۶ء، تحقیق شیخ محمد بہجت بن بہاء الدین بیطار، وفات ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء، طبع اوّل ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء، مجمع اللغۃ العربیۃ، دمشق

۳۴......خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، شیخ محمد امین بن فضل اللہ محبی، وفات ۱۱۱۱ھ/ ۱۶۹۹ء، تحقیق محمد حسن اسماعیل، طبع اوّل، ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

۳۵......دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار ﷺ، مع الاحزاب، شیخ محمد بن سلیمان جزولی، وفات ۸۷۰ھ/ ۱۴۶۵ء وغیرہ، طبع ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء، مطبع شرقیہ، بحرین، کل صفحات ۲۶۴، عثمانی ایڈیشن کا عکس مع اضافات

۳۶......دلائل الخیرات، طبع ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء، دار مکتبة الحیاة، بیروت، صفحات ۱۷۶

۳۷...... دلائل الخیرات مع درود مستغاث، طبع دوم ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، انجمن حزب الرحمٰن، شعبہ تبلیغ دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور (اوکاڑا)، صفحات ۳۰۲

۳۸......دلائل الخیرات، طبع ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء، حزب القادریة، لاہور، صفحات ۱۸۴

۳۹......دلائل الخیرات، طبع اوّل ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، دار الفقیہ، دبئی، صفحات ۱۵۲

۴۰......دلائل الخیرات، طبع ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، مؤسسة آل البیت للفکر الاسلامی، عمان، اردن، صفحات ۱۸۲

۴۱...... دلائل الخیرات مع درود مستغاث، طبع ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۸ء، ابوانیس دارالاشاعت، سمندری ضلع فیصل آباد، صفحات ۱۸ + ۳۰۴

۴۲......دلائل الخیرات، سنہ اشاعت درج نہیں، دار الفکر، شہر کا نام مذکور نہیں، صفحات ۳۳۲، مع قصیدہ بردہ وغیرہ، خطاط امین حمص

۴۳...... الدلالات الواضحات علیٰ دلائل الخیرات، شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی، وفات ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۲ء، طبع اوّل ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، نسخہ مکہ مکرمہ

۴۴...... دلیل المخطوطات دار الکتب الناصریة بتمکروت، شیخ سید محمد بن عبدالہادی منونی، وفات ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، طبع ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء، وزات اوقاف، مراکش

۴۵......الدلیل المشیر الی فلك اسانید الاتصال بالحبیب البشیر ﷺ ذوی الفضل الشهیر و صحبه ذوی القدر الکبیر، شیخ سید ابوبکر بن احمد حبشی علوی، وفات ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء، طبع اوّل، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، مکتبہ مکیہ، مکہ مکرمہ

۴۶......ریاض النزهة علی منظومة نسمات ریاح الجنة، شیخ محمد بلہاشمی بن ابی بکر ابن بکار حسینی راشدی غریسی، بوقت اشاعت زندہ، طبع ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۱ء، مطبع ابن خلدون، تلمسان

۴۷......سد الارب من علوم الاسناد و الادب، شیخ محمد بن محمد امیر کبیر، وفات ۱۲۳۲ھ/ ۱۸۱۷ء، تحقیق و تعلیق شیخ محمد یاسین بن عیسیٰ فادانی، سنہ اشاعت درج نہیں، مطبع حجازی، قاہرہ

۴۸......سلك الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، شیخ سید محمد خلیل بن علی مرادی، وفات ۱۲۰۶ھ/ ۱۷۹۱ء، تحقیق شیخ اکرم حسن علبی، طبع اوّل ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء، دار صادر، بیروت

۴۹...... السعادة الابدیة فی التعریف بمشاهیر الحضرة المراکشیة، شیخ محمد بن محمد بن عبداللہ

المبارک فتحی ابن موقت، وفات ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء، طبع اوّل ۱۳۴۲ھ/ ۱۹۲۳ء، مطبع مصطفیٰ بابی حلبی، قاہرہ

۵۰......سلوۃ الانفاس و محادثۃ الاکیاس ممن اقبر من العلماء و الصلحاء بفاس، شیخ سید محمد بن جعفر کتانی، وفات ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء، تحقیق ڈاکٹر عبداللہ کامل بن محمد طیب کتانی، ڈاکٹر حمزہ بن محمد بن طیب کتانی، ڈاکٹر محمد حمزہ بن محمد علی کتانی، طبع اوّل، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء، دار الثقافۃ للنشر، دار البیضاء

۵۱......سیر و تراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر للھجرۃ، شیخ عمر بن عبدالجبار، وفات ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء، طبع سوم ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۲ء، مکتبہ تہامہ، جدہ

۵۲......الطالع السعید المنتخب من المسلات و الاسانید، شیخ سید محمد بن علوی مالکی، وفات ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء، سنہ اشاعت درج نہیں، مطابع الصفا، مکہ مکرمہ

۵۳......الطریقۃ النقشبندیۃ الخالدیۃ الداغستانیۃ سلوکاً و تاریخاً، شیخ محمد علی بن حسین علی، سنہ تالیف ۱۴۲۲ھ، طبع اوّل، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء، مطبع الاصیل، حلب

۵۴......عجائب الآثار فی التراجم و الاخبار المعروف بہ تاریخ جبرتی، شیخ عبدالرحمٰن بن حسن جبرتی، وفات ۱۲۳۷ھ/ ۱۸۲۲ء، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن بن عبدالرحیم، طبع ۱۹۹۷ء، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ۔

۵۵......عرف البشام فیمن ولی فتویٰ دمشق الشام، شیخ سید محمد خلیل بن علی مرادی، تحقیق و تکملہ شیخ محمد مطیع الحافظ، شیخ ریاض عبدالحمید مراد، طبع دوم ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء، دار ابن کثیر، دمشق

۵۶...... العقود الجاھزۃ و الوعود الناجزۃ فی تراجم بعض الشخصیات البارزۃ، شیخ سید عبدالقادر بن عمر الجنید، وفات ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، سنہ اشاعت و ناشر مذکور نہیں، مصنف کی وفات کے بعد شائع ہوئی۔

۵۷...... علماء من حلب فی القرن الرابع عشر، شیخ محمد عدنان کاتبی، پیدائش ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء، طبع اوّل ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۸ء، مصنف نے حلب سے شائع کی۔

۵۸......فھارس الخزانۃ الحسنیۃ، فہرس قسم التاریخ و الرحلات و الاجازات، شیخ محمد عبداللہ عنان، شیخ عبدالعالی مدبر، شیخ محمد سعید حنشی، جلد اوّل، طبع ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، مطبع ملکیہ، رباط

۵۹ ...... فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، شیخ فواد بن سید عمارہ، وفات ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء، طبع ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ

۶۰ ...... فہرست المخطوطات دار الکتب المصریۃ، مصطلح الحدیث، شیخ فواد، جلد اوّل، طبع ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ

۶۱ ...... فہرس دار الکتب المصریۃ، الکتب العربیۃ الموجودۃ بالدار، شیخ محمد عبد الرسول ابراہیم وغیرہ، جلد پنجم، فہرس التاریخ، طبع اوّل، ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء، دار الکتب المصریۃ، قاہرہ

۶۲ ...... فہرس الفہارس و الاثبات و معجم المعاجم و المشیخات و المسلسلات، شیخ سید محمد عبد الحی بن عبد الکبیر کتانی، وفات ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء، تحقیق ڈاکٹر احسان بن رشید عباس، وفات ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء، طبع دوم، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۶۳ ...... الفہرس المختصر لمخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، شیخ محمد بن سید احمد مطیع الرحمٰن، شیخ عادل بن جمیل بن عبد الرحمٰن عید، جلد اوّل تا سوم، طبع ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، جلد چہارم، طبع ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ، ریاض

۶۴ ...... فہرس المخطوطات العربیۃ فی پاکستان، مکتبات مدینۃ بشاور، ڈاکٹر احمد خان، پیدائش ۱۹۳۵ء، طبع ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ، ریاض

۶۵ ...... فہرس مخطوطات مکتبہ مکۃ المکرمۃ، پروفیسر ڈاکٹر شیخ عبد الوہاب ابراہیم ابو سلیمان، پیدائش ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۸ء، وغیرہ، طبع اوّل، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ، ریاض

۶۶ ...... الفہرس الوصفی لمخطوطات السیرۃ النبویۃ و متعلقاتہا، پروفیسر ڈاکٹر قاسم سامرائی، طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء، ابن سعود یونی ورسٹی، ریاض

۶۷ ...... فیض الملک الوہاب المتعالی بانباء اوائل القرن الثالث عشر و التوالی، شیخ عبد الستار بن عبد الوہاب صدیقی دہلوی مکی، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر عبد الملک بن عبد اللہ بن دہیش، طبع اوّل، ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، مکتبہ الاسدی، مکہ مکرمہ

۶۸ ...... قائمۃ دار الکتب العلمیۃ، بیروت ۲۰۰۸ء

۶۹ ...... القطب الشہید سیدی عبد السلام بن بشیش، شیخ الازہر ڈاکٹر عبد الحلیم محمود، وفات ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء، سنِ اشاعت درج نہیں، مکتبہ عصریہ، بیروت

۷۰......لوامع النور، نخبۃ من اعلام حضرموت، شیخ سید ابوبکر عدنی بن علی بن ابوبکر المشہور، طبع اوّل، سنہ اشاعت درج نہیں، تاہم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء یا اگلے برس شائع ہوئی، دار المہاجر، صنعاء

۷۱......مختصر دلائل الخیرات و الصلوات المدنیۃ، مرتب و مؤلف کا نام و سنہ اشاعت و ناشر کا پتہ درج نہیں، طبع جدید

۷۲......المختصر من کتاب نشر النور و الزہر فی تراجم افاضل مکۃ، من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر، شیخ عبداللہ بن احمد ابوالخیر مرداد، وفات ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء، کی تصنیف کا اختصار و ترتیب و تحقیق از شیخ محمد سعید عامودی، وفات ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء، شیخ احمد علی بن اسد اللہ کاظمی، وفات ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء، طبع دوم، ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، عالم المعرفۃ، جدہ

۷۳...... مرأۃ المحاسن من اخبار الشیخ ابی المحاسن، شیخ محمد عربی بن یوسف فاسی فہری، وفات ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء، تحقیق ڈاکٹر سید محمد حمزہ بن علی کتانی، طبع اوّل ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، مرکز التراث الثقافی المغربی، دار البیضاء

۷۴...... مزید المسرات بسند دلائل الخیرات شیخ عثمان بن علی قادری خالصی، پیدائش ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء، طبع اوّل ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء، مطبع السعادۃ، قاہرہ

۷۵......مساجد مراکش، شیخ احمد متفکر، طبع دوم، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، مطبع الوراقۃ الوطنیۃ، مراکش شہر

۷۶......المطرب فی مشاہیر اولیاء المغرب، شیخ عبداللہ بن عبدالقادر تلیدی، پیدائش ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء، طبع دوم، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء، مؤسسۃ التغلیف و الطباعۃ و النشر، طنجہ

۷۷......معجم اعلام الجزائر، من صدر الاسلام حتی العصر الحاضر، شیخ عادل نویہض، طبع سوم، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء، مؤسسۃ نویہض، بیروت

۷۸...... معجم البابطین لشعراء العربیۃ فی القرنین التاسع عشر و العشرین، اسلامی دنیا کے چار سو سے زائد محققین نے مل کر تالیف و مرتب کی، طبع اوّل ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، مؤسسۃ جائزۃ عبد العزیز سعود البابطین للابداع الشعری، کویت

۷۹......معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ القارۃ الہندیۃ الباکستانیۃ، منذ دخول المطبعۃ الیہا حتی عام ۱۹۸۰م، ڈاکٹر احمد خان، طبع اوّل، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، مکتبۃ الملک فہد الوطنیۃ، ریاض

۸۰......معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، یوسف بن الیان سرکیس، وفات ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء، سنہ اشاعت درج نہیں، دار صادر، بیروت

۸۱......معجم المطبوعات المغربیۃ، شیخ سید ادریس بن ماحی ادریسی قیطونی، وفات ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء، طبع ۱۹۸۸ء، مطابع سلا، سلا

۸۲......معجم الموضوعات المطروقۃ فی التالیف الاسلامی و بیان ما الف فیھا، شیخ عبداللہ بن محمد الحبشی، طبع ۲۰۰۰ء، المجمع الثقافی، ابوظبی

۸۳......معجم المؤلفین تراجم مصنفی الکتب العربیۃ، شیخ عمر رضا کحالہ، وفات ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء، طبع اوّل ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

۸۴......ممتع الاسماع فی الجزولی و التباع و ما لھما من الاتباع، شیخ محمد مہدی بن احمد فاسی، وفات ۱۱۰۹ھ/ ۱۶۹۸ء، تحقیق و تعلیق شیخ عبدالحی عمروی، شیخ عبدالکریم مراد، طبع اوّل، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، مطبع النجاح الجدیدۃ، دار البیضاء

۸۵......منۃ الرحمٰن فی اسانید حسین عسیران، شیخ حسین بن احمد عسیران، وفات ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، طبع اوّل، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، مطبع و ناشر کا نام درج نہیں۔

۸۶......موسوعۃ اعلام المغرب، پروفیسر محمد حجی، طبع اوّل، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۸۷......نزھۃ الخواطر و بھجۃ المسامع و النواظر، حکیم عبدالحی لکھنوی ندوی، وفات ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۳ء، علامہ ابوالحسن علی بن عبدالحی لکھنوی ندوی، وفات ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، طبع اوّل، ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، دار ابن حزم، بیروت

۸۸......نزھۃ الفکر فیما مضی من الحوادث و العبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر و الثالث عشر، شیخ احمد بن محمد حضراوی ہاشمی، وفات ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء، تحقیق شیخ محمد بن محمود المصری دمشقی، وفات ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء، طبع اوّل ۱۹۹۶ء، وزارت ثقافت، دمشق

۸۹......نشر الریاحین فی تاریخ البلد الامین، تراجم مؤرخی مکۃ و جغرافیھا علی مر العصور، شیخ عاتق بن غیث بلادی، پیدائش ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۴ء، طبع اوّل، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، دار مکہ، مکہ مکرمہ

۹۰......نفحات منبریۃ فی الشخصیات الاسلامیۃ، ڈاکٹر شیخ سید عبدالعزیز بن محمد سہیل الخطیب جیلانی،

پیدائش ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۸ء، طبع اوّل، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، مصنف نے دمشق سے شائع کی۔

۹۱......النور و البھاء فی اسانید الحدیث و سلاسل الاولیاء، مولانا سید ابوالحسن احمد نوری مارہروی، وفات ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء، دارالعلوم احسن البرکات حیدرآباد سندھ کی گولڈن جوبلی کے موقع پر اس کے ترجمان مجلّہ "خلیل علم" کے شمارہ شوال ۱۴۲۱ھ/ جنوری ۲۰۰۱ء میں شامل کی گئی۔

۹۲......وسام الکرم فی تراجم ائمۃ و خطباء الحرم، تراجم ائمۃ و خطباء المسجد الحرام عبر العصور، شیخ یوسف بن محمد بن داخل صبحی، طبع اوّل، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، شرکۃ دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت

۹۳......الیواقیت المھریۃ، مولانا غلام مہر علی گولڑوی، وفات ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء، مولانا فضل حق خیرآبادی، وفات ۱۲۷۸ھ/ ۱۸۶۱ء، کی تصنیف پر شرح جو متن کے ساتھ طبع ہوئی، طبع اوّل، ۱۹۶۴ء، مکتبہ مہریہ، منڈی چشتیاں، بہاول نگر

فارسی کتب

۹۴......فہرست نسخہ ھائی خطی کتاب خانہ گنج بخش، احمد منزوی، طبع ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

اردو کتب

۹۵......تذکرہ حضرت محدث دکن، ڈاکٹر مولانا ابوالخیرات محمد عبدالستار خان، پیدائش ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء، طبع اوّل، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، الممتاز پبلی کیشنز، لاہور

۹۶......تذکرہ علمائے ہند، مولانا رحمٰن علی، وفات ۱۳۲۵ھ/ ۱۹۰۷ء، فارسی سے ترجمہ و ترتیب و حواشی از پروفیسر محمد ایوب قادری، وفات ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۳ء، طبع اوّل، ۱۹۶۰ء، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، کراچی

۹۷......جامع کرامات اولیاء، شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانی، وفات ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۲ء، عربی سے ترجمہ از پروفیسر مولانا سید محمد ذاکر حسین شاہ چشتی سیالوی، پیدائش ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۴ء، طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

۹۸......چند روز مصر میں، مولانا محمد محبّ اللہ نوری، پیدائش ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء، طبع ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور اوکاڑا

۹۹......دلائل الخیرات و شوارق الانوار فی ذکر الصلاۃ علی النبی المختار ﷺ و یلیہ

حزب البحر، شیخ محمد بن سلیمان جزولی، شیخ ابوالحسن علی بن عبداللہ شاذلی، وفات ۶۵۶ھ/ ۱۲۵۸ء، مترجم کا نام درج نہیں، طبع ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء، حزب القادریہ، لاہور، مع عربی متن

۱۰۰......دلائل الخیرات، مترجم کا نام وسنہ اشاعت درج نہیں، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور وکراچی، مع عربی متن

۱۰۱......دلائل الخیرات مع قصیدہ بردہ، شیخ محمد بن سلیمان جزولی، شیخ شرف الدین محمد بن سعید بوصیری، وفات ۶۹۶ھ/ ۱۲۹۶ء، مترجم وشارح مولانا عطاء الرحمٰن خان شروانی، سنہ اشاعت درج نہیں، مدینہ بک ڈپو، دہلی

۱۰۲......سفرنامہ زیارات مراکش، علامہ افتخار احمد حافظ قادری، پیدائش ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ء، طبع اوّل، ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، مصنف نے راول پنڈی سے شائع کی۔

۱۰۳......سیدی ضیاء الدین احمد القادری، علامہ عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی، وفات ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء، طبع اوّل، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۶ء، حزب القادریہ، لاہور

۱۰۴......شجرہ نوریہ، مرتب کا نام وسنہ اشاعت درج نہیں، طبع جدید، فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور

۱۰۵......صاحب دلائل الخیرات، مولانا محمد محب اللہ نوری، طبع ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور اوکاڑا

۱۰۶......صاحب دلائل الخیرات، طبع دوم، ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، مجلس دلائل الخیرات شریف، کراچی

۱۰۷......علم کے موتی، مولانا دلاور حسین اویسی، مولانا غلام حسین اویسی، مولانا حمید الرحمٰن اویسی، مولانا عبدالغفار قادری، طبع اوّل، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء، مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاول پور

۱۰۸......فہرست کتب ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، جون ۲۰۰۵ء

۱۰۹......القول الجلی فی ذکر آثار الولی، مولانا محمد عاشق صدیقی پھلتی، وفات ۱۱۸۷ھ/ ۱۷۷۳ء تقریباً، فارسی سے ترجمہ از مولانا محمد تقی انور علوی، طبع اوّل، ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، مسلم کتابوی، لاہور

۱۱۰......مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات، ترجمہ واضافات از مولانا پیر محمد کرم شاہ ازہری، وفات ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء، طبع اوّل، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، مع عربی متن

۱۱۱......محسن اہل سنت، احوال وآثار علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، علامہ محمد عبدالستار طاہر، طبع اوّل، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء، رضا دار الاشاعت، لاہور

۱۱۲......مرأۃ التصانیف، مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری، جلد اوّل، طبع اوّل، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء،

مکتبہ قادریہ، لاہور

۱۱۳......مکہ مکرمہ کے کتنی علماء، عبدالحق انصاری، طبع ۲۰۰۳ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز، بصیر پور اوکاڑا

۱۱۴......نور نور چہرے، تذکرہ ابرار ملت، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، وفات ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، طبع اوّل، ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، مکتبہ قادریہ، لاہور

عربی رسائل

۱۱۵......ماہ نامہ "دعوۃ الحق" رباط، شمارہ مئی ۱۹۷۷ء

اردو رسائل

۱۱۶......سہ ماہی "افکار رضا" بمبئی، شمارہ جنوری، مارچ ۲۰۰۴ء، بوساطت "فکر رضا" ویب سائٹ

۱۱۷......ماہ نامہ "ضیائے حرم" لاہور، شمارہ مئی ۲۰۰۱ء، شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

۱۱۸...... ماہ نامہ "نور الحبیب" بصیر پور اوکاڑا، شمارہ نومبر، دسمبر ۲۰۰۳ء، شمارہ مارچ ۲۰۰۴ء، شمارہ ستمبر، اکتوبر ۲۰۰۷ء، شمارہ نومبر ۲۰۰۷ء، شمارہ اپریل ۲۰۰۸ء، شمارہ مئی ۲۰۰۸ء

ٹیلی ویژن چینلز

۱۱۹......دبئی

۱۲۰......لیبیا

۱۲۱......المصریۃ

۱۲۲......النادی

۱۲۳......Qtv

کمپیوٹر انٹرنیٹ ویب سائٹس

124...... www.aslein.net

125...... www.dalail.co.uk

126...... www.fikreraza.net

127...... www.4shared.com

جانشینِ حضرت فقیہ اعظم

صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری زید مجدہ

تصانیف

کی ایمان افروز نگارشات

- گستاخِ رسول کا شرعی حکم
- رحمۃ للعالمین ﷺ کا پیغام امن
- ظہور نور مصطفیٰ ﷺ
- میلاد النبی --- صاحب میلاد کی کرم نوازیاں
- جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
- افضلیت مدینہ منورہ
- ارمغان محبت (نعتیہ کلام)
- اسلام اور تصوف
- مخزن صدق وصفا --- سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- باب مدینۃ العلم --- مرتضیٰ مشکل کشا، مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم
- حبّ اہل بیت
- بلال باکمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- ور فعنا لك ذكر ك کا ہے سایہ تجھ پر --- (غوث الوریٰ بحیثیت مظہر مصطفیٰ)
- سلطان الہند خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیری علیہ الرحمۃ
- شہنشاہِ ولایت حضرت گنج شکر علیہ الرحمۃ
- چندروز مصر میں (سفرنامہ مصر)
- سفر محبت (حصہ اول) ---- بصیر پور شریف سے بغداد معلیٰ تک
- حضرت عبداللہ بن مبارک
- استاذ ابوالقاسم القشیری
- امام ابن کثیر
- صاحب دلائل الخیرات
- فقیہ اعظم --- پیکر شفقت
- وقت کی قدر کیجیے
- حضرت فقیہ اعظم کے استاذ مکرم مفتی اعظم سیدی ابوالبرکات اپنے مکاتیب کے آئینے میں

ترتیب وتدوین

فتاویٰ نوریہ (جلد اول، دوم ترتیب نو --- جلد سوم تا ششم تدوین وتبویب)

- خطبات نوریہ • سترہ تقریریں • میلاد النبی ﷺ • میلادِ مصطفیٰ ﷺ

تراجم

- افضلیت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء عقل ونقل کے پیمانے میں (امام رازی)
- قرعہ مبارکہ (فال نامہ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
- بشائر الخیرات (سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتب کردہ مجموعہ درود وسلام)

فقیہِ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور (اوکاڑا)